Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 19-20

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

22/29 ربیع الثانی 1428 ہجری 10/17 ہجرت 1386 ہش 10/17 مئی 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 12 مئی 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُرنور نے اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کے متعلق قرآن و احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

ارشاد باری تعالیٰ

"وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ"۔ (سورۃ نور:56)

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

☆...... "ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ"۔ (الصّف 10)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کردے خواہ مشرک برا منائیں۔

☆...... "ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ۔ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ" (الجمعۃ 3-4)

ترجمہ: وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے

باقی صفحہ 24 پر ملاحظہ فرمائیں

ہزاروں اشک بار آنکھوں اور مغموم دلوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی میت کو بہشتی مقبرہ قادیان میں چاردیواری مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سپرد خاک کیا

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پچاس سے زائد افراد کی شرکت کے علاوہ دنیا بھر کے آٹھ ممالک کے نمائندگان، بھارت کے مختلف صوبوں کے اُمراء، زونل اُمراء، صدر صاحبان جماعت، ذیلی تنظیموں کے نمائندگان، مبلغین و معلمین کرام کی شمولیت

قادیان یکم مئی آج شام ٹھیک چھ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی نماز جنازہ جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں چاردیواری مزار مبارک میں حضرت سیدہ اُمِ طاہر رضی اللہ عنہا کی قبر کے ساتھ آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے دعا کرائی۔

اس سے قبل 5 بجے شام حسب پروگرام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر صاحبان، ممبران صدر انجمن احمدیہ، ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ، ممبران وقف جدید انجمن احمدیہ، نائب ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات گیٹ دار المسیح کے اندر جمع ہوئے اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی نعش کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ کی طرف لے جانے کیلئے گول کمرہ سے اٹھا کر باہر گلی میں گیٹ مسجد مبارک کے سامنے رکھا۔ چارپائی کے ساتھ دونوں طرف لمبے لمبے پائپ لگائے گئے تھے تاکہ باری باری زیادہ سے زیادہ احباب کاندھا دینے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ جنازہ کو اٹھانے کیلئے مستقل طور پر آٹھ خدام کی ڈیوٹی تھی جب جنازہ اُٹھایا گیا تو پہلے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بالخصوص محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب، حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کے تینوں داماد محترم نواب منصور احمد خان صاحب، محترم ماجد احمد خان صاحب، مکرم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب، تمام راستہ جنازہ کو کاندھا دیتے رہے۔ ان کے ساتھ ہی گیٹ سے لیکر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موڑ تک ناظر صاحبان و ممبران ہر سہ انجمن نے کاندھا دینے کی سعادت حاصل کی جس کے ساتھ وہ ہزاروں احباب جو لنگر خانہ کے موڑ سے بہشتی مقبرہ تک دورویہ قطار کی شکل میں کھڑے تھے جب ان کے سامنے سے جنازہ گزرتا تھا تو اپنے محبوب میاں صاحب کو کاندھا دینے کی سعادت حاصل کرتے۔ ہزاروں افراد کی وجہ سے بعض دفعہ شدید بھیڑ ہوجاتی اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے جنازہ کی رفتار دھیمی ہوجاتی

باقی صفحہ 29 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافتِ احمدیہ کا فدائی وجود!

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی تدفین سے فارغ ہوا تو خیال آیا کہ اس بار کے خلافت نمبر کے لئے کچھ لکھا جائے معاً بعد دل نے آواز دی کہ اس دفعہ کے لئے تو اُس وجود کے متعلق کچھ لکھا جائے جس نے اپنی تمام زندگی خلافت احمدیہ کی بے لوث اطاعت وفرمانبرداری میں گزار دی۔ خلافت سے سچا عشق اور فدائیت گویا اُن کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی تھی۔

راقم الحروف کو یاد ہے جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۵ء میں خاکسار کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ منظوری عنایت فرمائی تو حسب دستور سابق صدر استاذی المحترم مولوی خورشید احمد صاحب انور کو مجلس کی طرف سے الوداعیہ دیا گیا اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خدام کو خلیفۂ وقت کی اطاعت وفرمانبرداری کے متعلق بہت سی قیمتی نصائح فرمائیں اور پھر نہایت جذباتی انداز میں فرمایا کہ

اگر کبھی خلیفۂ وقت میرے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ تمہیں ناظر اعلیٰ کے عہدے سے ہٹا کر مددگار کارکن لگاتا ہوں تو بخدا میرے دل میں ذرہ بھر بھی ملال نہ ہوگا۔

یہ الفاظ آج بھی کانوں میں اُسی طرح گونج رہے ہیں۔ اور ہم سب اہل قادیان اور اہل بھارت اس بات کے گواہ ہیں کہ آپ نے جو فرمایا ویسے ہی کر دکھایا۔ ہر حال میں خوشی میں غمی میں ناراضگی میں اور خوشنودی میں آپ نے خلیفۂ وقت کی اطاعت کا بے نظیر نمونہ دکھایا جو ہم سب کے لئے آج ایک اُسوہ حسنہ کے طور پر ہے۔ ہم نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قادیان تشریف آوری پر محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی ایک سچے خادم کی طرح بے لوث اطاعت دیکھی ہے۔ ہم نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان تشریف آوری کے موقع پر آپ کی ہمہ وقت اور ہمہ پہلو اطاعت دیکھی ہے اور ہم ان دونوں مواقع کے عینی شاہد ہیں۔ نہ صرف خلفاء عظام کی قادیان آمد کے موقع پر بلکہ ربوہ سے اور لندن سے جب بھی خلیفۂ وقت کا کوئی حکم آتا تو اس کو احباب تک پہنچانے کے لئے اور اس پر عمل کروانے کے لئے آپ بے چین نظر آتے تھے۔ جب تک اس پر عمل نہیں ہو جاتا آپ کو صبر وقرار نہ آتا۔

راقم الحروف اس بات کا شاہد ہے کہ اگر کسی موقع پر دفتری طور پر یا انفرادی طور پر کسی کی جانب سے خلیفۂ وقت کے حکم کی بجا آوری میں تاخیر ہوتی یا کوئی تساہل کرتا تو خلاف طبیعت آپ سخت ناراض ہوتے اور آپ کا رنگ ناراضگی میں سُرخ ہو جاتا بعض دفعہ اگر معاشرے کے کسی نوجوان کے متعلق علم ہوتا کہ وہ ایسے شخص کے ساتھ زیادہ تعلقات رکھتا ہے یا اُٹھتا بیٹھتا ہے جسے خلیفہ وقت نے سزا دی ہے تو آپ باقاعدہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں یا کسی بھی تقریب میں نہایت جوش اور ولولہ سے خلیفہ وقت کی اطاعت اور غیرت کے تعلق سے نصائح فرماتے۔ جماعت کی تاریخ سے بزرگوں کے واقعات یاد دلا کر خلیفۂ وقت کی محبت اور اس کی اطاعت کے لئے غیرت کے اظہار کے واقعات سناتے اور ایسے اثر انگیز رنگ میں بیان کرتے کہ خود آپ پر اور سننے والوں پر عجیب رقت کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اس طرح گویا نہ صرف آپ نے خود تمام امور میں خلیفہ وقت کی اطاعت وفرمانبرداری کی بلکہ ہم سب کو بھی درس اطاعت ووفا دیا اور تمام عمر یہ درس دے کر آج آپ اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے اس اُسوہ حسنہ پر دل وجان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کی شخصیت ہمہ گیر پہلوؤں کو سموئے ہوئے تھی جس میں سے ایک عبادت الٰہی بجالانا تھا۔ راقم الحروف کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ ہوشیار پور کے ایک نمائندہ نے آپ سے انٹرویو لیتے ہوئے آپ کی دلچسپیوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے برجستہ جواب دیا کہ میری زندگی کی تمام تر دلچسپی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں ہے اور عبادت الٰہی میں مجھے ایسا لطف آتا ہے جو ناقابل بیان ہے۔ اور یہ بات بالکل حقیقت ہے کہ آپ کو کتنی بھی مصروفیت ہو آپ نماز میں کسی بھی طرح کا تساہل وغفلت برداشت نہ کرتے۔ جب تک آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے تھے آپ خطبات جمعہ ارشاد فرماتے رہے اور اکثر خطبات میں عبادت الٰہی کی طرف توجہ دلاتے۔ رمضان کے مہینہ میں مسجد مبارک میں آپ کے درس الحدیث آج بھی پرانے احباب کو یاد ہوں گے۔ کس فدائیت کس محبت سے احادیث کی تشریح کرتے! اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے ان کی ایمان افروز تشریح کرتے۔ ہر وقت آپ کے دل میں نوجوان نسل کے لئے فکر رہتی کہ وہ نمازوں کی پابندی کریں اور مساجد کی طرف راغب ہوں۔ لیکن ہم نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ آپ کی نصیحتوں میں سختی اور تشدد کا پہلو نہیں ہوتا تھا۔ ہمیشہ آپ نے ترغیب وتحریص اور وعظ ونصیحت کے پہلو کو ترجیح دیا اور تمام عمر اس پر عمل کرتے رہے۔ بعض مشورے دینے والے سختی استعمال کرنے کے مشورے بھی دیتے تھے لیکن آپ سن کر خاموش ہو جاتے اور عمومی طور پر نہایت

باقی صفحہ 28 پر ملاحظہ فرمائیں

ایک صدی پہلے کا ایک مباہلہ
اور
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان فتح

——(قسط:3)——

گزشتہ گفتگو میں ہم تحریر کر رہے تھے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری 1903 میں قادیان آیا تھا اور آریوں کے مندر میں ٹھہرا تھا اور وہیں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مناظرے کا چیلنج دیا تھا، حضور علیہ السلام نے انہیں فرمایا تھا کہ آپ نے انہیں مناظرہ کیلئے نہیں بلکہ اپنی پیشگوئیوں کی جانچ کیلئے بُلایا ہے اور یہ کہ اُن کے قادیان آنے پر آپ اپنی تمام پیشگوئیوں کی صداقت ان پر ظاہر کریں گے۔ اگر وہ کسی بھی پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کر دیں گے تو فی پیشگوئی ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور آمد ورفت کا کرایہ علیحدہ ملے گا۔ حضور نے فرمایا کہ مناظرے کی خاطر مَیں نے نہیں بُلایا۔ میں نے قسم کھا کر اللہ سے عہد کیا ہے کہ چونکہ ان مناظروں میں سوائے گالیوں اور جھوٹی اَنا دکھانے کے کچھ نہیں ہوتا اور یہ کہ اب تک جس قدر مناظرے ہو چکے ہیں وہ اِتمام حجت کیلئے کافی ہیں، اب میں کوئی مناظرہ نہیں کروں گا۔ یہ سُن کر مولوی ثناء اللہ امرتسری واپس چلے گئے اور لگاتار گالیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 1907ء میں کتاب ’’قادیان کے آریہ اور ہم‘‘ تصنیف فرمائی اور انہیں بالمقابل مباہلہ کے لئے بُلایا کہ وہ قسم کھا کر کہیں کہ آپ کی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور اس کتاب کا ایک نسخہ آپ نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بھیجا۔ چنانچہ اس تعلق میں ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں:-

’’اس رسالہ کی ایک جلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بھیجی گئی ہے۔ قادیان کے آریوں نے حضرت مرزا صاحب کے جو نشانات دیکھ کر تکذیب کی اور کر رہے ہیں اس رسالہ میں اُن سے مباہلہ کر دیا ہے...... اور ثناء اللہ نے کوئی نشانِ صداقت بطور خارق عادت اگر نہیں دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر پَرکھ لے تا معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حمایت کرتا اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔ (الحکم 17/مارچ 1907ء)

ایڈیٹر صاحب الحکم کی اس تحریر کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا کہ:

’’مرزائیو! سچے ہو تو آؤ۔ اور اپنے گُرُو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم ایک زمانہ میں صُوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلّت اٹھا چکے ہو۔ اور امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کاروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن قادیانی سے پہلے کرا دو۔ اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ ’’انجام آتھم‘‘ میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے۔‘‘ (اہلحدیث 29/مارچ 1907ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر جو انہوں نے 29/مارچ 1907ء کے ’’اہلحدیث‘‘ میں شائع کی تھی جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں آئی تو حضور نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ ایڈیٹر بدر سے اس کا جواب دینے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے لکھا کہ:

’’مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کر لیا گیا‘‘

’’حضرت مسیح موعودؑ کے حکم سے لکھا گیا‘‘

اس عنوان کے نیچے پہلے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کو نقل کیا گیا ہے اور پھر اپنا جواب دیا ہے۔ چونکہ یہ جواب مفصل ہے اس لئے ہم صرف خلاصہ درج کرتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے لکھا کہ:

اس مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جُھوٹا ہے اور بے شک یہ کہیں کہ اگر مَیں اس بات میں جُھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں مانگیں...... حضرت اقدسؑ نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے...... اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اوّل قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو ہم نے اس کتاب میں درج کئے ہیں وہ خُدا کی طرف سے ہیں اور اگر ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ایسا ہی مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس اشتہار اور کتاب پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھ دیں کہ مَیں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اور یہ کہ اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں ہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افتراء ہے۔ اور اگر مَیں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اَور جو کچھ عذاب جو وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خُود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔

باقی صفحہ 27 پر ملاحظہ فرمائیں

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

''چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو خلافت کو تیس برس تک جانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظرانداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد صرف تیس سال تک خلافت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہو جائے تو ہو جائے کچھ پرواہ نہیں''۔ (شہادۃ القرآن)

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی (المجادلہ آیت ۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی محبت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اس طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور انکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا''۔ (الوصیت صفحہ 7-6)

نیز فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی'' (الوصیت صفحہ ۷)

''خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشادات

''چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیت کامل طور پر رکھی گئی ہے اسلئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ'' وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض ''خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے''

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

''خلافت کیسری کی دُکان کا سوڈا واٹر نہیں، تم اس بکھیڑے میں کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے، نہ تم کہ کسی نے خلیفہ بنانا ہے۔ اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔'' (بدر 4 جولائی 1912)

''خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات

اس لئے میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کے قیام کیلئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی ہی اس لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اُسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کر سکتا تھا مگر اُس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اُسے قائم رکھوں گا گویا اس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مدنظر نہ رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ پس مسلمانوں کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اپنے آپ کا موت کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں۔ اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ چینل بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گزارتی ہے تم ایک ٹنل ہو۔ جس کا کام یہ کہ وہ فیضان الٰہی جو رسول کریم ﷺ کے ذریعہ حاصل ہوا اسے آگے چلاتا چلا جائے۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی اور اگر تم اس فیضان الٰہی کے راستے میں روک بن گئے اس کے راستے میں پتھر بن کر کھڑے ہو گئے تو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہوگا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم اسی طرح مر جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں''۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر 5 صفحہ 120-119)

''تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی...... بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں تم میں سے اگر ایک مارا جائے تو اس کے بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے'' (درس القرآن صفحہ 73)

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں لوگوں کو خیال تھا کہ انکی زندگی تک یہ سلسلہ ہے لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو پھر بھی یہ سلسلہ قائم رہا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق لوگ کہنے لگے وہ بڑے عالم ہیں ان پر سلسلہ کا دارومدار ہے۔ لیکن جب وہ فوت ہو گئے تو ان کے بعد سلسلہ اور بھی بڑھا اس طرح ہمارے بعد بھی یہ سلسلہ بڑھتا جائے گا جب تک نظام قائم رہے گا اور جماعت میں اطاعت کا مادہ رہے گا لیکن جب لوگ نظام کو توڑیں گے تو پھر خدا کی سنت ہے کہ وہ برکتیں اٹھا لیتا ہے ہاں خدائی سلسلے آدمیوں پر نہیں ہوا کرتے وہ خدا کے منشاء کے مطابق قائم ہوتے ہیں'' (الفضل 29 نومبر 1927)

''خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں اور سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم یا وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں'' (خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936 الفضل 31 جنوری 1936)

''درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعود علیہ السلام دوبارہ دنیا میں لائے تھے''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشادات

''ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جائے تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقصان نہیں وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال

کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے'' (الفضل 17 مارچ 1967)

''درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اُس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی اسکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو ! احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے خود رکھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ انکی رہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کی درخشندہ مستقبل کی ضامن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی اگرچہ خلیفۃ المہدی المعہود تو نہیں ہوتا۔ لیکن وہ المہدی المعہود کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب مسیح الموعود المہدی المعہود کا وصال ہو جائے یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے۔ لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعودؑ دوبارہ دنیا میں لائے تھے''۔ (خطبہ فرمودہ 17 اپریل 1970 بمقام لیگوس۔ نائیجیریا)

''آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند اور آپ کے حقیقی جانشین حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا فرمایا کہ ناکامی میرے خمیر میں نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ بھی چونکہ قدرت ثانیہ ہے اور آپ کا ظل ہے اور آپ کی نیابت میں آپ کے مشن کی تکمیل کی ضامن ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے خمیر میں بھی ناکامی نہ تھی اور نہ ہے...... تاریخ شاہد ہے کہ 1914ء سے لیکر 1967ء تک وہ شاندار کام ہوئے اور اسلام کو وہ شاندار ترقیات نصیب ہوئیں کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کا جب وصال ہوا تو بعض لوگوں نے سمجھا کہ بس اب خلافت احمدیہ باہمی نزاع کی نظر ہو کر رہ جائے گی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعودؓ کے حسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلافت ثالثہ کا انتخاب ایسے پُرامن طریق پر عمل میں آیا کہ دشمنوں کی ساری اُمیدوں پر پانی پھر گیا'' (الفضل 17 اگست 1971)

''آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشادات

''آپ یاد رکھیں اگر خلیفۃ المسیح سے آپ کی بیعت سچی ہے اگر خلیفۃ المسیح پر آپ کا اعتماد ہے آپ جانتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور آج دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی نمائندگی کا اس کو حق حاصل ہے تو پھر اپنے فیصلوں اور اپنی آراء کو اس کی رائے پر اس کے فیصلے پر کبھی ترجیح نہ دیں۔ اگر آپ نے کبھی ترجیح دی تو حبل اللہ سے آپ کا ہاتھ چھوٹ جائے گا اور قرآن کریم کی یہ آیت واعتصموا بحبل الله جميعاً آپ کو حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں دے گی آپ مشورہ دیتے ہیں اور مشورہ میں تقویٰ ضروری ہے اور بسا اوقات ایک ناتجربہ کار آدمی تقویٰ پر مبنی مشورہ بھی دیتا ہے اور وہ مشورہ قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس لئے آخری فیصلہ دین میں نبی اور نبی کے بعد خلیفہ کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے'' (بحوالہ احمدیہ گزٹ امریکہ صفحہ 54 سن 1983)

''میں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی''۔ (خطبہ برموقعہ پہلا یوروپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فرمودہ 29 جولائی 1983)

''ذات باری کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے یہ بڑے عجیب نمونے ہیں ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلا آیا اور گزر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہیں پہنچ سکا اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی...... یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔ (خلاصہ خطبہ 18 جون 1982)

''خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی خلیفہ وقت ذاتی تقویٰ میں جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 1982)

''سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتے کیونکہ خلیفہ کا تعلق خدا کی پسند سے ہے''
(الفضل انٹرنیشنل ۱۲ اپریل ۱۹۹۳)

''دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے''

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

''یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح وہ پہلے نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا، پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ میں ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354)

''یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اور یہ دائمی دور بھی آپؐ کی ہی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے''۔ (خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

''قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کے مانند پروئی ہوئی ہے اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبے کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کم تر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کی فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو اس طرح وہی شخص اسلام کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا'' پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے''

☆......''ہمارا رب کتنا پیارا رب ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کیلئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والا ہے''

(خصوصی پیغام لندن 11 مئی 2003 مطبوعہ بدر 20/27 مئی 2005ء)

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

خطبہ جمعہ

23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج سے 118 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بیعت کا آغاز فرمایا تھا۔ یہ دن اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہر دن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر چڑھتا ہے وہ ہمیں ترقی کی نئی راہیں دکھاتا ہوا چڑھتا ہے۔ آپؑ ہی وہ مسیح و مہدی ہیں جس نے اس زمانے میں تمام دنیا کو دین واحد پر جمع کرنا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو آج ایک نئے سیٹلائٹ کے ذریعہ سے جو عرب دنیا کیلئے خاص ہے ایک نئے چینل MTA-3 اَلْعَرَبِيَّة جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو 24 گھنٹے عربی پروگرام پیش کرے گا تا کہ عرب دنیا کی پیاسی روحیں، نیک فطرت اور سعید روحیں اُن خزائن سے فیضیاب ہو سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقسیم فرمائے تھے۔

اے سر زمین عرب کے باسیو! آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمائندے کی حیثیت سے خدائے ربّ العالمین کے نام پر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اس روحانی فرزند کی آواز پر لبّیک کہو

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 23/ مارچ 2007ء بمطابق 23/ امان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج 23 مارچ ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آج سے 118 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہ دن اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اُس وقت اسلام کے جو حالات تھے اس کے بارے میں تھوڑا سا پس منظر بھی بیان کر دیتا ہوں۔

اُس وقت جو مسلمانوں کی حالت تھی، اُس سے ہر وہ مسلمان جس کے دل میں اسلام کا درد تھا، بے چین تھا۔ برصغیر میں آریوں اور عیسائی پادریوں اور ان کے مبلغین نے اسلام پر بے انتہا تابڑ توڑ حملے شروع کئے ہوئے تھے۔ انتہائی شدید حملے تھے کہ مسلمان علماء بھی اُس وقت سہمے رہتے تھے اور ان کے پاس ان حملوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ کچھ تو لاجواب ہونے کی وجہ سے اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کی جھولی میں گرتے جا رہے تھے اور کچھ بالکل اسلام سے لاتعلق ہو رہے تھے۔

عیسائیت اور دوسرے مذاہب جو حملہ کرنے والے تھے، اُس وقت ان کا مقابلہ کرنے کے لئے اگر کوئی شخص تھا تو ایک ہی جری اللہ تھا، یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام۔ آپ نے پاک و ہند میں اس وقت کے تمام مذاہب یعنی آریہ سماج، برہمو سماج یا عیسائیت کے ماننے والے، جو اس وقت اسلام اور بانی اسلام ﷺ پر تحریر و تقریر سے خوفناک حملے کر رہے تھے، ان سب کو اپنی معرکہ آراء کتاب براہین احمدیہ میں جو آپ نے چار حصوں میں تحریر فرمائی تھی ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ ان کو خاموش کرا دیا۔ اس کا پہلا اور دوسرا حصہ 1880ء میں اور تیسرا حصہ 1882ء میں اور چوتھا حصہ 1884ء میں شائع فرمایا۔ اس میں آپؑ نے قرآن کریم کے کلام الٰہی اور بے نظیر ہونے اور اسی طرح آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت میں سچے اور صادق ہونے کے ناقابل تردید دلائل بیان فرمائے اور فرمایا کہ مَیں نے جو دلائل دیئے ہیں، جو ان دلائل کو ردّ کرے گا اس کے لئے چیلنج ہے کہ اگر ان کا تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ یا پانچواں حصہ بھی دلائل دے دے تو دس ہزار روپے انعام دوں گا، جو اس وقت ایک بہت بڑی رقم تھی۔ اس کتاب نے مسلمانوں کے حوصلے بلند کئے اور ان حملہ آوروں کے منصوبوں کو بھی خاک میں ملایا۔ اسلام کی خاطر آپؑ کے اس جوش کو دیکھ کر آپؑ سے ارادت کا تعلق رکھنے والے بعض مخلصین آپؑ کی خدمت میں عرض کرتے تھے کہ آپ ہماری بیعت لیں۔ لیکن آپؑ انکار فرماتے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو اس بات کا حکم نہیں ملا۔

حکم ملنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام الصلوٰۃ والسلام نے ایک اعلان یکم دسمبر 1888ء کو تبلیغ کے نام سے شائع فرمایا جس میں آپؑ نے فرمایا کہ:

''مَیں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں ان کا غم خوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کیلئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کیلئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کیلئے بدل و جان تیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے جو آج مَیں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۔وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ۔ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ'' (یعنی جب تُو نے اس خدمت کیلئے قصد کر لیا تو خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے رُوبرو اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں، خدا سے بیعت کریں گے۔ خدا کا ہاتھ ہو گا جو ان کے ہاتھ پر ہو گا)۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 188 مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ نے 12/ جنوری 1889ء کو ایک اعلان تکمیلِ تبلیغ کے نام سے شائع فرمایا اور اس میں یکم دسمبر 1888ء کے اشتہار کا حوالہ دے کر 10 شرائط بیعت درج فرمائیں۔ ان شرائط بیعت کو ہم سب جانتے ہیں لیکن یاد دہانی کیلئے تا کہ یاد تازہ ہو جائے اور احمدی بھی اس سے استفادہ کر لیں اور کیونکہ ایم ٹی اے بڑے وسیع حلقہ میں غیروں میں بھی سنا جاتا ہے وہ بھی اندازہ کر سکیں کہ یہ شرائط کیا ہیں، ان شرائط کو مَیں پڑھ دیتا ہوں۔

پہلی شرط آپ نے فرمائی: ’’بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

’’دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے‘‘۔

شرط ’’سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا‘‘۔

شرط ’’چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے‘‘۔

شرط ’’پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا‘‘۔

شرط ’’ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا‘‘۔

شرط ’’ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خُلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا‘‘۔

آٹھویں شرط ’’یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا‘‘۔

نویں شرط ’’یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا‘‘۔

دسویں شرط ’’یہ کہ اس عاجز سے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے) عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 189-190 مطبوعہ لندن)

آج جماعت احمدیہ کا خلافت سے جو رشتہ قائم ہے وہ بھی اس لئے ہے کہ اس عہد بیعت کے تحت ہر احمدی اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق جوڑ رہا ہے اور پھر اس سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ کاش آج کے مسلمان بھی یہ نکتہ سمجھ جائیں اور زمانے کے مسیح کا انکار کرنے کی وجہ سے طرح طرح کی جن مشکلات میں مبتلا ہیں، اُن سے نجات پائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن جیسا کہ مَیں نے شروع میں بتایا تھا، آنحضرت ﷺ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا اور قرآن کریم کی حقانیت کو ثابت کرنا تھا۔ اس مقصد کیلئے آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن ہونے کے بعد ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان فرمایا اور بیعت لی۔ آپؑ کا آنحضرت ﷺ سے عشق انتہا کو پہنچا ہوا تھا اور آپؑ آنحضرت ﷺ کے مقام کی حقیقی پہچان رکھتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اگر کسی کو پہچان تھی تو وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تھی۔

آپؑ ایک جگہ آنحضرت ﷺ کے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درُود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی، وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیتِ شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اس کو دی گئی ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119 مطبوعہ لندن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے، اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا .... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا، وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبییّن جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درُود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو‘‘۔ (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308 مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت سے بھی یہ توقع رکھتے تھے اور یہ تعلیم دیتے تھے کہ قرآن اور آنحضرت ﷺ سے سچا عشق اور محبت قائم ہو۔ اسی لئے شرائط بیعت میں قرآن کریم کی تعلیم اپنے پر لاگو کرنے اور آنحضرت ﷺ پر درُود بھیجنے کی طرف آپ نے خاص توجہ دلائی ہے۔

ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اُس کے غیر کو اُس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کیلئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے‘‘۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14 مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کے مقام کی پہچان کروانا اور دوسرے مذاہب کے حملوں سے بچانا تھا اور نہ صرف بچانا بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانا بھی تھا، اُس ہدایت سے دنیا کو روشناس کروانا بھی تھا جو آخری شرعی نبی کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتاری تھی اور جس کے متعلق روایات میں آتا ہے کہ آخری زمانے میں مسیح و مہدی نے آکر یہ کام کرنا ہے کہ اسلام کو تمام ادیان پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب کرنا ہے۔ آپؑ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ وہ مسیح و مہدی جو آنا تھا وہ مَیں ہوں اور اپنے دعوے کی سچائی میں آپؑ نے بیشمار پیشگوئیاں فرمائیں جو بڑی شان سے پوری ہوئیں۔ ان میں زلازل کی پیشگوئیاں بھی ہیں، طاعون کی پیشگوئی بھی ہے اور دوسری پیشگوئیاں ہیں۔ پس یہ تمام نشانیاں جو آپؑ کی تائید میں پوری ہوئیں، یہ زمینی اور آسمانی آفات کی پیشگوئیاں جو آپؑ کی تائید میں پوری ہوئیں، یہ آپؑ کی سچائی پر دلیل تھیں۔

پھر آنحضرت ﷺ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی کہ ہمارے مہدی کی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی چاند اور سورج کا خاص تاریخوں میں گرہن لگنا ہے جو پہلے کبھی کسی کی نشانی کے طور پر اس طرح نہیں ہوا کہ نشانی کا اظہار پہلے کیا گیا ہو اور دعویٰ بھی موجود ہو۔ ان سب باتوں کے ساتھ ایک شخص کا دعویٰ کہ آنے والا مسیح و مہدی میں ہوں اگر اپنی امان چاہتے ہو تو میری عافیت کے حصار میں داخل ہو جاؤ۔ یہ سب کچھ اتفاقات نہیں تھے۔ عقل رکھنے والوں کیلئے، سوچنے والوں کیلئے، یہ سوچنے کا مقام ہے۔ احمدی خوش

قسمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہم نے بھی اس پیغام کو جس کو لے کر آپؑ اٹھے تھے، دنیا میں پھیلانا ہے تا کہ خدا کی توحید دنیا میں قائم ہو اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے، یہ تو ہونا ہے۔ ہم نے تو اس کام میں ذراسی کوشش کر کے ثواب کمانا ہے، ہمارا صرف نام لگنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو سعید فطرت لوگوں کو توحید پر قائم کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی امت میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اس لئے اس نے اپنے مسیح و مہدی کو بھیجا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سوتم اِس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے“۔

(الوصیۃ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306-307 مطبوعہ لندن)

پس یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ اب دنیا میں اپنے اس پاک نبی ﷺ کی حکومت قائم کرے۔ گو آجکل دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے یہ بات بظاہر بڑی مشکل نظر آتی ہے لیکن اگر غور کریں تو وہ شخص جو قادیان (جو پنجاب کی ایک چھوٹی سی بستی ہے) میں اکیلا تھا۔ اس مسیح و مہدی کی زندگی میں ہی لاکھوں ماننے والے اس کو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیئے۔ بلکہ یورپ و امریکہ تک آپ کے نام اور دعوے کی شہرت ہوئی اور آپ کو ماننے والے پیدا ہوئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر چڑھتا ہے وہ ہمیں ترقی کی نئی راہیں دکھاتا ہوا چڑھتا ہے۔ آج 185 ممالک میں آپؑ کی جماعت کا قیام اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپؑ ہی وہ مسیح و مہدی ہیں جس نے اس زمانے میں تمام دنیا کو دین واحد پر جمع کرنا تھا۔ دنیا کے تمام براعظموں کے اکثر ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کی عملی صورت ہمیں بیعتوں کی شکل میں نظر آ رہی ہے۔ آج بھی اگر کوئی اسلام کا دفاع کر رہا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے فیضیاب ہو کر آپؑ کو ماننے والا ہی کر رہا ہے۔

آج عرب دنیا بھی اس بات کی گواہ ہے کہ عیسائیت کے ہاتھوں گزشتہ چند سالوں سے عرب مسلمان کس قدر زِچ ہو رہے تھے، کتنے تنگ تھے۔ اللہ کے اس پہلوان کے تربیت یافتوں نے ہی عرب دنیا میں عیسائیت کا ناطقہ بند کیا۔ کیونکہ آج اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے وہ دلائل قاطعہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیئے گئے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کیا جا سکتا ہے اور دنیا کے غلط عقائد کا منہ بند کیا جا سکتا ہے۔ آج اتنی آسانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برہان کی روشنی سے عقائد باطلہ کا جو ردّ کیا جا رہا ہے، مختلف وسائل استعمال ہوتے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس الہام کی صورت میں فرمایا تھا کہ ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔ یہ پیغام جو اتنی آسانی سے ہم دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں یہ بھی اس بات کی دلیل اور تائید ہے۔ ایک چھوٹی سی غریب جماعت جس کے پاس نہ تیل کی دولت ہے نہ دوسرے دنیاوی وسائل ہیں اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آج کل کی اس دنیا کے ماڈرن ذرائع اور وسائل استعمال کر کے تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کے آپؑ سے کئے گئے وعدوں کو نئے سے نئے رنگ میں پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے اس الہام کو ایک اور شان کے ساتھ بھی پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو آج ایک نئے سیٹلائٹ کے ذریعہ سے جو عرب دنیا کیلئے خاص ہے ایک نئے چینل **mta3** اَلْعَرَبِیَّۃ جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو 24 گھنٹے عربی پروگرام پیش کرے گا تا کہ عرب دنیا کی پیاسی روحیں، نیک فطرت اور سعید روحیں اُن خزائن سے فیضیاب ہو سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقسیم فرمائے تھے۔ اس چینل کی وجہ سے مخالفت بھی شروع ہے۔ وہاں عرب میں بھی جماعت کے مخالفین ہیں۔ اس کمپنی کو بھی دھمکیاں مل رہی ہیں جس سے سیٹلائٹ کا یہ معاہدہ ہوا ہے۔

لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: خدا چاہتا ہے کہ اب یہ پیغام پہنچے، اس لئے اب یہ خدا کے منشاء کے مطابق پہنچے گا اور کوئی اس کو روکنے والا نہیں۔ انشاء اللہ۔ دعا بھی کریں اللہ تعالیٰ ان مدد کرنے والوں کو بھی ہر شر سے محفوظ رکھے، جو اس پیغام کو پہنچانے میں مدد کر رہے ہیں اور انہیں اپنے معاہدوں پر قائم رہنے کی بھی توفیق دے۔ اور سعید روحوں کو اس روحانی مائدہ سے فیض پانے کی بھی توفیق دے۔ ہمیں اس بارے میں تو ذرا بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت انشاء اللہ تعالیٰ اس پیغام کو قبول کرے گی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔

ایک الہام ہے۔ ”اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ۔ سب مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ“۔

(تذکرۃ۔ صفحہ 490۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ + ملفوظات جلد 8 صفحہ 266 مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

جو پہلا حصہ ہے اس کا عربی ترجمہ ہے، مَیں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔ اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

”یہ امر جو ہے کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے“۔ فرمایا کہ ”احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، خون نہ کرو۔ وغیرہ۔...... اس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے۔ غرض یہ امر شرعی ہے......۔

دوسرا امر کونی ہوتا ہے اور یہ احکام اور امر قضاء و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں جیسے قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا اور وہ پورے طور پر وقوع میں آ گیا۔ (جب آگ کو ٹھنڈے ہونے کا حکم ملا تو وہ ٹھنڈی ہو گئی) اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانان روئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہوگا جو قابل ذکر اور قابل لحاظ نہیں“۔

(الحکم جلد 9 نمبر 42 مورخہ 30/نومبر 1905ء صفحہ 2۔ ملفوظات جلد 8 صفحہ 266-267 مطبوعہ لندن نومبر 1984ء)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین واحد پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی زندگیوں میں یہ نظارے دیکھیں۔ آج جیسا کہ مَیں نے کہا کہ 3 اَلْعَرَبِیَّۃ کا اجراء بھی ہو رہا ہے، اس لئے اس مناسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں، آپؑ نے عربوں کو مخاطب ہو کر جو پیغام دیا ہے اس کا کچھ حصہ پڑھتا ہوں۔ اس کا تو صرف مَیں ترجمہ ہی پڑھوں گا۔ اللہ تعالیٰ جلد عرب دنیا کے بھی سینے کھولے اور وہ زمانے کے امام کو پہچان لے۔

آپؑ عرب دنیا کو اپنا پیغام دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”السلام علیکم! اے عرب کے تقویٰ شعار اور برگزیدہ لوگو! السلام علیکم، اے سرزمین نبوت کے باسیو! اور خدا کے عظیم گھر کی ہمسائیگی میں رہنے والو! تم اقوام اسلام میں سے بہترین قوم ہو اور خدائے بزرگ و برتر کا سب سے چنیدہ گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری عظمت کو نہیں پہنچ سکتی۔ تم شرف و بزرگی میں اور مقام و مرتبہ میں سب پر سبقت لے گئے ہو۔ تمہارے لئے تو یہی فخر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کا آغاز حضرت آدم سے کر کے اس نبی پر ختم کیا جو تم میں سے تھا اور تمہاری ہی زمین اس کا وطن اور مولد و مسکن تھی۔ تم کیا جانو کہ اس نبی کی کیا شان ہے۔ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے، برگزیدوں کا سردار، نبیوں کا فخر، خاتم الرسل اور دنیا کا امامؐ۔ آپ ﷺ کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے اور آپ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز و معارف اور نکات عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ اور جو معارف حقہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپؑ کے دین نے زندہ کر دیا۔ اے اللہ! تو روئے زمین پر موجود پانی کے تمام قطروں اور ذرّوں اور زندوں اور مردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ظاہر یا مخفی ہے ان سب کی تعداد کے برابر آپ ﷺ پر رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج۔ اور ہماری طرف سے آپؐ کو اس قدر سلام پہنچا جس سے آسمان کناروں تک بھر جائے۔ مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کا جوأ اپنی گردن پر رکھا۔ اور مبارک ہے وہ دل جو آپ ﷺ تک جا پہنچا اور آپؐ میں کھو گیا اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔ اے اس

زمین کے باسیو جس پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک قدم پڑے اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو جائے اور تمہیں راضی برضا کر دے۔ اے بندگان خدا! مجھے تم پر بہت حسن ظن ہے اور میری روح تم سے ملنے کیلئے پیاسی ہے۔ مَیں تمہارے وطن اور تمہارے بابرکت وجودوں کو دیکھنے کیلئے تڑپ رہا ہوں تا کہ میں اس سرزمین کی زیارت کر سکوں جہاں حضرت خیر الوریٰ ﷺ کے مبارک قدم پڑے اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کیلئے سرمہ بنالوں اور مَیں مکّہ اور اس کے صلحاء اور اس کے مقدس مقامات اور اس کے علماء کو دیکھ سکوں اور تا کہ میری آنکھیں وہاں کے اولیاء کرام سے مل کر اور وہاں کے عظیم مناظر کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔

پس میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنی بے پایاں عنایت سے آپ لوگوں کی سرزمین کی زیارت نصیب فرمائے اور آپ لوگوں کے دیدار سے مجھے خوش کر دے۔ اے میرے بھائیو! مجھے تم سے اور تمہارے وطنوں سے بے پناہ محبت ہے۔ مجھے تمہاری راہوں کی خاک اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے بھی محبت ہے اور مَیں تم ہی کو دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔ اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خاص طور پر بے پناہ برکات، بے شمار خوبیوں اور عظیم فضلوں کا وارث بنایا ہے۔ تمہارے ہاں خدا کا وہ گھر ہے، جس کی وجہ سے اُمّ القریٰ کو برکت بخشی گئی اور تمہارے درمیان اس مبارک نبی کا روضہ ہے جس نے توحید کو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلایا اور اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا۔ تم ہی میں سے وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے سارے دل اور ساری روح اور کامل عقل و سمجھ کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کی اور خدا کے دین اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کیلئے اپنے مال اور جانیں فدا کر دیں۔ بے شک یہ فضائل آپ لوگوں ہی کا خاصہ ہیں اور جو آپ کی شایانِ شان عزت و احترام نہیں کرتا وہ یقیناً ظلم و زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اے میرے بھائیو! مَیں آپ کی خدمت میں یہ خط ایک زخمی دل اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ پس میری بات سنو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے''۔

(عربی عبارت کا اردو ترجمہ۔ آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 419 تا 422 مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''اے عرب کے شریف النفس اور عالی نسب لوگو! میں قلب و روح سے آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے میرے ربّ نے عربوں کے بارے میں بشارت دی ہے اور الہاماً فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی مدد کروں اور انہیں ان کا سیدھا راستہ دکھاؤں اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں اور اس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب و کامران پائیں گے۔ اے عزیزو! اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کی تائید اور اس کی تجدید کیلئے مجھ پر اپنی خاص تجلیات فرمائی ہیں اور مجھ پر اپنی برکات کی بارش برسائی ہے اور مجھ پر قسم ہا قسم کے انعامات کئے ہیں اور مجھے اسلام اور نبی کریم ﷺ کی اُمّت کی بدحالی کے وقت میں اپنے خاص فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارت دی ہے۔ پس اے عرب قوم! مَیں نے چاہا کہ تم لوگوں کو بھی ان نعمتوں میں شامل کروں۔ مَیں اس دن کا شدت سے منتظر تھا۔ پس کیا تم خدائے ربّ العالمین کی خاطر میرا ساتھ دینے کیلئے تیار ہو؟''

(عربی سے اُردو ترجمہ، حمامة البشریٰ۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 182-183 مطبوعہ لندن)

پس اے سرزمین عرب کے باسیو! آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمائندے کی حیثیت سے خدائے ربّ العالمین کے نام پر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس روحانی فرزند کی آواز پر لبّیک کہو جس کی تعلیم اور اس کے رسول ﷺ سے عشق کی چند باتیں یا مثالیں مَیں نے پیش کی ہیں اگر اس مسیح و مہدی کے کلام میں ڈوب کر دیکھو تو خدائے واحد و یگانہ سے تعلق اور پیار اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق اور آپ کیلئے غیرت کے جذبات کے علاوہ اس میں اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ صاف دل ہو کر اگر دیکھو گے تو جماعت احمدیہ کی 100 سال سے زائد کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتا رہا ہے۔ آج اس سیٹلائٹ کے ذریعہ سے آپ تک وسیع پیمانے پر یہ پیغام پہنچنا بھی اس تائید و نصرت کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آج یہ انتظام فرما دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والی ایک چھوٹی سی غریب جماعت، پیسہ پیسہ جوڑ کر، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس زمانے کے امام کا پیغام تمہیں سیٹلائٹ کے ذریعہ سے پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ پس بدظنی سے بچتے ہوئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، حسن ظن سے کام لیتے ہوئے اس جری اللہ کی تائید و نصرت کیلئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ اور مخالفت پر کمربستہ ہونے کی بجائے اس مسیح و مہدی کی آواز پر کان دھرو جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے اپنے وعدے کے مطابق جو اس نے آنحضرت ﷺ سے کیا تھا مبعوث فرمایا ہے۔ پس آؤ اور اس مسیح و مہدی کے منکرین میں شامل ہونے کی بجائے اس کے دست راست بن جاؤ کہ آج اُمّت مسلمہ بلکہ تمام دنیا کی نجات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس عاشق صادق کا ہاتھ بٹانے میں ہی ہے۔

اے عرب کے رہنے والو! دلوں میں خوف خدا پیدا کرتے ہوئے، خدا کیلئے اس درد بھری آواز پر کان دھرو اور اس درد کو محسوس کرو جس کے ساتھ یہ مسیح و مہدی تمہیں پکار رہا ہے۔ آؤ اور اس کے سلطانِ نصیر بن جاؤ۔ یاد رکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اُس سے وعدہ ہے کہ اُسے دنیا پر غالب کرے گا۔ تم نہیں تو تمہاری نسلیں اس برکت سے فیض پائیں گی اور پھر وہ یقیناً اس بات پر تأسّف اور افسوس کریں گی کہ کاش ہمارے بزرگ بھی آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سمجھتے ہوئے اس عاشق رسول اللہ ﷺ اور مسیح و مہدی کے معین و مددگار بن جاتے اور اس کی جماعت میں شامل ہو جاتے۔ اللہ کرے کہ تم لوگ آج اس حقیقت کو سمجھ لو۔ اللہ تعالیٰ ہماری یہ عاجزانہ دعائیں قبول فرمائے۔

آج مدت کی تمنا تھی جو بر آئی ہے

للہ الحمد کہ قسمت یہاں لے آئی ہے
آج مدت کی تمنا تھی جو بر آئی ہے
میں ہوں اس شہر مقدس کی زمیں پر جس کی
میرے مولیٰ نے کئی بار قسم کھائی ہے
ہے نگاہوں میں ترے بیتِ حرم کا جلوہ
مجھ تہی دست کی کیسی یہ پذیرائی ہے
دیکھ کر خانۂ کعبہ کو یوں آنکھوں کے قریب
کیفیت دل میں تلاطم کی اُمڈ آئی ہے
بیتِ معمور ہر اک اسود و احمر کے لئے
مرکزِ قلب و نظر ، راحتِ زیبائی ہے
کوئی لمحہ نہیں ایسا کہ حرم ہو خالی
جا بجا سجدہ کناں اک ترا شیدائی ہے
اپنے اشکوں میں نہایا ہوا اُجلا ہو کر
شاہ و مفلس تری قربت کا تمنائی ہے
میں بھی ہوں ایک سوالی ترے در پہ مولیٰ
تشنہ لب لوٹ کے جاؤں تو یہ رسوائی ہے
مجھ کو دے جو ترے محبوبؐ نے مانگا تجھ سے
اس سے بڑھ کر مجھے کیا طاقت گویائی ہے

(عطاء المجیب راشد لندن)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ایک کام کرنے والا بزرگ ہم سے جدا ہوگیا وہ صرف میرے ماموں نہیں بلکہ میرے دست راست تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا ایک سلطان نصیر بنایا ہوا تھا

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کے اس فرزند اور آپ کی نشانی کے درجات بلند فرمائے جس نے اپنے درویشی کے عہد کو خوب نبھایا

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مرحوم و مغفور کی عظیم خوبیوں اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

............(خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴؍مئی ۲۰۰۷ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)............

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ جمعہ میں مَیں نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شدید بیماری کے پیش نظر دعا کی درخواست کی تھی۔ بڑے درد کے ساتھ مخلصین نے دعائیں بھی کیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ایک دو دن کے بعد وہ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی خدمات، قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی گئی دعائیں یقیناً اللہ کے حضور اگلے جہان میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ایسے بے نفس اور قربانی کرنے والے اور ہمہ وقت وقف کی رو سے کام کرنے والے، غریبوں کی مدد کرنے والے، ان کے کام آنے والے، جماعت کی غیرت رکھنے والے اور خلافت کے فدائی سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک فرمائے گا۔ انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے گا۔

فرمایا جو اس دنیا میں آیا اس نے جانا بھی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگیاں خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کے دین کی خدمت کرتے ہوئے گذارتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لئے عملی نمونہ بھی دکھاتے ہیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی یقیناً ایسے لوگوں میں سے ہی ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

فرمایا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بہت حد تک قادیان کے احمدیوں کے ساتھ خصوصاً اور جماعت بھارت کے افراد کے ساتھ عموماً ایسا تعلق رکھا ہوا تھا جس سے لوگوں کو تسلی ہوتی تھی اور آپ کی بات کا بہت پاس اور لحاظ رکھا کرتے تھے۔ ایک لمبا عرصہ ایسا بھی گذرا جب ملکی حالات کے باعث خلیفۂ وقت سے براہ راست تعلق نہ رہا۔ ایسے دور بھی آتے رہے کہ ذرائع مواصلات آج کی طرح نہ تھے اور جو تھے منقطع ہو جاتے رہے لیکن درویشان نے جماعت اور خلافت سے محبت اور وفا کے غیر معمولی نمونے دکھائے اور اسباب پر ان کو تسلی ہوتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بیٹا ان کے درمیان موجود ہے۔ اور اس بیٹے نے بھی خلافت سے محبت، اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے نمونے عملاً دکھا کر جماعت کے احباب کو ہر وقت یہ احساس دلایا اور احساس پیدا کرنے کی کوشش کی کہ جماعت اور خلافت میں ہی سب کچھ ہے جس سے وابستہ رہ کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔

فرمایا حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹؓ کی امارت کے دوران تقریباً ۳۰ سال نہایت عاجزی اور وفا کے ساتھ ایک عام کارکن کی حیثیت سے اپنے عہد وفا کو نبھایا اور پھر جب ۱۹۷۷ء میں آپ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بنائے گئے تو اس اہم ذمہ داری کو بھی خوب نبھایا۔ درویش بن کر گئے تھے اور درویشی کی زندگی گذاری۔ فرمایا جب آپ اپنی شادی کے سلسلہ میں ہندوستان سے پاکستان آئے ہوئے تھے اور ابھی شادی کو چند دن ہی ہوئے تھے اور اہلیہ کے ساتھ جانے کے لئے کاغذات کی تیاری کر رہے تھے تو حضرت مصلح موعودؓ نے حالات کی خرابی محسوس کی تو میاں صاحب کو کہا کاغذات تو بنتے رہیں گے ان کو چھوڑو اور فوری طور پر واپس چلے جاؤ کیونکہ تمہارے نہ جانے سے خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی فرد قادیان میں نہ رہے گا۔ بس آپ فوراً سیٹ بک کروا کر واپس چلے گئے۔

فرمایا وہ نوجوان جو ۲۱ سال کی عمر میں دیار مسیح کی حفاظت کے لئے چھوڑا گیا تھا جس کو باپ نے یہ باور کرایا تھا کہ تمہارا قادیان میں رہنا ہی درویشوں کے حوصلے بلند کرنے کا موجب ہوگا اور تمہاری موجودگی وہاں ضروری ہے مسیح موعودؑ کا پوتا اور خلیفۃ المسیح کا بیٹا ہونے کے باوجود ان سب باتوں نے میاں صاحب کو اطاعت امیر سے باہر رہنے کے خیال کو دل میں جگہ نہیں لینے دی بلکہ یہ احساس اور شدت سے پیدا ہوا کہ میں نے اطاعت امیر کے بھی اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں تا کہ ہر درویش مجھے دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اطاعت امیر کے نمونے دکھائے۔ اور یقیناً اس اولوالعزم باپ کی نصیحتوں کا اثر تھا جو خاص طور پر شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے چھوڑے ہوئے اس درویش بچے کو کیں۔ جس میں ایک امتیازی نصیحت یہ بھی تھی کہ تم نے یہ خیال کبھی نہیں لانا کہ تم ایک ناظر ہو بلکہ ہمیشہ تمہارے دل میں یہ خیال رہے کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہو۔ اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنی ہے اور یہی اصل حیثیت اپنی سمجھنی ہے اور اپنے آپ کو اسی حیثیت سے پیش کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہونے کے بعد یہی احساس ابھرنا چاہئے تھا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں اور جس مقصد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا اس کی تکمیل کرنی ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کا وقار قائم کرنا ہے۔ فرمایا یہ باتیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے پلّے باندھیں، عمل کیا اور خوب نبھائیں اور قادیان والوں اور بھارت کی جماعتوں میں اس کو راسخ کرنے کی کوشش کی۔ پس ہر مخلص احمدی کو چاہے قادیان کے رہنے والے ہوں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں میں رہنے والے ہوں یا کہیں کے بھی رہنے والے ہوں، ہر عہدیدار اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد کو بھی ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی پیدائش کے کوائف بیان کرتے ہوئے اس سلسلہ میں بعض بزرگان کے رؤیا بھی بیان فرمائے۔

حضور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک موقعہ پر آپ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اپنا ایک بیٹا اسی وادی غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کام کی توفیق دے بظاہر قادیان کا علاقہ آباد اور سرسبز تھا لیکن قادیان کے درویشوں کی زندگی ابتداء میں نہایت تنگی اور خوف کی حالت میں تھی۔ اور صورت حال بڑی فکر انگیز تھی۔ ان دنوں حالات اتنے کشیدہ تھے کہ حکومتی ادارے بھی شک کی نظر سے ان کو دیکھتے تھے۔ ان حالات میں قادیان کے درویشوں کے لئے یہ وقت واقعی وادی غیر ذی زرع کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم اور درویشان کی کوششیں اور دعائیں اور خلیفۂ وقت کی دعائیں اپنا اثر دکھانے لگیں اور حالات ٹھیک ہونے لگے۔ لیکن غربت اور مالی تنگی بہت عرصہ تک قائم رہی۔ پھر آہستہ آہستہ حالات بہتر ہوئے بہتر حال انتہائی تنگی اور ہر وقت دھڑکے کے دن تھے جو ان لوگوں نے گذارے جو ابتدائی درویش تھے اور یہ ان کی غیر معمولی قربانی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں گہری حکمت تھی کہ حضرت مصلح موعودؓ کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ نے درویشی اور قربانی کا اس شخص کو موقعہ دیا جس کا ننھال عرب سے تعلق رکھتا تھا اور اس علاقہ کے قریب تھا جہاں اسماعیلی قربانی کی مثال قائم کی گئی۔

فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی قربانی قبول فرمائے۔ اس قربانی کی حضرت مرزا وسیم احمد صاحب میں بھی بہت تڑپ تھی حضور انور نے آپ کی اس سلسلہ میں کی جانے والی دعاؤں اور اس کی قبولیت کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ۱۹۵۲ء میں حضرت ام المومنین کی وفات ہوئی تب ملکی حالات کی مجبوری کی وجہ سے پاکستان نہیں جا سکے۔ یہ صدمہ بھی آپ نے ہندوستان میں تنہائی میں برداشت کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اپنے اس مجاہد درویش بیٹے سے ان کی قربانی کی وجہ سے بہت تعلق تھا اور بڑی محبت تھی۔ فرمایا حضرت میاں وسیم احمد صاحب کی خدمات صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادوں کو واگذار کرانے میں بھی بڑی نمایاں تھیں۔ اس کے لئے آپ نے بڑے بڑے افسران بلکہ وزیر اعظم تک سے رابطے کئے۔ ۱۹۶۳ء میں آپ کی والدہ محترمہ کی وفات ہوئی اور بڑی مشکل سے آپ کو پاکستان آنے کی اجازت ملی اور تدفین کے وقت ہی پہنچ سکے۔ پھر ۱۹۶۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے وقت بھی پاکستان نہ آسکے۔

پھر ۱۹۷۱ء میں جب ملکی حالات خراب ہوئے اور قادیان سے مسلم آبادی کو زبردستی نکالنے کی کوشش

کی گئی تو اس وقت آپ نے درویشان اور ان کے بچوں اور قادیان میں رہنے والوں کو جو درد انگیز نصیحت کی اس کا بھی حضور انور ایدہ اللہ نے ایمان افروز ذکر فرمایا اور آپ کی قادیان سے والہانہ محبت کا اظہار فرمایا۔ ۱۹۷۷ء میں آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ناظر اعلیٰ و امیر جماعت مقرر کیا اس لحاظ سے بھی آپ نے بڑی انتظامی خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۸۲ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی تب بھی آپ ربوہ نہ جا سکے۔ اور حضور کی وفات سے اگلے روز خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کا خط لکھ دیا اور اپنی بیٹی کو پوچھنے پر بتایا کہ میں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ میں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کی بیعت کرنی ہے۔ فرمایا یہ تھا خلافت سے عشق کا اظہار، اللہ کرے ہر ایک کو حاصل ہو۔

فرمایا آپ پر مخالفین نے جھوٹے مقدمے بھی بنائے اپنوں نے بھی بعض اوقات پریشان کیا لیکن آپ نے بڑے حوصلہ سے سب کچھ برداشت کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے جشن تشکر کے موقعہ پر پورے بھارت کا دورہ کیا اور جماعتوں کو آرگنائز کیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا قادیان کا دورہ ہوا اس وقت آپ نے بہت سی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ پھر جب میرا دورہ ہوا باوجود کافی طبیعت خراب ہونے کے اس وقت بھی بہت کام کیا۔ فرمایا انتہائی وفا سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت و توکل کا بڑا تعلق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے غیر معمولی عشق تھا۔ لوگوں سے بے لوث محبت تھی، خدمت کا جذبہ تھا، صحابہ کا بہت احترام کرتے درویشان سے بہت محبت تھی۔ مہمان نوازی آپ کا بڑا خاصہ تھا۔ درویشوں کو بالکل بچوں کی طرح پالا۔ ذرا ذرا سی بات کا خیال رکھنے والے تھے۔

غیروں سے بھی تعلقات اتنے وسیع ہوئے کہ ہر کوئی گرویدہ تھا۔ آپ کے اخلاق معترف تھے۔ اسی طرح آپ کی سیرت کے بے شمار چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ بڑے نپے تلے الفاظ میں بات کرتے تھے کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو جماعتی روایات سے ہٹ کر ہو۔ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو نہ سمجھتے ہوئے ہو کہیں ایسی بات نہ ہو جائے جس سے بڑائی کی بُو آتی ہو، جس میں درویشانہ عاجزی کا فقدان ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دور کر دے۔

فرمایا: آپ مالی تحریکات میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور پھر دوسروں کو توجہ دلاتے اگر خلافت کی طرف سے کوئی ہدایت بھی جاتی فوری تعمیل کراتے۔ بیماری میں آخری وقت تک خلافت کی طرف سے دیئے جانے والے کاموں کی تکمیل کرتے رہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کے اس فرزند اور آپ کی نشانی کے درجات بلند فرمائے جس نے اپنے درویشی کے عہد کو خوب نبھایا قدرتی طور پر ان کی وفات کے ساتھ مجھے فکرمندی بھی ہوئی کہ ایک کام کرنے والا بزرگ ہم سے جدا ہو گیا۔ وہ صرف میرے ماموں نہیں بلکہ میرے دست راست تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا ایک سلطان نصیر بنایا ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ درویشوں کی اولادوں اور قادیان کے رہنے والے ہر فرد کو ان قربانی کرنے والے درویشوں کی یادیں زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس وقت جو چند ایک درویشان رہ گئے ہیں ان کی خدمت کی بھی توفیق دے۔

فرمایا قادیان میں رہنے والا ہر احمدی اس مقام کو سمجھے جو دیار مسیح میں رہنے والے کا ہونا چاہئے۔ جب بزرگ اُٹھتے ہیں تو نئی نسل کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور جو زندہ قومیں ہوتی ہیں وہ ان ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش بھی کرتی ہیں پس میں امید رکھتا ہوں کہ قادیان میں رہنے والے سب واقفین زندگی اور عہدیداران پہلے سے بڑھ کر پیار محبت و بھائی چارے کا ایک دوسرے سے سلوک کرتے ہوئے نیکی، تقویٰ میں آگے بڑھیں گے۔ قادیان میں رہنے والا ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہونے کے ناطے اس کا حق ادا کرے گا اور جس طرح ہمارے یہ بزرگ ان جگہوں پر سجدہ ریز ہوئے جہاں مسیح الزمانؑ نے سجدے کئے یہ لوگ بھی ان جگہوں میں جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں گے۔ دعائیں کریں گے اور اللہ کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور مجھے ان فکروں سے آزاد کریں گے کہ قادیان میں نیکی و تقویٰ پر چلنے والے اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے والوں کی کمی ہو رہی ہے بلکہ یہ خوشی کی خبریں پہنچیں گی کہ تقویٰ میں ترقی کرنے والے بڑھ رہے ہیں۔

فرمایا دنیا کی جماعتوں پر بھی قادیان کا حق ہے کہ اس بستی میں رہنے والوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ مسیحؑ کی بستی کا حق ادا کرنے والے پیدا فرماتا رہے۔ حضرت میاں صاحب کی بیگم صاحبہ کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمت و حوصلہ دے اور صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے یہ بھی بڑا بابرکت وجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور ان خصوصیات کا حامل بننے کی کوشش کریں جو ان کے باپ میں تھیں۔

☆☆☆

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

سنی ہم نے جس دم ندائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فدائے خلافت

ہمیں خلدِ ربوہ کی پہنائیوں میں
نظر آ رہی ہے رِدائے خلافت

ہے عرفانِ اسلام ہر سِمت جاری
فلک گیر ہے اب صدائے خلافت

زمانے کی رفتار یہ کہہ رہی ہے
بقا عدل کی ہے بقائے خلافت

کسی کے لبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لبوں پر ثنائے خلافت

رہے حشر تک وہ ثنا خوان اس کا
جسے اپنا جلوہ دکھائے خلافت

بصیرت جسے دے وہ ربِّ دو عالم
وہی باندھتا ہے ہوائے خلافت

اندھیرے گھروں میں اجالے ہوئے ہیں
گئی ہے کہاں تک ضیائے خلافت

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

جسے روح تسلیم کرتی ہے ثاقب
وہی آج ہے رہنمائے خلافت

(ثاقب زیروی مرحوم پاکستان)

ہے نظامِ خلافت ہمارا عصا

خاک کرنے اٹھے تھے ہمیں جو کبھی، آج ان کا نشاں تک بھی ملتا نہیں
کیسے کیسے تھے بت ٹوٹ کر جو گرے، اپنی آنکھوں سے کیا تم نے دیکھا نہیں

نور خیر البشرؐ سے جو روشن ہوا، شکر ہے وہ مہ تاب ہم کو ملا
غیر سے مانگتے رہ گئے جو دیا، ان کی قسمت میں اب تک اجالا نہیں

ہم قدم جس سفر میں ہوں عزم و دعا، رکھتی ہیں منزلیں اپنی آغوش وا
کاٹ سکتی نہیں راہ کوئی بلا، رہزنوں کو یقیں پھر بھی آتا نہیں

وقت کے بہتے دریا میں اپنا لہو، لہر در لہر شامل ہوا کُو بکو
رہ گئی ساحلِ عشق کی آبرو، خوں سے کم جس نے کچھ اور مانگا نہیں

ہم نے فرعون سے بھی یہی تو کہا، جھوٹ ہے یہ عدالت اسے مت سجا
ہے نظام خلافت ہمارا عصا، اژدہوں کی ہمیں کوئی پروا نہیں

یوں نہ دستار و منصب پر اترائیے، ہم فقیروں کے رستے سے ہٹ جائیے
کفر و حق کے میاں جنگ کیا، کھیل ہے؟ آپ نے ایک پل یہ بھی سوچا نہیں

کی امامِ زمانہ سے جس نے وفا، سید الخلق اُس کے اُسی کا خدا
دھیان رکھئے جمیلؔ اپنے پیمان کا ، اس سمندر کا کوئی کنارہ نہیں

(جمیل الرحمٰن ہالینڈ)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۲۰۰۸ء منانے کا مقصد اور پروگراموں کی مختصر تفصیل

﴿محمد انعام غوری صدر جوبلی کمیٹی قادیان﴾

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو خلافت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس تاریخی اور بابرکت سال کو جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مؤید من اللہ قیادت میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے طور پر منانے جارہی ہے۔ جس کے لئے مقامی سطح سے لیکر ملکی اور پھر عالمگیر سطح کے پروگرام مرتب ہو چکے ہیں اور ان پر عملدرآمد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ان پروگراموں کی ہمہ جہت کامیابی اور ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نفلی عبادات اور دعاؤں کا جو روحانی پروگرام دیا ہے اُس کا پوری جماعت کو التزام کرنا چاہئے۔ اگر پہلے کہیں غفلت ہوتی رہی ہے تو اب جبکہ صرف ایک سال کا عرصہ اس جوبلی کے لئے باقی رہ گیا ہے، اُس غفلت کو دور کرتے ہوئے جماعت کے ہر طبقہ کیا خدام کیا انصار کیا لجنہ و ناصرات واطفال سب ہی کو چاہئے کہ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ روزانہ دو رکعت نفل کی ادائیگی اور سات دعاؤں جن میں سورہ فاتحہ، استغفار، تسبیح و تحمید اور درود شریف شامل ہیں کا ورد کرتے رہیں اور مہینے میں ایک نفلی روزہ رکھنے کا اہتمام کریں اور کثرت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ خلافت حقہ کی برکات اور غلبہ اسلام کے عالمگیر سطح پر ظہور کے چمکتے دمکتے نشان دکھلائے۔

قبل اس کے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے پروگراموں کی کچھ تفصیل بیان کی جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کو دوسرے فرقہ ہائے اسلامیہ کی نسبت جو امتیازی شان خلافت اور نظام جماعت کے حوالے سے عطا ہوئی ہے اُس کی وضاحت کردی جائے۔

اَلْجَمَاعَۃ کے قیام کی پیشگوئی

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل خدا کی قسم کھا کر ایک پیشگوئی فرمائی تھی اور وہ یہ ہے۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً۔ فَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَثِنْتَانِ و سَبْعُوْنَ فِی النَّارِ۔ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھُمْ قَالَ الْجَمَاعَۃُ''۔

(سُنن ابن ماجہ باب افتراق الامم)

ترجمہ: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ میری اُمّت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک فرقہ جنّت میں جائے گا اور باقی بہتر آگ میں جائیں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ جنّتی فرقہ کونسا ہوگا؟ فرمایا ''جماعت''۔

ایک اَور حدیث میں اس فرقہ ناجیہ کی ایک اہم علامت آپؐ نے یہ بیان فرمائی کہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی کہ وہ جماعت میرے اور میرے صحابہ کے نمونہ اور نقشِ قدم پر چلنے والی ہوگی۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہِ الامۃ)

اب ظاہر ہے کہ حقیقی جماعت کا تصور امام کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم روزانہ نماز باجماعت کی ادائیگی کرتے ہیں اگر صرف تین افراد ہوں اور ایک اُن میں سے امام بن کر نماز پڑھاوے تو نماز باجماعت ہو جاتی ہے لیکن ایک میدان میں دس ہزار افراد بھی بغیر امام کے اپنی اپنی نماز ادا کر رہے ہوں تو وہ نماز باجماعت نہیں کہلا سکتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آخری زمانہ کے فتنوں اور مسلمانوں کے افتراق کا ذکر فرمایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! ان حالات میں ہمارے لئے کیا ہدایت ہے تو آپؐ نے فرمایا

''تَلْزَم جماعۃ المسلمین وَاِمَامَھُمْ ....اِلیٰ اٰخرہ۔''

کہ مسلمانوں کی اُس جماعت میں شامل ہونا جس کا ایک ''امام'' موجود ہو اور اگر کوئی امام والی جماعت نہ ہو تو تمام فرقوں سے کنارہ کش رہنا خواہ درخت کی جڑیں کھا کر گزارہ کرنا پڑے یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔

(بخاری کتاب المناقب۔ باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

دوسری روایت میں ہے کہ '' فرقہ واریت اور گمراہی کی طرف دعوت دینے والوں کے زمانہ میں اگر تم خدا کا کوئی خلیفہ دیکھو تو اس سے چمٹ جانا خواہ تجھے مارا جائے اور تیرا مال لوٹ لیا جائے۔'' (مسند احمد جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۰۳ دار الفکر العربی بیروت)

مذکورہ احادیث سے یہ صراحت ہوگئی کہ ''الجماعۃ'' سے مراد وہ گروہ ہے جس کا ایک ''امام'' ہو۔ اگر چند لوگوں کی طرف سے کوئی جماعت قائم کی جائے یا کسی انجمن کی بنیاد خود انسانوں کے ہاتھوں رکھی جائے تو اُس کا لیڈر پریذیڈنٹ تو کہلائے گا مگر واجب الاطاعت ''امام'' نہ ہوگا۔

بخاری شریف اور مسند احمد کی مذکورہ احادیث سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ہر زمانہ میں اُن کا ایک خلیفہ ہو جس کی بیعت کی جائے۔ چنانچہ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تنبیہ موجود ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔

مَنْ مَّاتَ وَلَیْسَ فِی عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً

(مسلم۔ مشکوٰۃ کتاب الامارہ)

کہ جو مسلمان اس حالت میں مرے کہ اُس کی گردن میں کسی خلیفہ (امام) کی بیعت کا جوا نہ ہو تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

آج ملّتِ اسلامیہ کے تمام فرقے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں اور انتشار کا شکار ہیں۔ لیکن ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں ان تمام فرقوں نے ملکر متفقہ طور پر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیّت قرار دیکر یہ بنیادی علامت جماعت احمدیہ کے حق میں بڑی شان سے پوری کردی کہ ۷۲ فرقے ایک طرف ہوگئے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناری قرار دیا ہے اور ایک فرقہ جس کو ناجی قرار دیا تھا اور جس کی اہم علامت الجماعۃ بیان فرمائی تھی جماعت احمدیہ کی صورت میں ممتاز ہو کر سامنے آگیا۔

آج روئے زمین پر ایک واجب الاطاعت امام کی بیعت میں شامل ہو کر اگر کوئی الجماعت کہلانے کی مستحق ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ دنیا کے ۱۸۵ ملکوں میں مختلف رنگ و نسل اور مختلف تہذیب و تمدن اور مختلف زبانوں کے بولنے والے کروڑوں افراد جو خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہو چکے ہیں اُن سے اگر پوچھا جائے کہ تمہارا امام اور خلیفہ کون ہے تو بلا استثناء ہر ملک کے ہر احمدی سے خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا۔ مرد ہے یا عورت ایک ہی جواب ملے گا آج ہمارا امام اور خلیفہ ''حضرت مرزا مسرور احمد'' ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری جماعت اِس ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر ایسی متحد ہے کہ اُس کے ایک اشارے پر اُٹھنے اور بیٹھنے والی ہے۔ کیا ایسی جماعت کی نظیر آج دنیا میں کہیں اور پیش کی جا سکتی ہے!؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

پس اِس آسمانی مبشر اور مؤیّد من اللہ خلافت احمدیہ کے قیام پر ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو سو سال پورے ہونے پر جو صد سالہ جوبلی منائی جارہی ہے اِس منصوبہ کے دو عظیم مقاصد ہیں:

پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس بیش قیمت نعمت یعنی خلافت کے قیام پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور اُس کی حمد و ثناء کی جائے اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ خلافت کی ضرورت، اہمیت اور برکات سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور خاص طور پر اپنی آئندہ نسلوں کو ان برکات سے روشناس کراتے ہوئے ان کے اندر خلافت سے سچی وابستگی اور ذاتی تعلق پیدا کیا جائے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کی تفصیل:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جو پروگرام روبہ عمل لائے جارہے ہیں اُن کی مختصر تفصیل اِس طرح ہے:

مقامی سطح پر ہر جماعت کے پروگرام

(۱): ۲۶/۲۷ مئی کی درمیانی شب نماز تہجد باجماعت ادا کی جائے گی۔

(۲): ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو جو کہ خلافت احمدیہ کے قیام پر دوسری صدی کا پہلا دن ہوگا، بعد نماز فجر اجتماعی دُعا کی جائے گی۔ (قادیان میں یہ اجتماعی دعا بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر ہوگی)

(۳): قادیان اور ربوہ اور دوسری بڑی جماعت میں ۱۰۱ بکروں بھیڑوں کی قربانی دی جائے گی جبکہ چھوٹی جماعتیں اپنے حالات اور وسائل کے مطابق ایک سے گیارہ بکروں بھیڑوں کی قربانی کرسکتی ہیں۔

(۴): مساجد، جماعتی عمارات اور گھروں پر اپنے اپنے حالات اور وسائل کے مطابق چراغاں کی جائے اور آرائشی گیٹ نصب کئے جائیں۔

(۵): خوشی کے اِس موقعہ پر بچوں میں شیرینی تقسیم کی جائے۔

(۶): احمدی احباب انفرادی طور پر اپنے غیر از جماعت دوستوں کو تحائف بھجوائیں جیسا کہ عید وغیرہ کی خوشی کے موقع پر دیئے جاتے ہیں۔ اور معزز شخصیات کو جماعتی طور پر تحائف پیش کئے جائیں۔

(۷): جلسہ یوم خلافت: ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء بروز منگل ہر لوکل جماعت اپنے اپنے حالات اور وسائل کے مطابق شایان شان طریق پر جلسہ یوم خلافت منائے جس میں مختلف طبقات کے غیر از جماعت احباب کو مدعو کر کے اُن کے لئے ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

(۸): مرکزی جلسہ یوم خلافت:

۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو انشاء اللہ تعالیٰ لنڈن میں جو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوگا اور جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہو کر عالمگیر جماعت احمدیہ کو اپنے خطاب سے نوازیں گے۔ یہ خطاب ایم ٹی اے سے Live نشر ہوگا۔

ضروری نوٹ: حضور انور کا یہ خطاب اُمید ہے کہ ہندوستانی وقت کے مطابق سہ پہر ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے کے درمیان نشر ہو سکتا ہے۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے لوکل جماعتیں اپنے مقامی جلسہ یوم خلافت کے انعقاد کا وقت مقرر کرسکتی

ہیں۔یا پہلے وقت میں اپنا لوکل جلسہ ختم کر کے حضور انور کے خطاب کو سننے کا اہتمام کیا جائے۔یا حضور انور کے خطاب سے مستفید ہونے کے بعد شام کے وقت اپنے لوکل جلسہ کا پروگرام شروع کریں۔

(۹): ۲۷ مئی کو قادیان میں ایک باوقار جلوس نکالا جائے گا جو حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں مقام ظہور قدرت ثانیہ سے دعا کے ساتھ شروع ہو کر مزار مبارک اور مسجد مبارک اور دار المسیح میں دعا کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے مکان اور شہر کے ایک حصے سے گزرتے ہوئے مسجد نور (جہاں خلافت ثانیہ کا انتخاب عمل میں آیا تھا) پر جا کر ختم ہوگا۔

(۱۰): ۲۰۰۸ء کے دوران اگرچہ خلافت جوبلی کے خصوصی پروگرام ۲۷ مئی سے شروع ہوں گے لیکن اس سے پہلے ماہ فروری میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ اور مارچ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ اور جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب اسی طرح ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات حسب سابق اپنے اپنے وقت پر منائے جائیں گے۔ چنانچہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اس لحاظ سے جوبلی سال کے پروگرام جنوری ۲۰۰۸ء سے ہی شروع ہو جائیں گے اگرچہ جوبلی کے خصوصی پروگرام ۲۷ مئی سے شروع ہوں گے۔لہٰذا مذکورہ بالا جلسوں اور اجتماعات وغیرہ کے پروگراموں کے انعقاد کے لئے تاریخوں کی تعیین کر کے حضور انور سے منظوری حاصل کرنے کے بارہ میں جو ہدایت مرکزی جوبلی کمیٹی کو موصول ہوئی ہے، انشاء اللہ مرکز قادیان سے اس بارے میں کارروائی کر کے کیلنڈر ۲۰۰۸ء میں معین تاریخیں درج کروادی جائیں گی۔

ہندوستان میں صوبائی سطح کے پروگرام

۱-صوبائی جلسے: صوبائی سطح کے پروگراموں میں ایک تو صوبائی جلسہ ہائے یوم خلافت و پیشوایان مذاہب کے انعقاد کا پروگرام ہے۔ان ایک روزہ جلسوں میں حضور انور کی ہدایت کی تعمیل میں جہاں خلافت احمدیہ کے حوالے سے تقاریر ہوں گی وہاں پیشوایان مذاہب کے موضوع پر بھی تقاریر ہوں گی۔کیونکہ ۲۰۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ پیغام صلح کی تصنیف پر بھی سو سال پورے ہو رہے ہیں۔

یہ جلسے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام انشاء اللہ بہ تفصیل ذیل تاریخوں میں منعقد ہوں گے۔

۱-جلسہ صوبہ کیرالہ بمقام کالیکٹ بتاریخ یکم جون ۲۰۰۸ء
۲-جلسہ کرناٹک بمقام بنگلور ۸رجون ۲۰۰۸ء
۳-آندھرا بمقام حیدرآباد ۱۵رجون ۲۰۰۸ء
۴-تامل ناڈو بمقام کوئمبتور ۲۲رجون ۲۰۰۸ء
۵-راجستھان بمقام جے پور ۲۹رجون ۲۰۰۸ء
۶-ایم پی بمقام گوالیار ۲۹رجون ۲۰۰۸ء
۷-پنجاب بمقام لدھیانہ بتاریخ ۶/ جولائی ۲۰۰۸ء
۸-ہریانہ ،اترانچل بمقام جیند ۱۳/ جولائی ۲۰۰۸ء
۹-ہماچل بمقام اونہ ۲۰/جولائی ۲۰۰۸ء
۱۰-گجرات بمقام احمد آباد ۲۷رجولائی ۲۰۰۸ء
۱۱-بنگال و آسام بمقام ڈائمنڈ ہاربر ۳/ اگست ۲۰۰۸ء
۱۲-اڑیسہ بمقام کٹک ۱۰راگست ۲۰۰۸ء
۱۳-بہار بمقام بھاگلپور ۱۷راگست ۲۰۰۸ء
۱۴-جھارکھنڈ بمقام جمشید پور ۱۷/ اگست ۲۰۰۸ء
۱۵-یوپی بمقام لکھنؤ ۲۴راگست ۲۰۰۸ء
۱۶-دہلی و مغربی یوپی بمقام دہلی ۳۱/ اگست ۲۰۰۸ء
۱۷-مہاراشٹر بمقام شولاپور ۸رجون ۲۰۰۸ء
۱۸-مہاراشٹر بمقام بلہارشاہ ۱۵رجون ۲۰۰۸ء
۱۹-چھتیس گڑھ بمقام رائے پور ۲۷ر مئی ۲۰۰۸ء
۲۰-کشمیر تاریخ و مقام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

۲-نمائش: صوبائی سطح کی مستقل نمائشیں جو صد سالہ جشن تشکر ۱۹۸۹ء کے موقع پر قائم کی گئی تھیں، اُن کو خلافت احمدیہ کے حوالے سے update کرنے کے لئے سکیم تیار کر لی گئی ہے۔جس پر کارروائی کے لئے نظارت نشر و اشاعت کے زیر انتظام ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

مندرجہ ذیل مقامات پر یہ نمائشیں تیار کی جا رہی ہیں۔قادیان ہوشیار پور۔ہریانہ کی ایک مشن میں۔سرینگر۔پونچھ۔دہلی۔چنئی۔ممبئی۔ارناکولم۔کالیکٹ۔کلکتہ۔شموگہ۔یادگیر۔احمد آباد

۳- ۲۰۰۸ء کے دوران مثالی وقار عمل کروانے۔میڈیکل کیمپس کے انعقاد۔خلافت کے موضوع پر تقریری مقابلہ جات اور کوئز پروگرام کروانے اور ورزشی مقابلہ جات اور ٹورنامنٹ کروانے کے لئے سکیم تیار کی گئی ہے۔یہ تمام پروگرام مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر نگرانی ایک سب کمیٹی سرانجام دے گی جس میں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت ممبر ہیں۔

۴-اشاعت پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو جلسہ برطانیہ سے حضور انور جو خطاب فرمائیں گے حسب ہدایت حضور انور اس سے پیغام نکالا جائے گا اور ساری دنیا میں شائع ہو کر تقسیم ہوگا۔چنانچہ ہندوستان میں یہ پیغام نظارت نشر و اشاعت کے زیر انتظام ۱۳ صوبائی زبانوں میں دس دس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے گا۔جبکہ ہندی زبان میں ۳۰ ہزار تعداد میں طبع کیا جائے گا۔

۵-سوونیئر کی اشاعت: نظارت نشر و اشاعت کے زیر انتظام،اردو۔ہندی اور انگریزی تین زبانوں میں سوونیئر کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جس نے کام شروع کر دیا ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ دو سو صفحات پر مشتمل یہ سوونیئر اردو میں تین ہزار۔ہندی میں چار ہزار اور انگریزی میں تین ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے گا۔

۶-مرکزی اخبار و رسائل کے خاص نمبر: ۲۰۰۸ء کے دوران اخبار ہفت روزہ بدر کا خاص نمبر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء کے موقع پر اور خدام الاحمدیہ بھارت کے رسالہ مشکوٰۃ کا خاص نمبر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر اور رسالہ راہ ایمان ہندی کا خاص نمبر ۲۷ مئی ۲۰۰۸ کے موقع پر اور مجلس انصار اللہ بھارت کے رسالہ انصار اللہ کا خاص نمبر سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر شائع ہوگا جس کے لئے تیاری کی جارہی ہے۔

۷-انعامی مقالہ جات: خلافت احمدیہ کی برکات کو مختلف پہلوؤں سے اُجاگر کرنے کے لئے مختلف تنظیموں رطبقات کو مدنظر رکھ کر چھ عنوانات پر تحقیقی انعامی مقالہ جات لکھوائے جارہے ہیں جس کی تفصیل اخبار بدر میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔اس کے لئے ایک سب کمیٹی مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں مقرر کر دی گئی ہے اور مقالہ جات بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۷ء مقرر کی گئی ہے۔زیادہ سے زیادہ احباب و مستورات کو اس انعامی مقابلہ میں حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہئے اس طرح اُن کے علم میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگا۔

۸-پریس و پبلسٹی: خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تمام مقامی۔صوبائی اور ملکی سطح کے پروگراموں کی تشہیر اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے ذریعے کوریج کی غرض سے مکرم سید تنویر احمد صاحب صدر پریس کمیٹی کی زیرنگرانی ایک کمیٹی کام کر رہی ہے اور صوبائی سطح پر بھی پریس کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ان کمیٹیوں سے گزارش ہے کہ مرکزی کمیٹی کی ہدایات و راہنمائی میں تمام ذرائع ابلاغ اور پریس کانفرنسوں وغیرہ کے ذریعے مؤثر رنگ میں پبلسٹی کی مہم سرانجام دینے کی کوشش کریں۔

۹-Logo کا استعمال: خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو Logo منظور فرمایا ہے۔وہ بینرز اور دیگر آرائشی اشیاء اور لیٹر پیڈ وغیرہ پر استعمال کیا جاسکے گا۔اس کے نمونے تیار کرنے کے لئے قادیان میں ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰۰۸ء کے ابتداء میں یہ نمونے تیار کروا کے صوبائی انتظامیہ کے پاس بھجوا دیئے جائیں گے۔

۱۰-جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء: ہندوستان میں ملکی سطح کا ایک پروگرام جلسہ سالانہ قادیان ہے جو صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کا گویا اختتامی پروگرام ہے۔جس میں انشاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہوں گے۔اس کی جو تفاصیل موقع پر طے ہو کر منظور ہوں گی اُن سے جماعتوں کو مطلع کر دیا جائے گا۔

۱۱-ایم ٹی اے کی کوریج: صوبائی اور ملکی سطح کے جملہ پروگراموں کی mta کی کوریج کے لئے نظارت نشر و اشاعت کے زیر انتظام ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جو اس غرض کے لئے سکیم تیار کر رہی ہے۔

۱۲-نظام وصیت میں شمولیت: خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا ایک خصوصی پروگرام یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ احباب جماعت نظام وصیت میں شامل ہوں۔جس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خصوصی تحریک کرتے ہوئے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:

''میری خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جب خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں،جو چندہ دہندہ ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت،خلافت کے سو سال پورا ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔''

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اپنے فضل سے ان جملہ پروگراموں کو کامیاب کرنے کے لئے احباب جماعت ہندوستان کو دعاؤں اور کوششوں کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ان پروگراموں میں بے انتہا برکت بھی عطا فرمائے۔آمین ☆☆☆

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔کراچی۔فون 629443

خلافت احمدیہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

ضرورت واہمیت اور برکات

﴿سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان﴾

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَایُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

سامعین کرام! تلاوت کی گئی سورہ نور کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح الفاظ میں قیام خلافت کے وعدہ کے ساتھ ساتھ منصب خلافت اس کی ضرورت و اہمیت اور برکات بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں اسی طرح خلیفہ بنادے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ پر تدبر کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ نظامِ خلافت وہ بابرکت آسمانی نظام ہے جس کو مومنین کی روحانی ترقی و بقا نیز قومی وملی اتحاد کے لئے خود عرش کا خدا قائم کرتا ہے۔ یہ الٰہی نظام جہاں ایک طرف مومنین کے ایمان اور اعمال صالحہ پر قائم ہونے کی تصدیق کرتا ہے تو دوسری طرف ان کے لئے امن وسلامتی اور روحانی ترقیات کا ضامن ہے تمکنتِ دین اور غلبہ اسلام اب اسی نظام سے وابستہ ہے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی عبادت کو روئے زمین پر قائم کرنے والا اب صرف اور صرف یہی واحد نظام ہے۔

قبل اس کے کہ اس مضمون پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی جائے لفظ خلیفہ کے لغوی و اصطلاحی معنے بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

حضرات! لغوی لحاظ سے خلافت کے معنی نیابت اور جانشینی کے ہوتے ہیں اور اصطلاح میں خلیفہ کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ امام جو اس کے نبی کا قائم مقام ہو کر نبی ہی کے کام کو پورا کرنے والا ہو۔ جس کا فیصلہ دینی معاملات میں آخری فیصلہ سمجھا جائے۔ جو شریعت کو قائم کرنے والا۔ احکام شریعت کا اجراء کرنے والا اور اس بات کی نگہداشت رکھنے والا ہو کہ مسلمان صــــــراط مستقیم سے نہ بھٹکیں چنانچہ علامہ بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

اَلْخَلِیْفَۃُ مَنْ یَّخْلِفُ غَیْرَہٗ وَیَنُوْبُ مَنَابَہٗ

(جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۹)

خلیفہ وہ ہے جو کسی دوسرے شخص کے بعد آئے اور اس کی قائم مقامی کرے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ کے ان معنوں کو مزید واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۸۳)

منصب خلافت کے لئے موزوں ترین ہستی کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے یہ امر آیت اِستخلاف کے الفاظ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْض کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِن قَبْلِھِمْ سے واضح ہے کیونکہ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور وہ خود اس بات کا ذمہ دار ہے کہ جب تک مومنوں کی جماعت بحیثیت مجموعی اپنے ایمان پر قائم رہے گی اور اسی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالے گی اللہ تعالیٰ ان میں نبی کے خلیفے بناتا رہے گا۔ اور اس انتخاب کو اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ رکھے گا جس طرح اس سے قبل اس نے بنی اسرائیل میں انبیاء کے انتخاب کو اپنے ہاتھ میں رکھا تھا۔

چنانچہ اسی اصل کی وضاحت کرنے کے لئے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے۔ خدا کے کام میں نقص نہیں۔ (الحکم ۱۴؍اپریل ۱۹۰۸ء)

حاضرین کرام! قدیم سے سنت اللہ اسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جب دنیا میں ظلمت و گمراہی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو نبوّت و رسالت کا تاج پہنا کر اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کرتا ہے ان انبیاء و مرسلین کے ذریعہ خدائی پیغام ہدایت کی تخم ریزی ہوتی ہے اور ان کی بعثت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اُولیٰ کا ظہور ہوتا ہے اور پھر جب کسی نبی یا رسول کے دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آتا ہے تو اس کے کسی قدر نا تمام کام کو مکمل کرنے کے لئے اور اسے ترقی دیکر انتہائی نکتہ کمال تک پہنچانے کے لئے ایک بار پھر وہ قادر خدا اپنی قدرت کا کرشمہ دنیا کو دکھاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں مومنین اپنے میں سے ایک خدا کے بندے کا انتخاب کرتے ہیں جو دراصل خدا ہی کا انتخاب ہوتا ہے۔ خدا کے اذن سے یہ منتخب بندہ نبی کے بعد اُس کے جاری کردہ کام کو آگے سے آگے بڑھانے اور اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سایہ میں کام کرتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کی ہدایت کے لئے سلسلہ انبیاء جاری فرمایا کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ اس نے انبیاء کے ذریعہ قائم کردہ سلسلہ کو بے یارو مددگار اور بے سہارا چھوڑ دیا ہو اور کبھی کوئی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے بعد نظامِ خلافت قائم نہ ہوا ہو۔ گویا نبوت وخلافت دونوں لازم وملزوم ہیں بلکہ نبوت کے بغیر خلافت کا تصوّر ہی فضول ہے چنانچہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

مَاکَانَتْ نَبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ۔

(کنز العمال الفضل الاوّل فی بعض خصائص الانبیاء)

یعنی ہر نبوت کے بعد لازماً خلافت کا سلسلہ قائم ہوتا ہے اور دراصل یہی وہ بابرکت سلسلہ خلافت ہے جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافۃٌ منہاج النبوۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقاء نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو دنیا کے تمام وجودوں سے اشرف و اَولیٰ ہیں ہمیشہ تا قیامت قائم رکھے سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔ (شہادت القرآن)

چنانچہ تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جبکہ صحابہ مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہو رہے تھے اور دوسری طرف عرب کے غیر تربیت یافتہ قبائل نے یہ سمجھ کر کہ اسلام کی مرکزی قوت اب ختم ہو چکی ہے علمِ بغاوت بلند کر دیا اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا مرتدین کے گروہ اسلام کے خلاف صف آراء ہوگئے بظاہر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اسلام صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا ایسے نازک حالات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی سنّت اور وعدہ کے مطابق سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا اور منتشر ہوتی ہوئی امّت کو خلافتِ حقہ کی برکت سے ایک ہاتھ پر جمع کر دیا صحابہ کا غم دور کر کے انہیں توحیدِ خالص پر قائم فرمایا اور بڑی شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمکنتِ دین کے سامان پیدا کر دیئے اور گرتی ہوئی امت کو سنبھال لیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد منہاج نبوت کے طریق پر ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنھم کو خلعتِ خلافت عطا فرمایا۔ صدر اوّل میں قریباً 30 سال خلافت راشدہ کی برکت سے اسلام ملک عرب سے نکل کر روم و ایران اور دیگر ممالک میں پھیلتا چلا گیا مسلمان جہاں بھی گئے انہوں نے اپنے عملی نمونہ اور تبلیغ کے ذریعہ اسلام کو پھیلایا قرآن مجید کی اشاعت کی اور دنیا جہان میں علوم وفنون کے دریا بہا دیئے اور دنیا کے ہر محاذ پر مسلمان کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہے حتیٰ کہ قیصر وکسریٰ جیسی عظیم سلطنتیں پاش پاش ہو کر بالآخر اسلام کے سامنے سرنگوں ہوگئیں۔

لیکن جب مسلمان ایمان بالخلافت اور اعمال صالحہ کی شرط پر قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اس نعمت کو چھین لیا خلافتِ راشدہ کا دور ختم ہوا تو اس کے ساتھ ہی امت مسلمہ انتشار وافتراق کا شکار ہو کر پستی اور زوال کے گڑھے میں گرنا شروع ہوگئی چنانچہ خلافت کی ناقدری اور روگردانی کی وجہ سے امّت مسلمہ کو جو ناقابل تلافی نقصان اُٹھانا پڑا اس کا حقیقت پسندانہ اعتراف کرتے ہوئے رسالہ جدوجہد اپنی دسمبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

’’سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خود غرضی سے کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا سلسلہ ختم کر کے دم لیا اور امت مسلمہ کو بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ چرو چگو صرف اپنا پیٹ پالو جبکہ صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کر کے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا۔

سامعین کرام! اُمّت مسلمہ اس بات کو بخوبی جانتی ہے کہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں نے جو عظیم الشان ترقیات اور رفعتیں حاصل کیں وہ صرف اور صرف نظامِ خلافت کی بدولت تھیں مسلمانوں کو اس بات کا بھی بخوبی احساس ہے کہ ان کے زوال اور پستی اور گمراہی کا سبب صرف اور صرف نظامِ خلافت سے محرومی ہے اور اہل دانش اور اسلام کا درد رکھنے والے مسلمانوں کے دل میں آج بھی یہ تمنّا ٹھاٹھیں مار رہی ہے کہ کاش خلافت جیسی نعمت عظمیٰ اُمتِ مسلمہ کو پھر سے نصیب ہو جائے تا اسلام کو عظمت اور رفعت حاصل ہو اور مسلمانوں کی بگڑی سنور جائے اس بات کا اظہار لاہور کے اخبار تنظیم اہلحدیث کے ایڈیٹر نے ۱۲؍

ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں کچھ یوں کیا ہے۔

’’اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علیٰ منھاج النبوۃ کا نظارہ نصیب ہوگیا تو ہو سکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملّتِ اسلامیہ کی ناؤ شاید کسی طرح اس نرغے سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔‘‘

اسی طرح مشہور کالم نویس جناب شاہد بدر فلاحی ہفت روزہ نئی دنیا کی ۱۱/مارچ ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں رقمطراز ہیں۔

’’خلافت کے بغیر نہ تو دین غالب آسکتا ہے نہ عدل وانصاف کا قیام عمل میں آسکتا ہے نہ مشرکانہ نظام کا خاتمہ ہوسکتا ہے نہ نماز کا مکمل قیام ہوسکتا ہے نہ زکوٰۃ کا پورا نظام نافذ ہوسکتا ہے نہ نیکی فروغ پا سکتی ہے نہ بُرائی ختم ہوسکتی ہے نہ جمعہ وعیدین کا انتظام ہوسکتا ہے نہ اللہ کے رسول کی پوری اطاعت ہوسکتی ہے نہ مسلمانوں کی حالت درست ہوسکتی ہے خلافت کے بغیر زندگی گذارنا جاہلیت ہے بلکہ جینا درست نہیں خلافت کے بغیر اسلام اپاہج لولا لنگڑا ہے۔‘‘

اور شاعر مشرق علّامہ اقبال نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

تا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

الغرض خلافت ہی آج کی اہم ضرورت ہے اس سے انکار ہرگز ممکن نہیں چنانچہ ایک عرصہ سے مختلف انجمنوں اور سوسائٹیوں کی طرف سے بار بار قیام خلافت کی کوششیں کی جاتی رہی ہیں کبھی تحریک خلافت کے نام پر اور کبھی مجلس مشاورت اور رابطہ عالم اسلامی کے خوبصورت ٹائیٹل کے ذریعہ اور اس قسم کی کانفرنسیں کبھی مکہ و مدینہ میں کی گئیں اور کبھی لندن وغیرہ میں کی جاتی رہی ہیں حتی کہ بعض اسلامی ممالک کے سربراہان بزعم خود خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین بننے کے خواب دیکھتے ہوئے بڑی حسرت سے دنیا سے رخصت ہوگئے لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ان کی کوششوں کے نتیجہ میں کوئی خلیفہ بن سکا یا بنایا جا سکتا ہے اس کے جواب میں یاور حسین جعفری آف مالیگاؤں اپنے رسالہ انتشار و نفاق بین المسلمین کے صفحہ ۱۶ میں کیا خوب لکھتے ہیں۔

’’یاد رہے کہ آج تک نہ کوئی خدا بنا سکا۔ نہ رسول بنا سکا تو پھر امام یا اُولی الامر کیسے بنا سکتا ہے جس پر آیت مذکورہ کا اطلاق ہو سکے اور اگر کوئی امام یا خلیفہ بناتا ہے تو وہ الٰہی نمائندہ یا رسول کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگوں کا نمائندہ تو ہوسکتا ہے جس کی اطاعت کا حکم اللہ نے ہرگز ہرگز نہیں دیا ہے۔‘‘

پس ایمان حقیقی اور اعمال صالحہ سے تہی دست اور خلافت حقہ کی نعمت سے محروم مسلمانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پُر شوکت الفاظ میں ہمارا بھی یہی جواب ہے کہ ’’نبوت کے بغیر خلافت کا وجود ممکن ہی نہیں نہ خلافت دنیا میں قائم کی جا سکتی ہے.....آپ فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے دنیا میں کوئی تبدیل نہیں کرسکتا سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر خود انگلی رکھتی ہے جیسے وہ صاحب تقویٰ سمجھتا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲/اپریل ۱۹۹۳ء)

خدا زمانے میں بچھڑے ہوئے ملاتا ہے
دلوں کو حسن کے جلووں سے کھینچ لاتا ہے
کہاں چلا ہے مقدر سے روٹھ کر ناداں
او بدنصیب خلیفے خدا بناتا ہے

حضرات! صرف اتنا ہی نہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تمام عالمِ اسلام کو بڑے دردمندانہ انداز میں خلافت علیٰ منھاج النبوۃ کے بابرکت آسمانی نظام کے زیر سایہ آنے کی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے......خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن وفلاح کی راہ باقی نہیں اس لئے واپس آؤ توبہ واستغفار سے کام لو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں خواہ معاملات کتنے ہی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر اُبھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبہ نَو کی ایک ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی (پھر حضورؒ فرماتے ہیں) اگر تم شامل ہو یا نہ ہو جماعت احمدیہ بہر حال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی رہی ہے آج بھی کررہی ہے کل بھی کرتی چلی جائے گی اور آخری فتح کا سہرا پھر صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائے گا۔ پس آؤ اس مبارک سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔

(خطبہ جمعہ ۳/اگست ۱۹۹۰ء)

سوچ لو اَے سوچنے والو کہ اب بھی وقت ہے
راہ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار

حضرات! نظام خلافت سے محروم اور یاس و حسرت میں مبتلا ان مسلمانوں کو ہم آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ مخبر صادق حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب ایک بار خلافت راشدہ ختم ہو جائے گی تو دوسری بار خلافت کا قیام نبوت کے طریق پر ہی عمل میں آئے گا چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی مشہور حدیث کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا تم میں نبوت قائم رہے گی پھر میرے بعد خلافت علیٰ منھاج النبوۃ کا سلسلہ شروع ہوگا اور جب تک اللہ چاہے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا پھر خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ختم کر دے گا اور اس کے بعد کوتہ اندیش ظالم حکمرانوں کا دَور ہوگا جب یہ دَور بھی گزر جائے گا تو ظالمانہ اور جابرانہ بادشاہت کا زمانہ آجائے گا۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کی مرضی ہوگی یہ دَور چلتا رہے گا پھر جب یہ زمانہ بھی گزر جائے گا ثُمّ تکونُ خلافۃٌ علیٰ منھاج نبوۃ کا دَور قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔

سامعین کرام! اصدق الصادقین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ بعینہٖ پورا ہوا آپ کے بعد خلافت راشدہ کا الٰہی نظام قائم ہوا اس کے بعد تکلیف دہ حکومت اور جابر بادشاہت کے ادوار آئے فیج اعوج کا ہزار سالہ عرصہ گزرا چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو الٰہی نوشتے پورے ہوئے اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود مہدی معہود اور موعود اقوام عالم بنا کر مبعوث فرمایا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں تاج نبوت سے سرفراز فرمایا۔ الٰہی پیغام ہدایت کی تخم ریزی کے بعد سنّت انبیاء کے مطابق آپ بھی اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے آپ کے بعد ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ کی پیشگوئی کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کو قائم کیا اور یہ ثابت ہوگیا کہ اب روئے زمین پر اپنے دعویٰ ایمان میں سچی اور اللہ کی نگاہ میں اعمال صالحہ پر قائم صرف اور صرف عالمگیر جماعت احمدیہ ہے۔

صد شکر کہ مہدیٔ دوراں کی بدولت
مولیٰ نے ہمیں کی ہے عطا پھر سے خلافت

احباب کرام! ڈیڑھ سال بعد مئی ۲۰۰۸ء میں خلافت احمدیہ کے قیام پر پورے سو سال ہو جائینگے عالمگیر جماعت احمدیہ قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارک اللہ فی عمرہٖ وامرہٖ نے اظہار تشکر کے طور پر ساری جماعت کو نفلی روزوں نوافل دُعاؤں ذکر الٰہی اور بکثرت درود شریف پڑھنے کی ایک جامع ومبارک تحریک فرمائی ہے انشاء اللہ العزیز سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ کی عظیم الشان اور بابرکت قیادت میں خدا تعالیٰ کے فضلوں احسانوں اور برکات پر سجدات شکر بجا لاتے ہوئے خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جائے گی ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس روحانی پروگرام میں بھرپور حصہ لے۔

سامعین کرام! آپ نے دیکھ لیا ہے کہ خلافت حقہ سے بے نصیب مسلمان کس طرح خلافت کی ضرورت واہمیت کو محسوس کرنے کے باوجود کھلے عام خلافت سے محرومی پر آنسو بہا رہے ہیں آیئے اب مَیں آپ کو ایک ایسی روحانی جماعت کے حسین سبزہ زاروں میں لے چلوں جو نہ صرف ایمان واعمال صالحہ کے زیور سے آراستہ ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں خلافت راشدہ کی عظیم الشان برکات سے فیض یاب ہورہی ہے جس کے گلشن کا ہر درخت شجرۂ طیبہ کہلانے کا مستحق ہے اور جو خوش ذائقہ میووں اور شیریں اثمار سے لدا پڑا ہے گویا وقت خزاں میں بہار کا سماں ہے کیوں کہ

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

چنانچہ آیت استخلاف میں سب سے پہلی عظیم برکت یہ بیان کی گئی ہے وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُم الّذی ارتضٰی لَھُمْ کہ خلافت کے ذریعہ اس دین کو جو اس نے بندوں کے لئے پسند کیا ہے تمکنت اور مضبوطی عطا فرمائے گا۔ قرآنی تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمکنتِ دین سے مراد تبلیغ وتربیت ہے۔ خلافت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ واشاعت اسلام اور تعلیم وتربیت کے میدان میں جو عظیم الشان انقلاب عالمگیر سطح پر رونما ہوا ہے اس کی تفصیل بیان کرنا ممکنات میں سے نہیں ہے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ U.K ۱۹۹۴ء کے اپنے خطاب میں فرمایا تھا:

’’خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اتنے بڑھ رہے ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں ان کو سمیٹنا اور احاطۂ تحریر یا احاطہ تقریر میں لانا ممکن نہیں رہا۔ ابھی تو آغاز کے دن ہیں صدی کی ابتداء ہے اس صدی میں جس رفتار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل آگے بڑھ رہے ہیں معلوم ہوتا ہیکہ چند سالوں کے اندر اندر دنیا میں عظیم انقلابات کی داغ بیل ڈال دی جائے گی جو ہم نے دیکھا وہ بھی نظروں کو خیرہ کرنے والا اور دلوں کو حمد سے بھرنے والا ہے اور جو ہم دیکھنے والے ہیں وہ کیسے سمیٹیں گے اللہ ہی کی شان ہے جو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے تو کچھ شکر کا حق ادا ہو سکے ورنہ انسان کے بس میں نہیں ہے۔

حضرات! عربی زبان کا مشہور مقولہ ہے کہ الفضیلۃ ماشھدت بہٖ الاعداء یعنی حقیقی فضیلت وہ ہے جس کا دشمن کو بھی اعتراف ہو خلافت احمدیہ کے بابرکت نظام کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پر نازل ہونے والے افضال و برکات اتنے وسیع ہیں کہ ان کا مشاہدہ کر کے اپنے تو کیا غیر بھی ٹھٹھک کر رہ گئے ان کی آنکھیں خیرہ اور دل خون ہو رہے ہیں۔ ۱۹۶۰ء کی بات ہے علاّمہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ قادیان تشریف لائے اور پھر واپس لکھنؤ جا کر رسالہ نگار کی اکتوبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں اپنے تاثرات کچھ یوں قلمبند کئے۔

’’زندگی میں پہلی مرتبہ احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عمل دیکھ کر میں ایک جگہ ٹھٹھک کر رہ گیا ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی زندگی کے اس نئے تجربے اور احساس کو کن الفاظ میں ظاہر کرو۔ میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور علماء اسلام کی بے عملی کی طرف سے اس قدر مایوس ہو چکا ہوں کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ ان میں کبھی آثار حیات پیدا ہو سکتے ہیں لیکن اب احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عمل دیکھ کر کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے۔

غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہم نے اپنا دل
خوں کیا ہوا دیکھا گُم ہوا پایا

مزید لکھا کہ:

اصل چیز راہ پیمائی نہیں بلکہ منزل تک پہنچ جانا ہے اور اگر میں احمدی جماعت کو پسند کرتا ہوں تو صرف اس لئے کہ اس نے اپنی منزل پالی ہے اور یہ منزل وہی ہے جس کی بانی اسلامؐ نے نشاندہی کی تھی اس سے ہٹ کر مَیں اَور کچھ نہیں سوچتا اور نہ سوچنے کی ضرورت ہے۔

حضرات! اقامۃ الصلوٰۃ۔ انفاق فی سبیل اللہ اطاعت رسول و اولی الامر باہم اخوت و محبت اور اتفاق و اتحاد وغیرہ احکامات کی صحیح معنوں میں بجا آوری بھی نظام خلافت کے بغیر ممکن نہیں یہ وہ تمام برکتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو بحیثیت مجموعی نظام خلافت کے تابع رہنے کی وجہ سے حاصل ہیں اور روئے زمین پر کسی قوم اور کسی جماعت کو حاصل نہیں۔ جماعت کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ انہی برکات کا ذکر کرتے ہوئے آیت استخلاف کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی وصولی کا باقاعدہ نظام تھا.....مگر جب سے خلافت جاتی رہی مسلمانوں میں زکوٰۃ کی وصولی کا بھی کوئی انتظام نہ رہا......درحقیقت اقامۃ الصلوٰۃ بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہوسکتی اسی طرح اطاعت رسول بھی......خلیفہ کے بغیر نہیں ہوسکتی کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے۔ یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں پھر صحابہؓ اور آج کل کے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ یہی ہے کہ صحابہؓ میں ایک نظام کے تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال کو پہنچی ہوتی تھی چنانچہ رسول کریمؐ جب بھی انہیں کوئی حکم دیتے صحابہؓ اسی وقت اس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں۔ کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی۔......فرمایا یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل میں اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔ ....ہماری جماعت کو چونکہ ایک نظام کے تحت رہنے کی عادت ہے اور اس کے افراد اطاعت کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس لئے اگر ہماری جماعت کے افراد کو آج اٹھا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رکھ دیا جائے تو وہ اسی طرح اطاعت کرنے لگ جائیں گے جس طرح صحابہؓ اطاعت کیا کرتے تھے۔

خلافت کے بابرکت نظام کی بدولت افراد جماعت کی ایثار و قربانی اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں۔

خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے گرا دینے کو کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں گے میں انہیں جلتے ہوئے تندوروں میں کُود جانے کا حکم دوں تو جلتے ہوئے تندوروں میں کُود کر دکھا دیں گے۔

(خطاب ۱۲/مارچ ۱۹۴۴ء)

خلافت کی ایک برکت **وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ من بعد خوفهم امنًا** بیان ہوئی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نظام خلافت کی برکت سے جماعت مومنین کے ہر خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کر دیگا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَلْامام جُنّةٌ يُقاتَلُ مِن ورائہٖ** کہ امام ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے قرآن کریم کے ان پاک کلمات اور رسول کریمؐ کے مبارک الفاظ سے ظاہر ہے کہ دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام پر ہر قسم کے حملے کئے جائیں گے اور جماعت مومنین کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی ایسے خوفناک زمانہ میں الٰہی نظام خلافت کے ساتھ وابستگی ہی مومنین کو بچا سکتی ہے اور وہی ان کے لئے ڈھال کا کام کرسکتی ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کی نظر میں کمزور سمجھی جانے والی اس الٰہی جماعت پر کتنے ہی خوفناک ادوار آئے اور اس کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے دشمنان احمدیت نے کتنی کوششیں کیں اپنے زعم میں کارگر منصوبے اور تدابیر بروئے کار لائیں اور کتنی ہی بھیانک سازشیں رچی گئیں مگر نتیجہ کیا ہوا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے خود مٹ گئے اور اپنے پیچھے بیشمار نشان عبرت چھوڑ گئے ان کی کوششیں بھی رائیگاں گئیں اور ان کے منصوبے تدابیر اور خوفناک سازشیں بھی دم توڑ گئیں چنانچہ ۱۹۳۴ء میں احرار کا فتنہ اُٹھا ۱۹۴۷ء میں قادیان سے ہجرت کی صورت بنی ۱۹۵۳ء میں جماعت کے خلاف ملک گیر ہنگامے ہوئے ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں فسادات ہوئے اور جماعت کے خلاف قانون سازی کی گئی۔ ۱۹۸۴ء میں پاکستان میں رسوائے زمانہ آرڈیننس کے ذریعہ جماعت پر پابندیاں انتہائی سخت کردی گئیں اور خلیفۃ المسیح کو پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی۔ ان تمام ادوار میں افراد جماعت نے مومنانہ استقامت دکھائی جانوں تک نذرانے پیش کئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے زیر سایہ ہر خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوتی رہی دشمنان احمدیت جماعت کو مٹانے اور اس کی ترقی کو روکنا چاہتے تھے مگر یہ الٰہی جماعت نعمت خلافت کی بدولت پہلے سے بڑھ کر پھیلی اور ترقی کی تمام منازل کو طے کرتی چلی گئی دوسری طرف دنیا کی نظر میں انتہائی طاقتور حکمران اور ان کی حکومتیں جو اس الٰہی جماعت کو مٹانے کے لئے اُٹھی تھیں اَحکم الحاکمین خدا کی قادرانہ تجلی کے مقابل پر پاش پاش ہوگئیں پس آج پھر ہم بدخواہان احمدیت اور دشمنان اسلام کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک الفاظ میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ’’احمدیت کی صف لپیٹنے والا کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا نہ پہلے تھا نہ آج ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا‘‘۔

(خطاب ۱۹/جولائی ۱۹۸۴ء)

حضور فرماتے ہیں:

’’جماعت احمدیہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مولیٰ رکھتی ہے جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیگی تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے اور تمہیں دنیا ہمیشہ ذلّت و رسوائی سے یاد کرے گی۔‘‘ (خطبہ جمعہ ۱۲/اگست ۱۹۸۸ء)

تمہیں مٹانے کا زعم لیکر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا

حضرات! پھر خلافت حقہ کی برکتوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی قدرت و رحمت اور شفقت کے نظارے دیکھیں۔ مامور ربانی یا خلفاء کرام کی رحلت اور پھر نئی خلافت کا آغاز بھی الٰہی جماعت کے لئے ایک نازک ترین اور انتہائی خوف کا وقت ہوتا ہے ایسے وقت میں افراد جماعت کے دل غم میں ڈوبے ہوئے اور آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں اور یتیمی کا ایک ایسا عالم ہوتا ہے جس کا بیان ممکن نہیں دوسری طرف مخالفین کی جھوٹی خوشیاں اور امیدیں آسمان کو چھو رہی ہوتی ہیں اور وہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ پھر اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اور قدرت ثانیہ کا ظہور ہوتا ہے جماعت احمدیہ بھی اسی سنّت اللہ کے موافق ۱۹۰۸ء۔ ۱۹۱۴ء۔ ۱۹۶۵ء۔ ۱۹۸۲ء۔ ۲۰۰۳ء میں ان خوفناک اور نازک مراحل سے گزر چکی ہے اور آج ہم میں سے ہر ایک اس بات کا زندہ گواہ ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی قادرانہ اور کریمانہ تجلی سے ان تمام ادوار میں ہمارے خوف کو امن اور تسکین میں بدلا ہے۔

سامعین کرام! خلافت سے محروم لوگوں کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا خلافت کے بابرکت نظام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کے وجود باوجود میں ہمیں وہ وجود عطا فرمایا ہے جو ہمیشہ ہماری دستگیری اور راہنمائی کے ساتھ ہماری ہر خوشی اور غم میں شریک ہوتا ہے وہ اُس وقت بھی ہمارے لئے دردمند دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں میں مصروف ہوتا ہے جب ہم سو رہے ہوتے ہیں مادر مہربان کی طرح ہمارے غموں میں گھلنے والا اور ہماری خواہشوں کو دوبالا کرنے والا ہوتا ہے خلافت حقہ سے محروم لوگوں کو بھلا یہ نعمت کہاں نصیب۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

’’تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا تمہاری محبت رکھنے والا تمہارے دکھ کو اپنا سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا تمہارے لئے خدا کے حضور دُعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں ہے تمہارا اُسے فکر ہے درد ہے اور وہ اپنے مولیٰ کے حضور تمہارے لئے تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں۔ کسی کا ایک بیمار ہو تو ایسے چین نہیں آتا لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مریض ہوں۔

(انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

حضرات! خلافت حقہ کی ایک عظیم الشان برکت مسلم ٹیلیویژن احمدیہ ہے۔ جو خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں روحانی مائدہ کے طور پر دنیائے احمدیت کو نصیب ہوا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش اس کثرت سے ہو رہی ہے کہ جس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا دشمن نے تو یہ ناپاک کوشش کی تھی کہ احمدیت کی آواز کو ہمیشہ کے لئے دبا دیا جائے اس کی تبلیغ کو روک دیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں کہ سیٹلائٹ کے نظام کے ذریعہ آج جماعت احمدیہ مسلسل ۲۴ گھنٹے دنیا کے تمام برّ اعظموں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کر رہی ہے اور دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں اپنے پیارے امام کے بصیرت افروز خطبات جمعہ و خطابات درس القرآن و درس حدیث اور علم و حکمت اور معرفت سے پُر روحانی پروگرام تمام احمدی اپنے گھروں میں بیٹھے دیکھ اور سُن رہے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس عظیم نعمت کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والے تمام احمدی اپنے محبوب آقا کا دیدار کرتے ہیں۔ یہ دراصل خدا تعالیٰ کی تقدیر کا واضح ثبوت ہے کہ جس

آواز کو متعصب ملاؤں اور مغرور و ظالم حکمرانوں نے دبانے کی کوشش کی وہ آواز اب ملک ملک شہر شہر قریہ قریہ اور گھر گھر پہنچ رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کی اس غالب تقدیر سے بے خبر ملاؤں اور حکمرانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے ۱۲؍اگست ۱۹۹۲ء کو فرمایا تھا:

’’مولویوں کو پاکستان میں مَیں نے یہ نصیحت کی تھی کہ احمدیت کے راستے نہ روکو تمہیں نقصان ہوگا تم ایک راستہ روکو گے تو خدا تعالیٰ بیسیوں راستے کھول دے گا اور زمینی راہیں بند کرو گے تو آسمان سے اس کثرت سے فضل نازل ہونگے کہ تم کسی زور اور کسی طاقت سے ان کی راہ میں میں حائل نہیں ہوسکو گے.....جو کچھ تمہارا زور ہے کرتے چلے جاؤ جتنی طاقت ہے جتنی بساط ہے جس طرح قرآن نے شیطان کو یہ چیلنج دیا تھا کہ اپنا لاؤ لشکر دوڑاؤ اپنے گھوڑے چڑھاؤ لیکن میرے بندے پر تمہیں علبہ نصیب نہیں ہوگا۔ جو طاقتیں بروئے کار لاؤ خدا کی قسم تمہیں کبھی غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔

اسمعو اصوت السمآء جاء المسیح جآء المسیح
نیز بشنو از زمین آمد امام کام گار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ کے عظیم الشان اور بابرکت نظام کی قیادت میں آج ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کو ایک منفرد اور ممتاز عالمی تشخص حاصل ہے تبلیغ و اشاعت اسلام تعلیم و تربیت اور بے لوث خدمت انسانیت کے میدان میں بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کا کوئی ثانی نہیں۔ باہمی اخوت و محبت۔ اتحاد و یگانگت۔ امن و سلامتی۔ مذہبی رواداری۔ حب الوطنی نظام خلافت سے وابستگی کی وجہ سے جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی کوئی نظیر نہیں خلافت کی برکت سے یہ الٰہی جماعت ایک قلیل عرصہ میں دنیا کے ۱۸۷ ممالک میں مستحکم طور پر قائم ہوچکی ہے۔

دوسری طرف خلافت سے محروم امت مسلمہ نے مفاد پرست اور نام نہاد و جاہل ملاؤں کے پیچھے چل کر جہادی۔ تشدد پسند۔ دہشت گرد۔ پسماندہ جاہل اور نہ جانے کیا کیا نام رکھوالئے ہیں گویا جس امت کو اللہ تعالیٰ نے خیر الامّہ کا لقب عطا فرمایا تھا آج تمام دنیا ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے بالفاظ دیگر خلافت سے محروم امت مسلمہ نے اپنے ساتھ شرالامّہ کا لیبل لگا لیا ہے۔ جماعت احمدیہ خلافت کے زیر سایہ نہ صرف دشمنان اسلام کے اعتراضات اور حملوں کا منہ توڑ جواب دے رہی ہے بلکہ حق و حکمت اور محبت و معرفت الٰہی پر مشتمل اسلام کی حسین و جمیل تعلیمات کو کُل عالم میں پھیلا رہی ہے پھر نظام خلافت کی برکت سے جماعت کا مالی نظام اس قدر مستحکم ہوچکا ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کو ہزاروں کی تعداد میں مشن ہاؤسز مساجد اسکول ہسپتال اور اشاعت لٹریچر کے لئے جدید پریس قائم کرنے کی سعادت مل رہی ہے اسی طرح ساری دنیا میں قدرتی آفات کی وجہ سے مصیبت زدگان اور مفلس و نادار یتامی اور بیوگان کی بے لوث امداد کی توفیق مل پا رہی ہے۔ الغرض خلافت حقہ احمدیہ کی برکتوں کا سلسلہ اتنا لمبا ہے کہ ان کا احاطہ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان اور ولولہ انگیز قیادت سے فیض یاب ہورہی ہے ہاں وہ وجود جیسے خود عرش کے خدا نے مقرر فرمایا اور حبل اللہ قرار دیا ہے اور جو قرب خداوندی میں سب سے بڑھا ہوا ہے جس کا وجود محبت الٰہی اور انوار و برکات سماویہ کا مجسمہ ہے جس کے بغیر ایک لمحہ کی زندگی گزارنا جاہلیت کی موت مرنا ہے آپنے اپنے متعدد بصیرت افروز خطبات میں خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے افراد جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا اب آخر میں عرفان و حکمت پر مبنی وہ مبارک کلمات جو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں ہمارے پیارے اور محبوب آقا کے منہ سے نکلے ہیں اور جن میں ہماری روحانی زندگی کی بقا اور ترقی کا راز ہے بطور نمونہ چند ایک احباب کی خدمت میں پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ نے اپنے سب سے پہلے پیغام میں فرمایا:

’’قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کا متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے اگر موتی بکھرے ہوئے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا بس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص و محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبے کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبے کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ فرمایا......اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامیں رکھیں ہماری ساری ترقیات کا دار و مدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰؍مئی ۲۰۰۳ء)

پھر حضور پُر نور فرماتے ہیں:

’’یہ خلافت ہی کی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت کے ساتھ اخلاق اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں مضمر ہے ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمع نظر ہو جائے۔‘‘

(ماہنامہ خالد ربوہ مارچ اپریل ۲۰۰۴ء)

ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا:

’’یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے نواز تا رہا ہے اور انشاء اللہ نواز تا رہے گا۔ پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ (خطاب فرمودہ ۲۱؍مئی ۲۰۰۴ء)

پھر امسال مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنے بصیرت افروز پیغام میں فرماتے ہیں:

’’آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظام خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے جو خدا کے فضل سے دائمی ہے جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائینگے آپ کے آپس کے تعلقات میں بھی بہتری آئے گی معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہوگی اس لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔ غلبہ اسلام اور امن عالم کے لئے دُعائیں کرنا ہونگی اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہوگا اور اپنے عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازوں اور خلیفۂ وقت کے لئے سلطان نصیر بننا ہوگا.......

پس اپنے اطاعت کے معیار بلند کریں ہر سطح پر اپنی اطاعت کو سمجھیں عہدیداران اپنے سے بالا عہدیداران کی اطاعت کریں احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں یاد رکھیں کہ آج خلافتِ احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ غلبۂ اسلام ہوگا۔ اسی سے حقیقی توحید کا درس ملے گا اور اسی کے ذریعہ عالمی وحدت کا قیام عمل میں آئے گا اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو خلافت کی لڑی میں پروئے رکھے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

و آخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کاشف جیولرز — گولبازار ربوہ — 047-6215747

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)

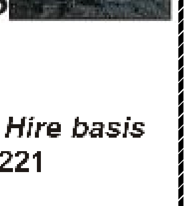

Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کے فیوض و برکات

﴿چوہدری خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان﴾

خداتعالیٰ نے دنیا و مافیہا کا نظام محض انسان کی نشو و نما، ارتقاء اور عروج کیلئے تخلیق کیا ہے۔ انسان کی پیدائش کی غرض مقام عبودیت، وصل و قرب الٰہی ہے، یہ دَنَا فَتَدَلّٰی کا مقامِ اتصال و سنگم ہے۔ جہاں ذرہ بشریت دریائے الوہیت میں گم ہو جاتا ہے۔ جہاں بادی النظر میں عابد و معبود میں فرق نہیں رہتا۔

مادی نظام: اس روحانی مقصد عظیم کے حصول کیلئے خداوند کریم و رحیم نے روحانی نظامِ شریعت کے علاوہ ایک اور نظام نیچر و مادی بنایا ہے۔ جس کا سربراہ سائنسی تحقیق کے مطابق سورج کہلاتا ہے۔ سورج کی روشنی، تپش اور حرارت اور حرکت سے تمام مادی اشیاء طبقات ارض و سماء اپنے امور فرائض بجا لاتے اور دنیا والوں کو فوائد و منافع بخشتے ہیں وہ محض خدمت کیلئے مسخر کئے گئے ہیں۔

چاند و کواکب اپنے مطاع و مرکز سورج کے کاموں کی تکمیل کرنے کیلئے مسخر ہیں۔ وہ اپنے مرکز سے اکتساب نور کر کے دنیا کی تاریکی کو دور کرتے ہیں۔ نباتات، روئیدگی، جمادات، خشکی و تری فضاء لطیف کو چاند مکمل کرتا ہے۔ رنگت بخشتا ہے۔ اپنے معاون کواکب کو ساتھ ملا کر پھلوں، پھولوں اور غلہ جات وغیرہ تمام اقسام میں رنگینی، شیرینی و ذائقہ اور غذائیت پیدا کرتا ہے۔ سورج کے کاموں اور اس کے نظام کی تکمیل کیلئے چاند و کواکب کا وجود نہایت لازمی و لابدی ہے۔ اگر یہ ذیلی و ظلی نظام نہ ہو تو سورج کے تمام کام نامکمل، ادھورے اور عبث رہ جاتے ہیں اس انّی و لمّی دلیل سے قدرتاً خلافت کی ضرورت و اہمیت اور برکات پر منطقی استدلال ہوتا ہے۔

روحانی نظام: خداتعالیٰ روحانی نظام، نظامِ شریعت، نبی، پیغمبر اوتار اور رسول کے ذریعہ قائم فرماتا ہے۔ جس سے ایک نئی روحانی دنیا قائم ہوتی ہے۔ اسی کے توسط سے مقام عبودیت حاصل ہوتا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہیکہ نبی و اوتار اپنے سے پہلے والے شارع نبی کی اتباع میں مبعوث کیا جاتا ہے، جو اپنے متبوع نبی کی اتباع میں اس کے نظام و دین کے اُصولوں کو راسخ و رائج کرتا ہے اس کے بعد سورج کے قائم مقام چاند و کواکب کی مانند اس نبی کا قائمقام اس کا جانشین، خلیفہ و مجددین نبی کے کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ خلیفہ و مجددین کے منصب کو خلافت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پس خلافت کے ذریعہ ہی نبی کے کام و اصول مکمل و مستحکم ہوتے ہیں اور دنیا میں رائج ہوتے ہیں۔

خلافت کی ضرورت و اہمیت بتانے کے لئے حدیث شریف میں تاکید آئی ہے کہ مَا کَانَتْ نَبُوَّۃ قَطّ اِلَّا تبعَتْھَا خِلَافَۃ۔

(کنز العمال جلد نمبر 6 صفحہ 10)

یعنی ہر نبوت کے بعد اُس کے تتبع میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوتی چلی آرہی ہے۔ پس ہر نبی کے بعد اس کا جانشین خلیفہ نبوت کے طریق پر نبی کے کاموں کی تکمیل کیلئے قائم ہوتے چلے آئے ہیں۔

اس حدیث میں یہ لطیف راز پنہاں ہے کہ نبی کے بعد کوئی انجمن نبی کے قائمقام نہیں ہوتی نہ آئندہ ہوگی۔

مختلف نظام:

اقوام عالم نے اپنے ملکی، قومی اور سماجی حالات و ضروریات کیلئے مختلف نظام اپنائے ہیں شہنشاہیت آجکل کی جمہوریت، ڈکٹیٹرشپ، کمیونزم امپریل ازم، نازی ازم، شنوازم، اور دیگر نظام ان سب کی بنیاد تشدد و جبر پر مانی گئی ہے۔ جس کے باعث راعی و رعایا میں دلی خلوص کا فقدان فطرتی امر ہے۔ یہ نظام نیرنگی روزگار سے متصادم ہوتے، بدلتے اور معدوم ہوتے رہے ہیں اور بالآخر بعض تو ناکام ہو کر مٹ گئے کیونکہ وہ انسانی عقل و ذہانت کے بل بوتے پر تجویز کئے گئے تھے:

"عقل تو خود اندھی ہے گر نیر الہام نہ ہو"

صہونیت، یہودیت، ہندوتو اور امپریل ازم اور ان جیسے دیگر نظاموں کی بنیاد سود پر ہے۔ اس نظام سے دولت چند امراء کے ہاتھوں میں سمٹتی چلی جاتی ہے اور غرباء کی تعداد بڑھتی رہتی ہے۔ سماج میں امراء و غرباء کے درمیان تفرقہ، نفرت کی خلیج وسیع تر ہوتی رہتی ہے اور آخر کار سماج میں اندرونی خلفشار بے چینی اور تفرقہ کے باعث باہم تصادم حاکم و محکوم کے مابین جنگ و جدل پیدا ہوتا رہتا ہے۔ آج کل کی ملی ٹینسی کی وجہ یہی تفریق ہے۔

نظامِ خلافت اور مسلمان:

خداوند تعالیٰ نے مسلمان قوم کیلئے خلافت کا نظام قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ سورہ النور آیت 56 میں یہ نظام خود خداوند کریم نے تجویز و قائم کیا ہے۔ اس کی بنیاد الہام الٰہی برائے راہنمائی، شوریٰ، تقویٰ اور عدل پر قائم ہے۔

دور اوّل: دور اولیٰ کے خدارسیدہ مسلمانوں نے روح اسلام کو سمجھا کہ مسلم قوم کے اتحاد اتفاق، قومی یکجہتی، اجتماعیت، طمانیت، ملی شیرازہ بندی اور وسیع مفادات کے تحفظ کا واحد ذریعہ، بنیان مرصوص، حبل اللہ صرف خلافت ہی ہے انہوں نے نامساعد حالات میں خلفاء کے دست مبارک پر بیعت کر کے حبل اللہ، خلافت کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔

دور اوّل میں پوری امت (۱) ایک ہی فرقہ تھی (۲) ان کا ایک ہی امام تھا (۳) ایک ہی نظام بیت المال تھا۔ (۴) ایک نظام قضا تھا۔ وہ مسلمان بحیثیت قوم اپنے نبی متبوع کے جاری فرمودہ چاروں کاموں کی تکمیل و اشاعت کیلئے تن من دھن اور پورے اخلاص سے سرگرم عمل رہے۔

پیغمبر اعظم ﷺ کے چار کام:

(۱) تبلیغ حق ادا کرنا اور کروانا (۲) اسلام سے باہر لوگوں کو اسلام کی دعوت دینا۔ مومنوں کے عقائد اور ایمان کو درست رکھنے کی کوشش کرنا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اسلام ہی آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے۔ دنیا کے دیگر تمام مذاہب جنم سے ہیں وہ قومی ہیں۔

(۳) الکتاب: فرائض شریعت The Holy Law of Quran سے مسلمانوں اور لوگوں کو قول لین کے ذریعہ آگاہ کرنا اور اسلامی تعلیمات و ہدایات کی حکمت سمجھا کر ان پر عمل کرنے کی تلقین کرنا۔

اسلامی تعلیمات کا فلسفہ بتانا تاکہ عمل میں ذوق اور پختگی پیدا ہو۔

(۴) مومنین کے نفوس کا تزکیہ کرنا۔ ان میں "صحبت صالح ترا صالح کنند" کی ایسی روح پھونکنا کہ انہیں گناہوں سے طبعاً نفرت ہونے لگے۔ اُمت میں اطاعت کی روح پھونکنے کیلئے مسلمانوں کیلئے نیک دعائیں کرنا (سورۃ البقرۃ آیت 130)

برکات خلافت اسلامیہ:

دور اوّل کے مسلمانوں میں خلافت کا روحانی نظام قائم ہوا۔ خلافت کی برکت سے ان میں ہزاروں اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔ جن سے خدا ہمکلام ہوتا تھا اور ان کے توسط سے دنیا کی تاریکی اور روحانی تشنگی دور ہوئی۔ ان کی دعاؤں نے دہریت کی شکار دنیا کو روشنی دی۔ دیدار و گفتار الٰہی کی لذت سے متلذذ کرایا۔ غرضیکہ اسلام کی روحانی طاقت سے ساری دنیا منور ہوگئی۔

۲۔ دوسری طرف نظام خلافت کی برکت سے اسلامی سرعت کے ساتھ پھیلتا چلا گیا۔ پورا عرب ایران، افغانستان، ترکی۔ مالدیویا، ولیشیا۔ پرشیا، یونان، گریٹ بلقاں قلب یورپ دریائے ڈینیوب کے کنارے پرچم اسلامی کے نیچے آکر مفخر ہوئے۔ شام اور مصر اسلامی تعلیمات اپنا کر متلذذ ہوئے۔ ہندوستان، جاپان، انڈونیشیا، ملیشیا، جاوا، سماترا، مالی اور روس کے بیشتر علاقے۔ چین کے اکثر خطے اسلامی توحید کے نور سے جگمگا اُٹھے اس طرح معمورہ دنیا کے تین چوتھائی حصہ پر خلافت کی برکت سے ایک وسیع اور عالمگیر بھائی چارہ Universal Brotherhood قائم ہوا۔ وہ ایک جنت نظیر، سہاونا سماج تھا۔ مسلمانوں کا تابناک، درخشان ماضی ...... جس کی شیریں حسین یادیں...... تابناک و درخشاں ماضی۔ دردمند مومنوں کے دلوں میں آج بھی انگڑائیاں لیتی، قلوب کو گرماتی اور زار زار رُلاتی ہیں۔

ادوارِ اکتشافات: اسلام کے ظہور کے بعد دنیا کے ہر دور کا دورِ اکتشافات اسلامی خلافت کی برکت سے درحقیقت مسلمانوں کی علمی جستجو، عمیق تحقیقات اور کاوشِ شاقہ کا مرہوں منت رہا ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف مسٹر لڈوف کرہل نے غیر مسلم ہوتے ہوئے کیا ہے کہ "مسلمانوں نے علوم و فنون، علم ہیئت و سائنس، علم طب و حکمت سیاست۔ فلاحت، صنعت و حرفت، علم موسیقی، فن تعمیر، فن حرب وغیرہ تمام فنون و علوم کو عروج و کمال بخشا، چرند پرند، درند، ماہی و مور کی ترقی اور افزائش کی ترقی و نشو و نما کیلئے اپنی صلاحیت صرف کر دیں۔ غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے میں ہر چیز نے عروج حاصل کیا"

(بحوالہ رسالہ مولوی، جمادی الاوّل 1354 دہلی)

صحابہ کرام اور دور اوّل کی قوم ہمہ اوصاف حمیدہ سے متصف ایسی قوم ہے جو کہ اس کا ہمہ گیر تشخص آج سے ہزاروں سال پہلے کے مقدس گرنتھوں ویدوں وغیرہ میں مذکور ملتا ہے چنانچہ اتھروید میں ایک ایسے شہنشاہ اور اس کے ذریعہ قائم جمہوریت کی تفصیل دی گئی ہے کہ وہ خود اور اس کی جمہوریت کے دور میں غربا و مساکین اور قابل امداد محتاجوں کو ہزار ہا کی خیرات ملے گی۔ (۲) اس دور میں گئو اور گئو خصلت شرفا، قدوس لوگ روحانی عروج حاصل کریں گے۔ (۳) تمام اقسام کے چوپائے گھوڑے اونٹ اور ان کی صفات کے حامل لوگ شجاعت، بہادری، صبر۔ وفاداری رکھنے والے انسانوں کے باعث وہ دور مضبوط ترین امن کی دستاویز کا دور شمار کیا جائے گا۔ (۴) اس دور کے دوررس اثرات کے باعث تمام شعبہ جات زندگی مزید ترقیات پاکر عروج حاصل کریں گے۔ (اتھروید باب 20 فصل 127 آیت 12)

(۵) اسلام کی ترقی کا راز۔ از مہاتما گاندھی

"اسلام کی اس شوکت کا راز تلوار پر مبنی نہیں بلکہ اس کے خلفاء اولین کی قوت برداشت اور ان کی قربانی اور ان کی بزرگی پر منحصر ہے" (مہاتما جی کا اخبار ینگ انڈیا) مورخہ 24 فروری 1921ء بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ اوّل صفحہ 12)

"سیرت النبیؐ کے مطالعہ سے میرے اس عقیدے میں مزید پختگی آگئی ہے کہ اسلام نے تلوار کے بل بوتے پر کائنات انسانیت میں رسوخ حاصل نہیں کیا، بلکہ پیغمبر (ﷺ) اسلام کی انتہائی سادگی، انتہائی بے نفسی، معہود (عہد) و مواثیق کا انتہائی احترام، اپنے رفقاء و متبعین کے ساتھ گہری وابستگی، جرأت، بے خوفی، اللہ پر کامل، بھروسہ اور اپنے نصب العین و مقصد کی حقانیت پر کامل اعتماد، اسلام کی کامیابی کے حقیقی اسباب تھے۔ یہ خصائص ہر ایک مشکل اور ہر رُکاوٹ کو اپنی ہمہ گیر رَو میں بہا لے گئے" (مہاتما گاندھی جی)

(بحوالہ مسلم راجپوت۔ یکم اکتوبر 1924ء)

کاش ممبران جماعت اسلامی مہاتما گاندھی جی کے راہنما اصول پر غور کر کے اسے اپنا لیں۔

دور انحطاط:

”مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا“

نبیوں کے سرتاج پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیش خبری کے عین مطابق مسلم قوم پر نکبت و ادبار اور تنزل کا ایسا دور انحطاط آیا جبکہ ان کی ساری شان و شوکت جاہ و جلال۔ حشمت و عظمت۔ وقار و رعب۔ جبروت و شہنشاہیت۔ جہانگیری سب نابود ہوگیا۔ سربراہان و شاہان ممالک اسلامیہ جو امیر المومنین، امیر المسلمین، خلیفۃ المومنین ظلِ سبحانی، حضور خداوندی عالم کے القابات سے ملقب سریر حکومت پر بیٹھے تھے ان کے ہاتھوں سے مسلم ممالک مسلم اکثریت کے علاقے یکے بعد دیگرے نکل گئے۔ مسلم قوم مذہبی۔ روحانی سماجی۔ اقتصادی، معاشی، تعلیمی و سیاسی ہر میدان میں تحت الثریٰ میں اوندھے منہ گرائی گئی۔

(تاریخ ہندو یورپ، مصنفہ پنڈت ایشور پرساد Phd اور تواریخ، انقلابات ایشیاء و یورپ و فرانس 1788 تا 1864ء)

افسوس خلافت کا سرسبز و شاداب پھلدار چمن ایسا اُجڑا کہ

جل کر ہوئی خاکستر وہ خاک باغ یکسر
پھر نہ بہار آئی اجڑے ہوئے چمن میں
”رہا دین باقی نہ اسلام باقی“ (حالیؔ)

پوری اُمت محمدیہ اور اس کے بادشاہ اور علمأ ء خلافت کے مضبوط مستحکم و مفید نظامِ خلافت سے واس کی رُوح سے عاری ہو گئے اور باہمی تشقق و افتراق و لعنت تکفیر کا شکار ہو گئے۔

(ترمذی ابواب الایمان باب افتراق ہذہ الامۃ۔ الجامع الصغیر مصری صفحہ 13)

صادقوں کے سردار پاک محمد مصطفیٰ ﷺ کی سوا چودہ سو سال پہلے کی یہ پیش خبری روز روشن کی مانند پوری ہو چکی ہے۔ آج مسلمانوں کے بہتر فرقے بڑھ کر ہزاروں تک جا پہنچے ہیں وہ ایک دوسرے کو ملحد، دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے باہمی کفر کے فتووں کی تعداد:

”واعظِ ماچشم بتخانہ دوخت
مفتی دین متین فتویٰ فروخت“

(اسرار خودی صفحہ 79 از علامہ اقبالؔ)

ہزاروں تک جا پہنچی ہے ان فتویٰ کی رُو سے آج دنیا میں ایک بھی مومن مسلمان نہیں ہے۔

تمنائے خلافت:

(ا) کلجگ کے اس دور میں مسلمانانِ عالم نے خلافتِ راشدہ کے تابناک، درخشاں دورِ ماضی کی آمد ثانی کیلئے انسانی تدابیر پر مبنی کوششیں شروع کیں۔

”ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر“

(بانگ درا صفحہ 266 از علامہ اقبالؔ)

۲۔ مسلمانوں نے خلافت عثمانیہ، ترکیہ کو احیائے اسلام کا ایک سہارا سمجھا تو اس کے مضبوط بنانے کیلئے ہندوستانی مسلمانوں نے تحریک ترک موالات شروع کی جبکہ یہ سراسر سیاسی تحریک تھی۔ دوسری خلافتِ عثمانیہ ترکیہ نزع کی حالت میں آخر سانس لے رہی تھی اس تحریک کا جو محض جذبات پر مبنی تھی شرمناک انجام ہوا اور بری طرح ناکام ہوگئی“ (سرگذشت صفحہ 110 تا 116 مصنفہ مولانا عبدالحمید سالک)

۳۔” اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایک دفعہ پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کا نظارہ دیکھنا نصیب ہو تو ہو سکتا ہے کہ ملت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے“

(اخبار تنظیم اہلحدیث 2 ستمبر 1969)

” حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضیٔ الٰہی کسے موافق اپنا نائب و خلیفہ بنایا تا کہ عوام الناس کی اصلاح ہوتی رہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے اگر خلیفہ نہ ہو تو دنیا کی اصلاح کون کرے گا؟ اس لئے خلیفہ کا ہونا اہم ہوا...... مناسب ہے عوام الناس کو کہ اللہ کے خلیفہ کو تلاش کر کے اطاعت کریں۔ خلیفہ کا ہونا ہر وقت لازمی ہے......“ (چراغ راہنمائے جہان ۔ تفصیل 4 تا 6 مصنفہ ذوالفقار علی شاہ صفوی، بریلوی۔ مطبع احتشامیہ بار دوئم، پریس مراد آباد 1342 ہجری)

خلافت اسلامیہ کے اہل وحقدار:

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مسلمان قوم کی یکجہتی، اتحاد ملی شیرازہ بندی، عروج و کمال کا واحد ذریعہ خلافت ہے۔ آج کل مسلمان قوم پھوٹ و ادبار کا شکار ہے۔ بہتر فرقوں کی بجائے ہزاروں مکاتب فکر میں منقسم ہیں۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی بم دھماکے قتل و غارت لوٹ مار اور تخریبی کاروائیاں ہوتی ہیں۔ میڈیا والے ان کے پیچھے مسلمان مجاہدین کا ہاتھ بتلاتے ہیں۔

مولوی مودودی صاحب نے مسلمان قوم کی ایک قلمی تصویر پیش کی ہے۔ ایسے مسلمانوں میں خلافت اسلامیہ کے قیام کی تمنائیں اور کوششیں و دعائیں کی گئی ہیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف اپنی قوم کی عکاسی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

” بازاروں میں جائیے مسلمان رنڈیاں (کنچنیاں) کھوٹھوں (چکلوں) پر...... مسلمان زانی گشت لگاتے ملیں گے۔ جیل خانوں میں ...... مسلمان چوروں، مسلمان ڈاکوؤں، مسلمان بدمعاشوں سے آپ کا تعارف ہوگا...... دفتروں اور عدالتوں میں رشوت خوری، جھوٹی شہادت، چغل، فریب ظلم اور ہر قسم کے اخلاقی جرائم کے ساتھ لفظ” مسلمان“ کا جوڑ لگا ہوا پائیں گے۔...... سوسائٹی میں مسلمان شرابیوں مسلمان قمار بازو ں مسلمان سازندوں، مسلمان بھانڈوں سے آپ دوچار ہوں گے۔ آپ اس مسلم سوسائٹی کا جائزہ لیں گے تو اس میں آپ کو بھانت بھانت کا مسلمان نظر آئے گا...... یہ ایک چڑیا گھر ہے جس میں چیل، گدھ، کوے، تیتر، بٹیر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں......“

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوئم صفحہ 31-35-39 زیرعنوان تحریک اسلامی کا تنزل)

مولوی مودودی صاحب نے اپنی ہمنوا مسلمان قوم کا یہ تشخص پیش کیا ہے۔ ایسے مسلمان خلافت راشدہ کے قائمقام ایک ایسی خلافت کے قیام کے متمنی ہیں جو افضل الرسل پیغمبر اعظم ﷺ کے فیض عام کی حامل ہو۔” ہم جنس با ہم جنس می پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز باباز“

چنانچہ عوام الناس کا خیال فوراً مولوی مودودی جی کی قیادت والی خلافت کی طرف جا سکتا ہے جن کے بارے میں فتاویٰ اس قسم کے ہیں۔

ا۔” حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:۔

” اصلی دجال سے پہلے تیس دجال اور پیدا ہوں گے۔ میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں سے ایک مودودی ہیں“ (حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کیا سباب ص 97 از محمد صادق مہتمم مدرسہ مظہر العلوم محلّہ کھڈہ۔ کراچی)

۲۔ مولوی مودودی کافر اور خارج از اسلام ہے ...... اس کی جماعت سے تعلق رکھنا صریح کفر ہے وہ امریکہ کا اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ ہے“ (فتویٰ مفتی محمود صاحب ہفت روزہ زندگی 10 نومبر 1966ء)

ع ” خوب گذرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے دو“

پیشگوئی کا دوسری بار ظہور:

پہلے تفصیل سے بیان ہو چکا ہے کہ کائنات کی تخلیق انسان کی خاطر وجود میں آئی ہے تا کہ انسان بآسانی اپنے مقصد حیات وصل الٰہی و مقام عبودیت کو حاصل کر سکے اس مقصد کے حصول کیلئے مادی نظام اور روحانی نظام دونوں متوازی حالت میں سرگرم عمل و مسخر رہتے ہیں۔

مسلمانوں کیلئے روحانی نظام نبوت و خلافت خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام عطا کئے گئے ہیں۔ چنانچہ یہ نظام دور اوّل کے مسلمانوں میں قائم و جاری ہوا۔” حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد دنیا کے نزدیک صحیح خلافت اور امامت کا سلسلہ منقطع ہو گیا لیکن حقیقت میں صحیح خلیفے یکے بعد دیگرے قیامت تک ہوتے چلے جائیں گے۔

(چراغ راہنمائے جہاں صفحہ 4)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں اپنی بعثت ثانیہ کے ضمن میں فرمایا” ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ“

(مسند احمد۔ بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر صفحہ 461)

یعنی” پھر نبوت کے طریق والی خلافت قائم ہوگی“

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی مذکورہ حدیث نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہوا ہے کہ۔

” الظاہر ان المراد بہ زمن عیسیٰ والمہدی“

(مشکوٰۃ صفحہ 461 اصح المطابع کراچی)

ترجمہ:” یہ بات ظاہر ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ سے مسیح و مہدی کی خلافت مراد ہے“

خلافت احمدیہ:

مسلمان بحیثیت قوم تشقق و افتراق کا شکار اور ادبار و نکبت کے گڑھے میں گر چکے تھے ان میں اپنے پر شوکت و روشن ماضی کو دوبارہ حاصل کرنے کی نہ تو سکت تھی نہ ہی امید۔ ایسے ماحول میں خداوند کریم نے امت مرحومہ پر شفقت کرتے ہوئے سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کو قادیان کی مقدس بستی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں امتی نبی کی خلعت سے سرفراز فرما کر مبعوث فرمایا۔ آپ کے وصال کے بعد منشائے الٰہی نظامِ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ محمدیہ قائم ہوا۔ جو آج تک جاری و ساری ہے۔

امام ملاعلی: بزرگان سلف میں سے حضرت امام ملا علی قاری نے مسلم فرقوں میں سے ناجی فرقہ کی علامات معین کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کی طرف واضح اشارہ فرمایا ہے کہ فتلک اثنان و سبعون فرقۃ کلہم فی النار وفرقہ الناجیۃُ ہم اہل السنہ البیضآء المحمدیہ والطرقۃ النقیۃ الاحمدیہ۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ 248)

” پس یہ بہتر 72 فرقے ناری و جہنمی ہوں گے اور ناجی فرقہ وہ ہے جو روشن سنت محمدیہ اور پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر قائم ہے“۔ خاکسار کے ذوق کے مطابق اس میں اشارۃ ناجی فرقہ کا نام الاحمدیہ بتایا گیا ہے۔

۲۔ **مولانا مودودی جی:**” ناجی فرقہ وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے طریق پر ہوگا“ گویا وہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ پر قائم اور رواں دواں ہوگا۔

۳۔ دوسری علامت اس فرقہ کی یہ ہے کہ” وہ جماعت نہایت اقلیت میں ہوگی۔ ترجمان القرآن جنوری 1955 ص 175 و 176 مرتبہ سید ابوالاعلیٰ مودودی۔

سلف و خلف کی یہ آرا و علامات خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ پر پورے طور پر چسپاں ہوتی ہیں۔ اُمت محمدیہ کے بہتر فرقے کلہم فی النار کے دائرہ اور حکم میں ہیں وعلمآء ہم شر تحت ادیم السمأء کی جیتی جاگتی تصویر۔ اور صرف کلمہ گو ایک فرقہ 73 واں فرقہ الناجیہ الاحمدیہ ہے” پس یہ مسئلہ اجل مسائل میں سے ہے جو اسے سمجھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہی فقیہہ ہے۔ وہی مسلمان ہے“۔

(سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت عبدالوہاب بانی الحدیث)

باقی صفحہ 28 پر ملاحظہ فرمائیں

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی

خلافتِ احمدیہ کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت

اورصد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی فنڈ

(جلال الدین نیّر ناظر بیت المال آمد قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوکے جلسہ سالانہ ۲۰۰۴ء کے اختتامی خطاب میں جہاں نظام وصیت کی تفصیل اور برکات کا ذکر فرماتے ہوئے اس امر کا اعلان فرمایا کہ ۲۰۰۵ء میں نظام وصیّت کو قائم ہوئے سوسال پورے ہونگے اور اپنی اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ ۲۰۰۸ء تک جبکہ نظام خلافت کو قائم ہوئے سوسال پورے ہونگے اُس وقت تک ساری دنیا کی جماعتوں میں کمانے والے احمدیوں کے 50% چندہ دہندگان وصیت کے عظیم الشان نظام میں شامل ہو جائیں۔ وہیں آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ جب خلافت کو سوسال پورے ہو جائیں گے۔ اُس وقت خلافت کی بھی سوسالہ جوبلی منانی چاہئے۔ جس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان پروگراموں کو عملی شکل دینے کے لئے ایک سنٹرل کمیٹی کی منظوری فرمائی اور سنٹرل کمیٹی کی پیش کردہ تجاویز کی بھی منظوری مرحمت فرمائی۔ اُن تجاویز میں سے ایک تجویز مالی قربانی بھی ہے۔ جو کہ صدسالہ خلافت جوبلی کی تمام تقاریب پر خرچ ہونگے۔ اِس مالی قربانی کی دوشقیں ہیں۔ جن میں سے ایک مجموعی طور پر تقاریب پر خرچ ہونے والی رقم جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے ہندوستان کے لئے تین سالوں میں ۶۰ لاکھ روپئے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ اور دوسری رقم صدسالہ جوبلی شکرانہ فنڈ ہے جو اس موقعہ پر خلیفہ وقت کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا جانا ہے۔ اس کے لئے ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے تیس لاکھ روپئے کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کل ٹارگٹ ۹۰ لاکھ روپئے ہندوستان کے بجٹ کے 10% کے برابر انجمنوں کے بچت اور جماعتوں میں سے عطایا کے ذریعہ تین مالی سالوں میں یعنی ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۶ء۔ ۲۰۰۶ء تا ۲۰۰۷ء، ۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۸ء وصول کرنے ہیں۔ جس کی ذمہ داری نظارت بیت المال آمد پر ہے۔

الحمدُ للہ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہ نظارت ہٰذا کی کوشش اور احباب جماعت احمدیہ بھارت کی خلافت احمدیہ کے ساتھ والہانہ عقیدت ومحبت کے نتیجہ میں ہندوستان کے طول وعرض میں بسنے والے مخلصین نے اس مالی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دیگر لازمی وطوعی تحریکات کو متاثر کئے بغیر معیاری قربانیاں پیش کی ہیں۔ جس سے یہ یقین ہوگیا ہے کہ انشاء اللہ نہ صرف ۲۰۰۸ء تک مقرر کردہ ٹارگٹ کو ہم پورا کرینگے بلکہ ٹارگٹ سے زائد وصولی ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسی پیاری جماعت عطا کی ہوئی ہے اور اُن کے اندر قربانی کا ایسا جذبہ عطا کیا ہوا ہے جس کی مثال موجودہ دور میں دی جانی ممکن نہیں ہے اور یہ ایسی جماعت ہے جو کہ قرآن کریم کے حکم وَاسْمَعُوا وَاطِيعُوا پر کماحقہٗ عمل کرنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت ۶۰ لاکھ سے زاید کی وصولی ہو چکی ہے۔ یہ سال ۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۸ء جس کا آغاز ہو چکا ہے۔ آخری سال ہے۔ جنہوں نے اپنے وعدہ جات کے مطابق ادائیگی نہیں کی ہیں وہ فوری اس طرف توجہ کریں اور جو اب تک اِس بابرکت تحریک سے محروم ہیں۔ ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کیونکہ دوبارہ سو سالہ تقریب خلافت جوبلی ہماری زندگی میں آنا ممکن نہیں ہے۔ اس میں مالی قربانی پیش کرنے والے احباب تاریخی ہوں گے۔ اُن کی نسلیں فخر سے کہہ سکتی ہیں کہ ہمارے باپ دادا نے صدسالہ خلافت جوبلی کی تقریب اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ اور قربانی میں حصہ لیا ہے۔

میں تمام چندہ دہندگان بھارت سے درخواست کرتا ہوں کہ جلد از جلد اپنے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمادیں اور جنہوں نے اب تک وعدہ جات پیش نہیں کئے وہ وعدہ کے ساتھ ادائیگی بھی کر دیں۔ کیونکہ یہ قربانی ہماری خلافت کے ساتھ دائمی وابستگی اور عقیدت کا اظہار ہوگا۔ جس میں ہماری روحانی زندگی کی بقاء اور ترقی کا راز مضمر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مالی قربانی کی طرف رغبت دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا لیکن جو شخص مال کی محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کردے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497-498)

ضروری اعلان برائے جماعتی انتخابات

جملہ امراء کرام/مبلغ وصدر صاحبان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ:

لوکل جماعت کے انتخابات کی منظوری کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۲۰۰۴ء کے انتخابات کے موقع پر درج ذیل ھدایت فرمائی تھی۔

''ان سب عہدیداروں کی چندہ کی صورتحال کا جائزہ لیں کہ باشرح چندہ دینے والے ہیں۔ دوسرے یہ بھی جائزہ لیں کہ کسی کے خلاف کوئی تعزیر تو نہیں ہے۔

اب امسال ۲۰۰۷-۲۰۱۰ء کے لئے لوکل جماعتوں کے جو انتخابات ہو رہے ہیں ان کی منظوری کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:

''یہی سابقہ ہدایت قائم ہے۔ اس کے مطابق کاروائی ہو''

جملہ امراء کرام وعہدیداران لوکل جماعتوں کے انتخابات کے موقعہ پر سیدنا حضور انور کے اِس ارشاد کو ضرور ملحوظ رکھیں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے عطا شدہ نئی منظوریاں

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درج ذیل تقرریاں فرمائی ہیں:

۱-خاکسار حافظ صالح محمد الہٰ دین	صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲-مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری	ناظر اعلیٰ وامیر مقامی
۳-مکرم مولانا محمد عمر صاحب	ناظر اصلاح وارشاد قادیان
مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب	نائب امیر مقامی

(صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں میں تبدیلی

اب جلسہ مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء کو منعقد ہوگا

قبل ازیں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء کے تعلق سے یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ یہ جلسہ مورخہ 29,28,27 دسمبر کو منعقد ہوگا۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہی منظوری سے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ:۔116 واں جلسہ سالانہ قادیان عید الاضحیٰ کی تقریب سعید (جو انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 20/21 دسمبر کو ہوگی) کے پیش نظر مورخہ 29-30-31 دسمبر 2007ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار منعقد ہوگا۔

مجلس مشاورت : نیز انیسویں مجلس مشاورت جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ یکم جنوری 2008ء بروز منگل وار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے دعاؤں کے ساتھ تیاری شروع کریں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی نیز مبارک ہونے کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

قدرت ثانیہ کے پانچوں مظاہر کی مختصر سوانح اور کارناموں کی جھلکیاں

﴿مرتبہ : سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ سکّم﴾

حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی پیدائش ۱۸۴۱ء میں بھیرہ میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام غلام رسول صاحب اور والدہ کا نام نور بخت صاحبہ تھا۔ آپ نسبی لحاظ سے فاروقی قریشی ہیں۔ ریاست جموں میں شاہی طبیب رہے۔ ۱۸۸۵ء میں پہلی بار قادیان آئے۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۱۸۹۳ء میں مستقل طور پر امام الزمان کے حکم سے قادیان میں فروکش ہوئے حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ خلافت سے قبل جلسہ سالانہ پر تقاریر اور جماعتی امور میں نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو احباب جماعت نے متفقہ طور پر خلیفۃ المسیح الاوّل کی حیثیت سے آپ کی بیعت کی۔

خلیفۃ المسیح بننے کے بعد آپ نے اپنی بھیرہ کی جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام ھبہ کردی۔ درس قرآن کا مستقل سلسلہ جاری کیا۔ مسجد نور کی تعمیر ہوئی۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور بورڈنگ کی تعمیر ہوئی۔ چوہدری فتح محمد سیال صاحب کو قیام مشن کے لئے انگلستان بھجوایا۔ قادیان میں دارالضُعفاء کا قیام ہوا۔ مربیان کلاس کا اجراء کیا گیا۔ جلسہ ہائے سالانہ پر روح پرور خطاب کئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کئی غیر مطبوعہ کتب کی اشاعت ہوئی۔ استحکام خلافت کے لئے موثر اقدامات کئے۔ ھندوستان میں دعوۃ الی اللہ کے لئے مربوط مساعی شروع ہوئی۔ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک پہلو میں تدفین ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ساری زندگی توکل علی اللہ، عشق قرآن۔ عشق رسولؐ اور اطاعت امام سے عبارت ہے۔ تصدیق براہین احمدیہ۔ فصل الخطاب اور حقائق الفرقان (مجموعہ تفاسیر) آپ کی مشہور کتب ہیں۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی پسر موعود کے مطابق آپ کی ولادت ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ آپ نے ۱۹۰۰ء میں انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۰۶ء میں مجلس معتمدین کے ممبر بنائے گئے۔ اسی سال جلسہ سالانہ پر تقریر کی۔ اور رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا۔ ۱۹۱۲ء میں حج کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل جاری فرمایا۔ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الثانی ہوا۔ آپ نے سن ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

آپ نے ۱۹۱۹ء میں انجمن میں نظارتیں۔ ۱۹۲۲ء میں مجلس شوریٰ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا۔ ۱۹۳۸ء میں خدام الاحمدیہ جب کہ ۱۹۴۰ء میں انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ تحریک جدید ۱۹۳۴ء اور وقف جدید ۱۹۵۷ء میں جاری فرمائی۔ آپ نے اپنے ۵۲ سالہ دور خلافت میں ۱۰۰ سے زائد تحریکات جاری فرمائیں۔ ۴۶ ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام اور ۳۱۱ مساجد تعمیر ہوئیں۔ ۱۶۴ مبلغین بیرون ممالک گئے۔ ۱۶ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ۔ ۲۴ ممالک میں ۴۷ تعلیمی ادارے۔ ۲۸ دینی مدارس اور ۱۷ ہسپتالوں کا قیام ہوا۔ ۴۰ کے قریب اخبارات و رسائل جاری ہوئے۔ آپ کی تصنیفات کی تعداد ۲۲۵ ہے۔ تفسیر کبیر ۱۰ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جماعت پر آپ کا عظیم احسان ۱۹۴۸ء میں مرکز احمدیت ربوہ کا قیام ہے۔ تقسیم ھند اور آزادی کشمیر کے موقع پر شاندار قومی خدمات کی توفیق پائی آپ نے اپنی تصنیفات کی صورت میں علمی خزانہ چھوڑا۔ جواب انوار العلوم کے نام سے متعدد جلدوں میں شائع ہو رہا ہے۔ ۸،۷ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی پیدائش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاں ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء کو قادیان میں ہوئی ۱۳ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ گریجویشن کے بعد چار سال تک انگلستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۳۹ء میں پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اور ۱۹۴۴ء میں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۹ء تک صدر خدام الاحمدیہ جب کہ ۱۹۵۴ء تک حضرت مصلح موعودؓ کی صدارت میں نائب صدر رہے۔ تقسیم ھند کے بعد فرقان بٹالین میں خدمات بجا لائے۔ ۱۹۵۳ء میں اسیر راہ مولیٰ کا اعزاز پایا۔ ۱۹۵۴ء میں صدر انصار اللہ۔ ۱۹۵۵ء میں صدر، صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے۔ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو آپ کا انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی حیثیت سے ہوا۔

دسمبر ۱۹۶۵ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن قائم کی۔ ۱۹۶۶ء میں نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی کا قیام کیا۔ آپ نے بیرون ممالک کے کل سات دورے کئے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے قومی اسمبلی میں ۵۲ گھنٹے تک جماعت احمدیہ کا موقف بیان کیا۔ ۱۹۸۰ء میں مسجد بشارت اسپین کا سنگ بنیاد رکھا۔ مرکز میں گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اور تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کی اشاعت ہوئی۔ آپ کی اہم تحریکات میں ''نصرت جہاں آگے بڑھو'' سکیم، صدسالہ جوبلی منصوبہ۔ وقف عارضی، اشاعت قرآن۔ طلبہ کے لئے تعلیمی منصوبہ شامل ہیں۔ آپ کے دور خلافت میں کئی نئے ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچا۔ مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی۔ متعدد زبانوں میں تراجم قرآن ہوئے۔

آپ کی معروف کتب میں امن کا پیغام۔ تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ مقاصد۔ قرآنی انوار۔ اسلام مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کا ضامن ہے، شامل ہیں۔ مورخہ ۹ جون ۱۹۸۲ء کو ۷۳ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مرزا طاہر احمد یہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کی ولادت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاں ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد حصول تعلیم کے لئے برطانیہ گئے۔ آغاز وقف جدید سے انتخاب خلافت تک وقف جدید کی بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ مرکزیہ کے صدر کے طور پر قیمتی خدمات کی توفیق پائی۔ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو آپ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الرابع ہوا۔

منصب خلافت کے بعد ۱۹۸۲ء میں مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا یکم اپریل ۱۹۸۴ء میں اینٹی احمدیہ آرڈیننس کی وجہ سے پاکستان سے لندن ہجرت کی۔ آپ کے دور میں خدا کے فضل سے ۵۴ زبانوں میں مکمل اور سو سے زائد زبانوں میں جزوی تراجم قرآن شائع ہوئے۔ آپ نے ۱۹۹۲ء میں MTA کی عالمگیر روحانی نہر جاری فرمائی۔ اس پر آپ نے ترجمۃ القرآن۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ اُردو کلاس۔ چلڈرن کلاس۔ لجنہ کلاس۔ اُردو۔ عربی بنگلہ۔ انگلش۔ فرنچ اور جرمن جاننے والے احباب کے ساتھ مجالس عرفان کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۹۹۳ء سے عالمی بیعت کا عظیم روحانی سلسلہ شروع فرمایا۔ جس میں کروڑوں کی تعداد میں نئے افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ دنیا بھر میں سینکڑوں کی تعداد میں تبلیغی مشنوں کا جال بچھایا۔ کثیر تعداد میں غیر ممالک میں مبلغین کے وفود بھجوائے۔ مغرب کے بُت خانوں میں مساجد تعمیر ہوئیں۔ روس میں احمدیت کا نفوذ آپ ہی کے بابرکت دور میں ہوا۔

آپ کی اہم تحریکات میں بیوت الحمد منصوبہ۔ سیدنا بلال فنڈ۔ مریم شادی فنڈ۔ تحریک وقف نو۔ نصرت جہاں تنظیم نو شامل ہیں۔ آپ کی مشہور تصنیفات میں ترجمۃ القرآن۔ مذہب کے نام پر خون۔ وصال ابن مریم۔ خلیج کا بحران۔ زھق الباطل، ذوق عبادت اور انگریزی میں Rationality شامل ہیں۔

آپ کے ۲۱ سالہ دور خلافت میں جماعت احمدیہ نے کئی زمانوں کا سفر طے کیا۔ آپ خلافت حقہ اسلامیہ کے عظیم منصب پر فائز رہ کر اسلام احمدیت کی عظیم الشان خدمت سرانجام دینے کے بعد ۱۹ اپریل ۲۰۰۳ء کی صبح لندن میں بعمر ۷۳ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آپ کی پیدائش ۱۵؍ستمبر ۱۹۵۰ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کے ہاں ربوہ میں ہوئی۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور بی اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے کیا۔ ۱۹۶۷ء میں ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت فرمائی۔ ۱۹۷۶ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایم ایس سی کی ڈگری ایگریکلچرل اکنامکس میں حاصل کی۔ ۱۹۷۷ء میں وقف کر کے نصرت جہاں سکیم کے تحت غانا روانہ ہوئے۔ غانا میں ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۵ء تک بطور پرنسپل سیکنڈری اسکول سلاگا ۲ سال۔ ایسارچر ۴ سال۔ اور پھر دو سال احمدیہ زرعی فارم ٹمالے شمالی غانا کے مینیجر رہے۔ آپ نے غانا میں پہلی بار گندم اُگانے کا کامیاب تجربہ کیا۔

۱۹۸۵ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور ۱۷ مارچ ۱۹۸۵ء سے نائب وکیل المال ثانی کے طور پر تقرر ہوا۔ ۱۸ جون ۱۹۹۴ء کو آپ کا تقرر بطور ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ہوگیا۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۹۷ء کو ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ہوئے اور تا انتخاب خلافت اسی منصب پر مامور رہے۔ اگست ۱۹۹۸ء میں صدر مجلس کارپرداز مقرر ہوئے۔ بحیثیت ناظر اعلیٰ آپ ناظر ضیافت اور ناظر زراعت بھی خدمات بجالاتے رہے۔ ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۷ء چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رہے۔ ۱۹۸۸ء تا ۱۹۹۵ء تک ممبر قضا بورڈ رہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ۹۰-۸۹ میں نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان رہے۔ مجلس انصار اللہ پاکستان میں قائد ذہانت جسمانی ۱۹۹۵ء اور قائد تعلیم القرآن ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۷ء رہے۔ ۱۹۹۹ء میں ایک مقدمہ میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ ۳۰ اپریل کو گرفتار ہوئے۔ ۱۰ مئی کو رہا ہوئے۔ اور ۲۲ اپریل ۲۰۰۳ء کو آپ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الخامس ہوا۔

آپ نے خلافت کے عظیم منصب پر فائز ہونے کے بعد جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر طاہر فاؤنڈیشن فنڈ کا اعلان فرمایا۔ ۳؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو مسجد بیت الفتوح کا افتتاح فرمایا۔ اور آپ نے اپنے مختلف بصیرت افروز خطبات و خطابات کے ذریعہ کئی تحریکات جاری کیں۔ جس میں احمدی ڈاکٹرز کو عارضی وقف کی تحریک۔ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی تحریک۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی تحریک۔ نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک۔ سونامی لہروں کے قہر زدگان کی امداد کے لئے ریلیف فنڈ تحریک۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی نئی تحریک قابل ذکر ہیں۔ آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جملہ تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضور انور کو صحت و سلامتی والی درازی عمر عطا فرمائے۔ اللّٰھُم ایدامامنا بروح القدوس

......☆☆☆......

قراردادِ تعزیت

بروفات محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان

(منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

رپورٹ محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کہ نہایت دُکھ بھرے دل اور افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان مورخہ 29/اپریل 2007ء بروز اتوار رات 9 بجکر 20 منٹ پر ESCORT ہسپتال امرتسر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف اگرچہ جلسہ سالانہ قادیان 2006ء کے بعد سے ہی مختلف عوارض سے علیل چلے آرہے تھے لیکن مورخہ 23/اپریل کو اچانک کپکپی سے تیز بخار شروع ہوا۔ مقامی طور پر علاج سے اگرچہ مرض میں افاقہ ہوا لیکن 24/اپریل کی رات دو بجے طبیعت یکدم بگڑ گئی۔ چنانچہ مورخہ 25/اپریل کو امرتسر کے ESCORT ہسپتال بغرض چیک اَپ لے جایا گیا جہاں رات گیارہ بجے شدید دل کا دَورہ پڑا اور آپ کومہ (بے ہوشی) میں چلے گئے۔ ڈاکٹروں کی توجہ اور مشینی سہاروں سے دل کی دھڑکن اور بلڈ پریشر پر کنٹرول تو ہوتا رہا لیکن بے ہوشی نہ ٹوٹی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس تشویشناک کیفیت کا ذکر مورخہ 27/اپریل 2007ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرماتے ہوئے دعا کی تحریک فرمائی تھی مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور آخرکار مورخہ 29/اپریل رات 9 بجکر 20 منٹ پر دل کا ایک شدید حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی ان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تُو جاں فدا کر

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کے بطن سے مورخہ یکم اگست 1927ء کو پیدا ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی اور تقسیم مُلک کے بعد 5/مارچ 1948ء میں قادیان میں بطور درویش اور نمائندہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقیم ہوگئے اور تادمِ آخر اپنے اس فرض کو اس خوبی سے ادا کیا کہ نہ صرف درویشانِ قادیان بلکہ ہندوستان بھر کے احمدیوں نیز غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد کے دلوں میں محبت و عقیدت کا ایک خاص مقام بنالیا

آپ کی شادی مورخہ 16/اکتوبر 1952ء کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت محترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن کے بطن سے تین بیٹیاں محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ زوجہ محترم نواب منصور احمد خان صاحب ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، محترمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ اہلیہ محترم ماجد احمد صاحب ابن محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب، محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ابراہیم منیب احمد صاحب ابن محترم میر محمود احمد صاحب ناصر اور ایک فرزند محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب ہیں جن کی شادی محترمہ فوزیہ فرحانہ صاحبہ بنت مکرم میر سید احمد ناصر صاحب سے ہوئی جن سے ایک بیٹی عزیزہ شمائلہ کلیم ہیں۔ بوقت وفات آپ کی تمام بیٹیاں اور بیٹا موجود تھے۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت بھی عطا فرمائی تھی اور اس کے ساتھ ہمّت و حوصلہ اور وسیع القلبی بھی آپ کی صفاتِ حسنہ میں شامل تھی۔ آپ واقفِ زندگی تھے اور ہمہ وقت سلسلہ کی خدمات میں مصروف رہتے تھے۔ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ صدر، مجلس خدام الاحمدیہ۔ صدر و ناظم انجمن وقف جدید۔ صدر، انجمن تحریک جدید۔ صدر قضاء بورڈ۔ صدر مجلس کارپرداز۔ صدر اصلاحی کمیٹی نیز صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ اور امیر جماعت احمدیہ قادیان اور ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن و طاہر فاؤنڈیشن بھارت جیسے متعدد جلیل القدر عہدوں پر فائز رہے اور اپنی خداداد ذہانت، فراست اور اصابتِ رائے سے پیچیدہ مسائل کے بھی نہایت سہل حل نکال لیتے تھے۔

سادگی اور بے تکلّفی آپ کا خاصہ تھا اور سب سے نمایاں وصف آپ میں یہ تھا کہ خلیفۂ وقت سے محبت، عقیدت اور اطاعت کا ایسا جذبہ تھا کہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کسی وقت خلیفۃ المسیح میرے بارے میں یہ ارشاد فرمائیں کہ تمہیں ناظر اعلیٰ کے عہدے سے ہٹا کر مددگار کارکن لگاتا ہوں تو بخدا میرے دل میں ذرّہ بھر بھی ملال پیدا نہ ہوگا۔

تقسیم وطن کے بعد ہندوستان کی جماعتوں کو منظّم کرنے میں آپ نے اہم رول ادا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ ہر احمدی خاندان سے آپ کے ذاتی مراسم اور تعارف تھا۔ اور یادداشت اس غضب کی تھی کہ احمدی خاندانوں کے شجرۂ نسب تک آپ کو یاد رہتے۔ اکثر احمدی جماعتوں کا دَورہ کرکے اُن میں بیداری پیدا کرنے کا آپ باعث بنے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ رپورٹ محترم قائم مقام ناظر صاحب اعلیٰ سے اتفاق کرتے ہوئے ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اِس سانحۂ اِرتحال پر اپنے گہرے دُکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی وفات سے قادیان اور ہندوستان میں جو خلاء پیدا ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اپنی رحمتِ خاص سے پُر فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ پسماندگان کو اپنی جناب سے صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اس قرارداد کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدُّوس بیگم صاحبہ دَامَ ظِلُّھا، آپ کی تمام بچیوں دامادوں اور بیٹے کو نیز محترم ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ اور محترم ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ اور حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی بڑی ہمشیرہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اور جماعتی اخبارات و رسائل کو بھجوائی جائیں۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ بھارت قادیان کی قراردادِ تعزیت

زیرِ ریزولیوشن T-38/30-04-2007

تحریک جدید انجمن احمدیہ بھارت قادیان کا یہ ہنگامی اور خصوصی اجلاس (منعقدہ مورخہ 30 اپریل 2007ء بروز پیر) سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے جلیل القدر پوتے، سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر اور عالمِ احمدیت کے انتہائی مخلص و فدائی، مشہور و معروف اور مثالی واقفِ زندگی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ اور ممبر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کے بتاریخ 29 اپریل 2007ء بوقت رات 9.20 بجے ESCORT ہاسپٹل امرتسر میں رونما ہوئے المناک سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و الم اور دلی حُزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہ

محترم حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی ولادت باسعادت یکم اگست 1927ء کو حضرت سیّدہ عزیزہ بیگم صاحبہ (المعروف بہ اُمِ وسیم) نوّر اللہ مرقدہا بنت محترم سیٹھ ابوبکر جمال صاحب جدّہ (سعودی عربیہ) کے بطن سے ہوئی۔ سنِ شعور کو پہنچنے کے بعد آپ نے مرکز احمدیت قادیان کی معروف دینی درسگاہ ''مدرسہ احمدیہ'' اور ''اِدارہ تربیت واقفین'' کے معیاری کورسز مکمل کئے۔ اس دوران آپ کو اپنے عظیم المرتبت والد بزرگوار سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ڈلہوزی، ہوشیار پور، لاہور، دہلی، اور پھیرو چیچی وغیرہ کئی مقامات کے مبارک سفروں میں حضورؓ کی مشایعت کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہی۔ بعد از تقسیم ملک آپ نے لکھنؤ سے تفسیر فی القرآن کے مضمون میں تخصّص کیا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی صحابی درویش رضی اللہ عنہ اور محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری مرحوم سابق ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نگرانی میں علی الترتیب کُتب احادیث وطِب کا بھی بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ اور علمِ طب میں مہارت حاصل کی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دیگر صاحبزادگان کی طرح آپ کی زندگی بھی چونکہ شروع ہی سے خدمت سلسلہ کے لئے وقف تھی اس لئے ہجرت قادیان کا ابتلاء پیش آنے کے بعد حضورؓ نے حفاظتِ مرکز احمدیت کے مقدس فریضہ کی بجا آوری کے مقصد سے 5 مارچ 1948ء کو لاہور سے قادیان کے لئے رضا کار خدام کا جو دوسرا قافلہ روانہ کیا اس میں بذریعہ قُرعہ اندازی خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نمائندہ کے طور پر آپ کو بھی شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جس کے بعد آپ نے واپس لاہور جانے کی بجائے بطور درویش مستقل طور پر قادیان دارالامان میں ہی رہائش اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ اور آپ کی 79 سالہ مثالی زندگی کا ایک ایک لمحہ شاہد ہے کہ آپ نے اپنے وقف اور عہد درویشی دونوں کو تادم واپسی اس شان اور خوبی سے نبھایا کہ ہمیشہ کے لئے خدمت و فدائیت کی ایک لائق رشک اور قابل تقلید مثال قائم کر دی۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

16 اکتوبر 1952ء کو دارالہجرت ربوہ میں آپ کا عقدِ مسعود حضرت سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ مدظلہا بنت محترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں یعنی محترمہ صاحبزادی امتہ العلیم عصمت صاحبہ بیگم محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ ابن محترم نواب مسعود احمد خان صاحب مرحوم، محترمہ صاحبزادی متہ الکریم کوکب صاحبہ بیگم محترم ماجد احمد خان صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹوٹ ربوہ ابن محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب مرحوم اور محترمہ صاحبزادی امتہ الرؤف صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر ابراہیم منیب احمد صاحب ابن محترم میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نیز ایک فرزند محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہٗ ربہ مقیم امریکہ سے نوازا۔ (محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی شادی محترمہ فوزیہ فرحانہ صاحبہ بنت محترم میر احمد ناصر صاحب سے ہوئی۔) اللہ تعالیٰ کے فضل سے چاروں بچے صاحب اولاد، فارغ البال اور ہر رنگ میں خدمت سلسلہ پر کمربستہ ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ''تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا'' ___ اور ___ ''میں تیری ذرّیت کو بڑھاؤں گا اور برکت دونگا'' (تذکرہ) کی صداقت کا روشن نشان ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

اگرچہ محترم حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کی ابتدائی تعلیم محض تین دینی درسگاہوں تک ہی محدود تھی مگر

بزرگوار والدین کی خصوصی دُعاؤں، بہترین تربیت ونگہداشت اور مفید راہنمائی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی جناب سے ہر شعبہ زندگی کے گہرے اور وسیع علم، غیر معمولی انتظامی صلاحیت اور بہترین قائدانہ استعداد سے نوازہ تھا۔ جس کے نتیجہ میں آپ کو بحیثیت درویش 59 سالہ طویل عرصۂ قیام قادیان کے دوران ناظر دعوت وتبلیغ، ناظر تعلیم وتربیت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر و وکیل اعلیٰ اور رکن مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ، صدر و ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ، صدر قضاء بورڈ، صدر مجلس کارپرداز، صدر اصلاحی کمیٹی، صدر آبادی کمیٹی، صدر صدر انجمن احمدیہ بھارت، ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، امیر جماعت احمدیہ قادیان، افسر جلسہ سالانہ، ڈائریکٹر فضلِ عمر فاؤنڈیشن و طاہر فاؤنڈیشن بھارت اور چیئر مین وقفِ نو کمیٹی بھارت وغیرہ اہم ترین عہدوں پر فائز رہ کر جلیل القدر خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔

تقسیم ملک کے بعد جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کی ازسرِ نو تشکیل عمل میں آئی تو بحیثیت وکیلِ اعلیٰ و وکیل المال محترم حضرت میاں صاحب مرحوم ومغفور نے تحریک جدید کو مستحکم کرنے اور اسے ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ نے افرادِ جماعت احمدیہ بھارت کو اس بابرکت الٰہی تحریک کی عظمت واہمیت سے روشناس کرایا۔ اور ہر ممکن پیرائے میں اس حقیقت کو ذہنوں میں راسخ کرنے کی سعیٔ بلیغ فرمائی کہ تحریک جدید چونکہ نظام وصیت کے لئے ارہاص (یعنی پیشرو) کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے آئندہ دُنیا میں قائم ہونے والے نظامِ نو کا تحریک جدید کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ دفترِ اوّل تحریک جدید کے ابتدائی پانچ ہزاری مجاہدین کے خوش نصیب زمرہ میں شامل ہونے کی وجہ سے آپ خلیفۂ وقت کی زبان مبارک سے تحریک جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان ہوتے ہی اپنی، اپنے عظیم المرتبت بزرگ والدین اور بعض نادار احمدیوں کی طرف سے غیر معمولی اضافہ کے ساتھ وعدہ وادائیگی ایک ساتھ فرماتے۔ اور امانت تحریک جدید میں آپ کا ہزار ہا روپیہ بطور امانت ہمیشہ فاضلہ رہتا۔ خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر فوری ووالہانہ لبیک کہنا آپ کی زندگی کا معمول تھا۔ آپ نے بفضلہٖ تعالیٰ آغازِ جوانی میں ہی 25 جولائی 1944ء کو وصیت کے بابرکت آسمانی نظام سے منسلک ہوکر 1/9 کی وصیت کی اور تازیست اسکے مہتمم بالشان تقاضوں کو بخوبی نبھایا۔

اپنی غیر معمولی مصروفیات کے باوصف آپ نے ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی سینکڑوں چھوٹی بڑی جماعتوں کے بے شمار کامیاب تبلیغی اور تربیتی دورے کئے۔ اور ہر جگہ کے احباب وعہدیداران جماعت کو اپنی بیش قیمت نصائح، مفید مشوروں اور خصوصی دُعاؤں سے شاد کام کیا۔ جس سے کوئی بھی احمدی گھرانہ محروم نہیں رہا۔ اسی طرح خلفاءِ سلسلہ کی ہدایات کی تعمیل میں آپ نے بیرونِ ملک یورپ وامریکہ، مشرق وسطیٰ، ماریشش اور مختلف جزائر کے بھی کئی کامیاب و بامُراد جماعتی سفر اختیار کئے اور ہر جگہ کے احمدیوں کی روحانی تشنگی کو فرو کرنے کے سامان فراہم کئے۔

محترم حضرت میاں صاحب مرحوم ومغفور بفضلہٖ تعالیٰ انتہائی مخلص و فدائی، عبادت گذار، متوکل، دُعا گو، خوش اخلاق، بردبار ومتحمل مزاج، ملنسار، سراپا عفوودرگذر، شفیق ومہربان، نافع الناس، غریب پرور، ہر ایک کے ہمدرد وخیر خواہ، مہمان نوازی، بلند ہوصلگی اور وسعت قلبی وغیرہ بے شمار اوصافِ حمیدہ سے متصف ایک بے حد قیمتی بزرگ وجود تھے۔ آپ کے ان ممتاز اور نمایاں اوصاف کے اعتراف میں اپنے تو اپنے غیر بھی ہمیشہ رطب اللسان رہے۔

آپ کی ان ہی ممتاز اور نمایاں خدمات سلسلہ کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت آپ اور آپ کی بیگم صاحبہ مدظلہا دونوں کے لئے وقت آنے پر چہار دیواری مزارِ مبارک کے اندر تدفین کی پیشگی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ جس کے مطابق ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے جسدِ مبارک کو اندرون چاردیواری مزار حضرت سیدہ اُمِ طاہر صاحبہ نوّر اللہ مرقدہا کے دائین جانب دفن کئے جانے کا ارشاد صادر فرمایا ہے۔

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان آپ کے اندوہناک سانحہ ارتحال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ الودود، محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہٗ، حضرت سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ مدظلہا، آپ کے جملہ بچگان ودامادصاحبان وعزیزان، تمام افرادِ خاندان اور عالمگیر جماعت احمدیہ سے گہرے رنج اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور دُعا گو ہے کہ مولا کریم محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی جلیل القدر خدمات سلسلہ اور حد درجہ ممتاز نیکیوں کو اپنی جناب میں بپایۂ قبولیت جگہ عطا فرمائے، آپ کی پاکیزہ روح کو اعلیٰ علیین میں اپنے قرب خاص سے نوازے، تمام افرادِ خاندان وپسماندگان اور سوگوار جماعت احمدیہ عالمگیر کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضل خاص سے جماعت احمدیہ بھارت کی قدم قدم پر دستگیری اور بروقت مناسب حال ضروری راہنمائی کے لئے ہمیں آپ کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے۔

اَے خُدا! بر تُربتِ اُو، بارشِ رحمت ببار
داخِلش کُن، از کمالِ فضل، در بیتُ النعیم

آمین

برحمتک یاارحم الرحمین۔

قراردادِ تعزیت

منجانب مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان - بھارت

ہم ممبران مجلس وقف جدید حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی وفات مورخہ ۲۹/اپریل ۲۰۰۷ء بروز اتوار پر نہایت دکھ بھرے دل سے افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب عالمگیر جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بیٹے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ماموں تھے۔

آپ کی والدہ کا نام محترمہ حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ تھا۔ آپ کی پیدائش یکم اگست ۱۹۲۷ء کو قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ہوئی۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد ۱۹۴۸ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمائندہ کے طور پر قادیان میں بھجوایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے سارے خاندان کو چھوڑ کر آپ قادیان میں درویشی اختیار کرنے کے لئے دلوجان سے راضی ہوئے اور آخری سانس تک اس عہد وفاء کو بخوبی نبھایا۔ ۱۶/اکتوبر ۱۹۵۲ء میں محترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کی صاحبزادی محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سے آپ کی شادی عمل میں آئی۔ جن کے بطن سے تین بیٹیاں محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ زوجہ محترم نواب منصور احمد خان صاحب ابن محترم نواب مسعود خان صاحب، محترمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ اہلیہ محترم ماجد احمد صاحب ابن محترم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب، محترمہ امۃ الرؤف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ابراہیم منیب احمد صاحب ابن محترم میر محمود احمد ناصر صاحب اور ایک فرزند محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب ہیں۔ جن کی شادی محترمہ فوزیہ فرحانہ صاحبہ بنت مکرم میر سید احمد ناصر صاحب سے ہوئی جن سے ایک بیٹی عزیزہ شمائلہ کلیم ہیں۔ بوقت وفات آپ کی تمام بیٹیاں و داماد اور بیٹا و بہو موجود تھے۔

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان کی بکھری ہوئی جماعتوں کو مرکز سلسلہ سے وابستہ کرنے کی ناقابل فراموش خدمت سرانجام دی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وسیع القلبی وبلند حوصلہ عطا کیا تھا۔ آپ صائب الرائے تھے۔ آپ واقف زندگی تھے۔ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر دعوت وتبلیغ، ناظر تعلیم وتربیت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر وناظم وقف جدید، صدر انجمن تحریک جدید، صدر قضاء بورڈ نیز ناظر امور عامہ اور افسر جلسہ سالانہ بھی رہے۔

جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قادیان بھارت میں وقف جدید کے دفتری نظام کو جاری فرمایا تو آپکو صدر مجلس وانچارج وقف جدید مقرر فرمایا۔ آپ کے دور میں پورے بھارت میں منظّم طور پر وقف جدید کے چندوں کا اور معلمین کے تقرر کا سلسلہ شروع ہوا۔ دفتری نظام قائم کر کے انسپکٹران وقف جدید کا تقرر کیا اور آپ نے ابتدائی دور میں انتھک محنت سے بھارت میں وقف جدید کی تحریک کو منظّم فرمایا جو آج الحمدللہ مظبوط بنیادوں پر استوار ہوگئی ہے۔

دعا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی وفات سے قادیان وہندوستان میں جو خلاء پیدا ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے پُر فرمائے اور دائمی مرکز قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا چراغ اور نمائندہ عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ پسماندگان کو صبر وجمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

درخواست دُعا

درج ذیل احباب ومستورات اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی دینی ودنیاوی، روحانی وجسمانی ترقیات کے لئے قارئین بدر سے دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مرادیں پوری کرے۔ آمین

مکرم عبدالکریم صاحب بابر چنتہ کنٹہ، مکرم سید شوکت علی صاحب کرنول، مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب چنتہ کنٹہ، مکرم منور احمد صاحب وڈمان، مکرم ناصر الدین صاحب آف گارلہ پاڑ، مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ آف وڈمان، مکرمہ عائشہ بیگم مع بچگان آف چنتہ کنٹہ، مکرم نذیر احمد صاحب طاہر آف چنتہ کنٹہ، مکرمہ بشریٰ ظہور صاحبہ آف چنتہ کنٹہ، مکرمہ رفیعہ بیگم صاحبہ آف چنتہ کنٹہ، مکرم محمد محی الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ، مکرم داؤد احمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد، مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد، مکرم نور الدین سلیم صاحب آف سکندرآباد، مکرم مہر الدین صاحب آف سکندرآباد، محترم صالح محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد، مکرم یوسف احمد الہٰ دین صاحب آف سکندرآباد، مکرم طارق بشیر طالب علم آف چنتہ کنٹہ۔ (منیجر ہفتہ روزہ بدر قادیان)

حضرت مصلح موعودؓ کا سفر کشمیر

اور کَانَ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا ظہور

(............مرتبہ: الطاف حسین نائک متعلم جامعہ احمدیہ قادیان............)

ہمارے دیں کا قصوں پہ ہی مدار نہیں
نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں

اسلام ایک زندہ جاوید مذہب ہے جس کی نگہبانی کیلئے خدا نے ابتداء سے ہی روحانی محافظ مقرر کر رکھے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ ہود آیت ۱۱ میں فرماتا ہے کہ:

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِنْ رَبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِنْہُ وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوسٰی اِمَاماً وَرَحْمَۃً۔

یعنی پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے۔

چنانچہ اس پیشگوئی کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کا ظہور ہوا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ اسلام جو اس سے پہلے ان کی نظر میں مرجھا چلا تھا پھر ایک بار اس روحانی مالی کے ہاتھوں لہلہانے لگا اور پھولوں سے سرابور ہو گیا اس کے بعد قرآنی پیشگوئی کے ماتحت یعنی

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ (سورۃ ابراھیم:27)

یعنی کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمہ طیبہ کی ایک شجرۂ طیبہ سے اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔

خدا تعالیٰ نے شجرہ طیبہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کی طفیل آپ کے لئے ایک روحانی فرزند کی خبر دی جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمادی تھی کہ:۔

یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ

(المشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بمقام ہوشیار پور چالیس دن کا چلہ کیا تو خدا تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان فرزند کی خبر دی جو پیشگوئی ''سبز اشتہار'' کے نام سے شائع شدہ ہے اس میں اور بہت سی پیشگوئیاں اس فرزند کے تعلق سے تھیں ساتھ یہ بھی تھا کہ ''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی نیز یہ بھی تھا کہ ''مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ شجر طیبہ کا خوبصورت پھل اور انبیاء وصلحاء کی پیش خبریوں کا مظہر نیز خدا تعالیٰ کے اس کلمہ نے اپنی ذات کے متعلق چسپاں ہونے والی تمام تر پیشگوئیوں کو خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے سچا کر دکھایا اور بتا دیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے اس کا خدا زندہ خدا ہے اس کی کتاب زندہ کتاب ہے اور اس کا رسول زندہ رسول ہے۔ چنانچہ جو اس کے متعلق فرمایا گیا تھا کہ '' وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا'' کشمیر کے باشندوں کے حق میں چمکتے ہوئے تارے کی طرح روشن ہوئی اور کہا گیا تھا کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ کشمیر کی قوم نے اُس سے برکت حاصل کی اور جو کہا گیا کہ اس کا نزول خدا تعالیٰ کا نزول ہوگا۔ سفر کشمیر کے دوران بڑے شاندار انداز میں اس کا ظہور ہوا۔ خطہ کشمیر کا ذرہ ذرہ اپنی بقاء کے ساتھ اس امر کی گواہی کے لئے منہ کھولے کھڑی ہے کہ اے خدا جو تو نے اس زمانے کے امام کو ایک ولد مسعود کی خبر مع اعلیٰ صفات دی تھی ہم نے اسکا دیدار کیا اور ہم اعتراف کرتے ہیں کہ اس کے ورودِ مسعود سے ہی کشمیری قوم جو اسیری کی زندگی گزار رہی تھی ان کو آزادی ملی۔

قارئین کرام! آیئے آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کشمیر کے سفر پر لے چلوں تا کہ آپ خود اس امر کا بذات خود اندازہ لگا سکیں کہ جو خدا نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق خبر دی تھی وہ کشمیریوں کے حق میں پوری ہوئی کہ نہیں؟

حضرت مصلح موعودؓ کا پہلا سفر کشمیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور آپ کے ساتھ بزرگان سلسلہ کی ریاست کشمیر میں تشریف آوری کان اللہ نزل من السماء کا زندہ اور درخشاں ثبوت ہے۔ آپ نے اپنے اس سفر کا آغاز یکم جولائی 1909 میں کیا۔ آپ کے اس روحانی سفر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ اور حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے اس سفر میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے آپ کے دل میں اہل کشمیر کی دردناک اور قابل رحم حالت کا نقش ایسا گہرا جما دیا جسے آپ نے کبھی فراموش نہیں کیا۔ چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:۔

1909 میں میں کشمیر گیا تو ایک مقام سے چلتے وقت میں نے تحصیلدار سے کہا کہ ہمارے لئے کسی مزدور کا انتظام کر دیا جائے اس نے راستہ میں سے ایک شخص کو پکڑ کر ہمارے پاس بھیج دیا کہ اس کے سر پر اسباب رکھوا دیں۔ ہم نے اسے سامان دے دیا مگر ہم نے دیکھا کہ وہ راستے میں بار بار ہائے ہائے کرتا ہے۔ آخر ایک جگہ پہنچ کر اس نے تھک کر ٹرنک نیچے رکھ دیا۔ میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو بڑا تعجب ہوا اور میں نے اس سے کہا کہ کشمیری تو بہت بوجھ اٹھانے والے ہوتے ہیں تم سے یہ معمولی ٹرنک بھی اٹھایا نہیں جاتا۔ وہ کہنے لگا میں مزدور نہیں ہوں۔ میں تو ایک زمیندار ہوں، اپنے گاؤں کا معزز شخص ہوں اور دولہا ہوں جو برات میں جا رہا تھا کہ مجھے راستہ میں تحصیدار نے پکڑ لیا اور اس بات اٹھانے کیلئے آپ کے پاس بھیج دیا (حضورؓ فرماتے ہیں) کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا کہ تم جاؤ ہم کوئی اور انتظام کر لیں گے۔ میں نے خود کشمیر میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ سو دو سو کے قریب مسلمان جمع ہیں اور ایک ہندو انہیں ڈانٹ رہا ہے اور وہ بھی کوئی افسر نہیں تھا بلکہ معمولی تاجر تھا اور وہ سارے کے سارے مسلمان اس کے خوف سے کانپ رہے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 93-92 الموعود صفحہ:158-157)

اس سفر میں حضورؓ نے مظلوم کشمیری مسلمانوں کا حال بچشم خود دیکھا اور اُسی دن سے ان حالات کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور دل ہی دل میں کشمیریوں کے حقوق کے لئے حتّی المقدور کوشش کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ آپ دُعاؤں میں مصروف رہے اور بعد میں عملاً کشمیر کانفرنس قائم کر کے یہاں کے عوام کے تئیں بے لوث ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔

اگر آج ریاست کشمیر قائم ہے تو وہ صرف مصلح موعودؓ کی اُن دعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو حقوق آج کل کشمیریوں کو ملتے رہے ہیں اس کا بیج حضورؓ کے دست مبارک کا بویا ہوا ہے۔

جب آپؓ اس سفر سے واپس قادیان تشریف لائے تو آپؓ نے قادیان میں مقیم کشمیری طلباء کے ساتھ بے حد لگاؤ اور ہمدردی وشفقت کا اظہار فرمایا۔ جب آپ 1914ء میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو ان طلباء کیلئے تعلیمی وظائف مقرر فرمائے۔

آپؓ نے کشمیر کے احمدی و غیر از جماعت کے سرکردہ لوگوں کو مشورہ دیا کہ قادیان میں طلباء کو تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھجوائیں اور فرمایا کہ اس تعلیم کی ذمہ داری ہم پر ہوگی اور کشمیر کے بزرگان نے علاقہ بھر میں تعلیمی بیداری کی ایک زبردست مہم چلائی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا دوسرا سفر کشمیر

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 1921 میں دوسری دفعہ آپ نے مع اہل خانہ کشمیر کا روحانی سفر اختیار فرمایا۔ یکم جولائی کو جمعہ کی نماز ایک احمدی بھائی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر (سرینگر) کے مکان پر پڑھی گئی بعد از نماز پانچ اصحاب نے آپ کی بیعت کی۔ خطبہ و نماز حافظ روشن علی صاحب نے پڑھائی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایت کے مطابق حضرت حافظ صاحب درس القرآن بھی دیتے رہے۔

حضورؓ مشاغل تصنیف میں مصروف رہے اور بیرونی احباب سے ملاقات کرتے رہے۔ پارسی فرقہ کے ایک بڑے لیڈر نے آکر آپ سے ملاقات کی۔ ۷ جولائی کو آپ نے نشاط باغ کی سیر فرمائی اور آپ نے یہاں کے دلکش نظاروں اور قدرت کے مناظر کو رقم فرمایا۔

قبر مسیح کی زیارت:

یکم اگست 1921 کو حضورؓ نے سرینگر خانیار میں مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی جہاں آپ نے بہت دیر تک دعائیں کیں اور روضہ کے محافظ کو روضہ کی مرمت کیلئے عطیہ دیا اور حضور نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ ہماری جماعت کے لوگ جب اس زیارت گاہ کی زیارت کریں تو اس کی مرمت وحفاظت کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہیں جس سے اس مقام کی عظمت بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ پھر حضورؓ نے مختلف مقام کا دورہ کیا جیسے کہ نسیم باغ، حضرت بل وغیرہ۔ ۷ اگست 1921 کو موضع بیج بہاڑہ میں حضورؓ کے پاس آکر چار افراد نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس موقعہ پر حضور نے بیعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔ تحقیق وہ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ دراصل اللہ سے بیعت کرتے ہیں اور حضورؓ نے آنحضرتؐ کے صحابہ کی مثال دے کر فرمایا کہ اپنے اندر وہ جذبہ پیدا کرو، انہوں نے قربانیاں کیں تو انعام پائے انہوں نے دُنیاوی آرام کے مقابلہ پر ہمیشگی کی زندگی کو ترجیح دی۔ بہت سے لوگ ہیں کہ مشکلات کے وقت بیعت کو چھوڑ بیٹھے ہیں دراصل ایسے ہی مواقع ہوتے ہیں جن پر ایمان کی پرکھ ہوتی ہے۔ سو ایسے وقتوں میں ڈرنا نہیں چاہئے۔ بیعت کے بعد ان کی جان اپنی نہیں رہتی یہ خدا کا برتن ہے چاہے توڑے چاہے رکھے پس دلیری اور جرات سے کام لیکر مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہئے اور خدمت دین میں کمربستہ رہنا چاہئے بیعت کے مفہوم کو اسطرح سے سمجھے کہ اس جان کے بدلے میں دنیا کا کچھ نہ مانگے۔ اسکی جان، مال، اولاد سب خدا کے ہیں اور اس کے حکموں کے ماتحت ان کو صرف کرتا ہے اور دین کے تمام حکموں کے ماتحت ان کو صرف کرتا ہے اور دین کے تمام حکموں پر عمل کرتا ہے جب تک کل احکام کو مان کر اشاعت دین نہ کرے ایمان کامل نہیں ہوتا اور بیعت کا حق ادا نہیں ہوتا۔

(بحوالہ الفضل ۸ ستمبر ۱۹۲۱ نمبر ۱۹ جلد ۹)

اس کے بعد اچھابل کی سیر کو گئے یہاں کے بعد آپ ویری ناگ تشریف لے گئے۔ اسلام آباد (انت ناگ) سے آپ مع اہل بیت تانگوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر آسنور روانہ ہو گئے پھر آپ کند پورہ (جو راستہ میں آتا ہے) ٹھہر کر آپ نے تقریر کی اور فرمایا کہ کشمیر کے لوگ قادیان آنے میں سستی کرتے ہیں

اگر سال کے بعد نہیں آسکتے تو دوسرے سال آنے کی ضرور کوشش کریں۔

یہاں پر آسنور کا ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ آسنور میں سب سے پہلے حضرت الحاج عمر ڈارؓ نے 1894 میں اس بستی کو احمدیت کے آغوش میں لایا اور تب سے یہ علمی، ادبی، تربیتی اور روحانی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی صحابہ پیدا ہوئے جن کی روحانیت اور اخلاق و کردار کے قصے علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جب یہاں کی سعید روحوں کو پیغام مسیح دیا تو بغیر کسی تاخیر کے انہوں نے پیغام حق وصداقت پر لبیک کہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی دور سے ہی اس گاؤں کو قادیان دارالامان سے ایک روحانی رابطہ رہا ہے اور جہاں قادیان سے متعدد بزرگان سلسلہ کی آمد و قیام کا ذکر عموماً ملتا ہے وہاں حضرت المصلح الموعودؓ کی آمد و قیام سے جو برکتیں اور افضال اور قوم کو نصیب ہوئی وہ آج تک محسوس کی جاسکتی ہے۔

آسنور کے احباب حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند جلیل کے استقبال میں قریباً 8 میل تک قطاروں میں کھڑے اپنے آقا کے منتظر تھے دو میل کے فاصلہ تک احمدی بچوں اور نوجوانوں کی دو رویہ قطار کھڑی تھی حضور دُعائیں کرتے ہوئے آسنور کے خوشنما علاقہ میں داخل ہوئے اور داخل ہوتے ہوئے خشوع سے سب کے ساتھ ملکر دُعا مانگی جس سے احباب پر رقت طاری ہوگئی بارہ بجے حضورؓ نے آسنور پہنچ کر مسجد احمدیہ میں نماز جمعہ پڑھائی ۔ وہ دن یوم الحج تھا۔ حضور ایک قریب کی پہاڑی پر خلوت کی جگہ دعا کے لئے تشریف لے گئے اس کے بعد حضور نے درود شریف کی اہمیت و فضیلت وحکمت پر تقریر کی۔

اس کے بعد حضور نے عید کی نماز پڑھائی اور لوگوں کو قربانی کی اہمیت سے آگاہ فرمایا اس کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ آسنور میں 26 اگست 1931ء کو ایک جلسہ عام ہوگا۔ اس جلسہ میں پانچ صد افراد نے شرکت کی ۔ 26 اگست کو حضور کے دو لیکچر ساڑھے چار گھنٹہ تک ہوئے اور دوسرے دن گھنٹوں حضور نے خطہ کشمیر کے لوگوں کو جن امور کی درستگی کی طرف توجہ دلائی ان میں سے ان لوگوں کا قسمیں کھانا، نشہ کی عادت اور لباس کی خرابی تھی اور فرمایا کہ کشمیر کو دیہات کے ذریعہ ترقی ملے گی کسی قوم کو جب بھی ترقی ملتی ہے اور اصلاح ہوتی ہے تو صرف دیہات کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

یہ بات مشاہدے میں آچکی ہے کہ کشمیر نے اگر ترقی کی ہے تو دیہات ہی کے ذریعہ کی اور اللہ کا فرمان کان اللہ نزل من السماء کس شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اگر مصلح موعودؓ وہاں نہ جاتے تو کشمیر کی موجودہ حالت ایسی نہیں ہوتی جس طرح آج ہے۔

۲ر ستمبر 1921 کو حضور نے جمعہ پڑھایا اور لوگوں کو "سورہ کوثر" کی بصیرت افروز تفسیر سے روشناس کیا پھر حضور نے 3/4 ستمبر کو کنگ وٹن کے سیر کی طرف رخ کیا اور وہاں رات قیام فرمایا پھر کوثر ناگ تشریف لے گئے جو 13 ہزار فٹ کی بلندی پر ایک وسیع جھیل صاف شفاف پانی پر مشتمل ہے۔

اس سفر کے دوران حضور نے ایک رویا دیکھی کہ ایک خط ہوائی جہاز کے ذریعہ حضور کے نام آیا ہے اور لفافہ کے پشت پر حروف am لکھے ہیں اور ایک حرف ہے جو یاد نہیں آرہا سو خدا کے فضل سے رؤیا بعینہ پوری ہوئی ۔ لفافہ کے پشت پر ایک ٹکٹ چسپاں تھا جس پر لکھا تھا By airmail (یعنی بذریعہ ہوائی جہاز) اور خط لکھنے والے نے اپنے ہاتھ سے بھی یہی لکھا تھا۔

(بحوالہ الفضل 26 ستمبر 1921)

پھر حضور وہاں سے یاری پورہ تشریف لے گئے اور وہیں سے آپ قادیان واپس تشریف لائے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا تیسرا سفر کشمیر

حضرت مصلح موعودؓ نے کشمیر کی وادی کو پھر ایک بار اپنے مقدس پیروں سے چھوا ہے اور یہ سلسلہ 1929ء کے وسط سے شروع ہوا۔

5 جولائی 1929 کو آپ نے جمعہ کا خطبہ سرینگر میں "اپنی مدد آپ کرو" کے عنوان پر ارشاد فرمایا اور آپ نے واضح فرمایا کہ مسلمانوں میں عملی لحاظ سے غفلت پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے اُن کی ترقی رک گئی ہے۔ کشمیر کے مسلمانوں میں بھی عمل نہ کرنے کی وجہ سے پستی ہے ۔ جب تک مسلمان اپنی مدد آپ نہ کریں گے، دیانت داری سے کام نہ لیں گے۔ اپنے آپ کو مفید نہ بنائیں گے، مصیبت زدوں کی امداد نہ کریں گے تب تک ترقی نہ ہوگی۔

(بحوالہ الفضل 19 جولائی 1929)

آپ نے دوسرا خطبہ بھی سرینگر میں ہی ارشاد فرمایا جس میں آپ نے مخالفین کے مقابلے میں صبر واستقامت کی تلقین کی۔ الفضل 23 جولائی 1929 میں یہ خطبہ تفصیل سے موجود ہے۔

سرینگر سے حضورؓ پہلگام تشریف لے گئے پھر واپس سرینگر آئے۔ 12 جولائی 1929ء کو بمقام سرینگر آپ نے اور ایک خطبہ دیا جس میں آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرو۔ الفضل 16 اگست 1929ء میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

دورانِ سفر کشمیر آپؓ ترجمۃ القرآن کی اصلاح، اسوا سلسلہ کے بارے میں اجرائے احکام فرماتے رہے۔

15 اگست 1929 کو حضرت مصلح موعودؓ مع مولانا محمد اسماعیل صاحب، مولوی قمر الدین صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب درد یاری پورہ جلسہ پر تشریف لے گئے ۔ جماعت کے احباب نے شاندار استقبال کیا اور جلسہ گاہ کو کئی جگہ محراب سے سجایا گیا۔ اس جلسہ میں حضور نے نبوت کے زمانہ کی اہمیت و برکات پر تقریر کی جو کہ 12 نومبر 1929 کے الفضل قادیان میں شائع شدہ موجود ہے اس جلسہ میں 64 افراد نے حضورؓ کے دست مبارک سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

16 اگست 1929 کو حضورؓ نے خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کے مکان پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں بہائیت کی تردید کی۔ جو موقعہ کے لحاظ سے نہایت مفصل تھا۔ یہ خطبہ ۲ ستمبر 1929 کے الفضل میں شائع شدہ موجود ہے۔ یکم اکتوبر 1929ء کو حضرت مصلح موعودؓ اپنے قافلہ کے ساتھ کشمیر سے واپس روانہ ہوئے۔ ۳ر ستمبر 1929 کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ (اعتماد تاریخ احمدیت کشمیر)

حرف آخر: حقیقت یہ ہے کہ آج جو کشمیر میں لوگوں کو انسانی حقوق مل رہے ہیں وہ سب حضرت مصلح موعودؓ کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں کشمیر کا ذرہ ذرہ اس مصلح موعود کا شکر گزار ہے جس نے ان کو اسیری سے چھٹکارا دلایا۔ اے مصلح اعظیم آج آپ ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر آپ کے کارہائے نمایاں ہمارے سامنے زندہ اور جاوید ہیں۔ ہم خدا کے آگے سجدہ ریز ہیں کہ خدا ہم کو ان راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جو آپؓ نے ہمارے لئے مقرر کی ہیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

(آمین)

جیتے جی قدر بشر نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

☆☆☆

بقیہ : صفحہ اوّل ارشادات قرآن وحدیث

☆......"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُومِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَو اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتَابِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ مِنْھُمُ الْمُوْمِنُوْن وَاَکْثَرَھُمُ الْفَاسِقُوْن" (اٰل عمران:111)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت ہوتا ان میں، مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتیٰ تکون السجدۃ الواحدۃ خیر ا من الدنیا وما فیھا"۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۳ کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم تم میں نازل ہوں۔ عادل حکم ہوکر۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر یعنی سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور مال اس بہتات سے ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا ان کے زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہوگا۔

☆......"فاذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبواً علی الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المہدی" (ابوداؤد جلد ۲ باب خروج المہدی)

ترجمہ: کہ اے مسلمانو! جب تمہیں اس کا علم ہوجائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور مہدی ہوگا"۔

اسی طرح آنحضرتؐ نے اس تک سلام پہنچانے کے بارہ میں تاکیدی حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"فلیقرئہ منی السلام" اسے میری طرف سے سلام کہے۔

(درمنثور جلد 2 صفحہ 445) بحار الانوار جلد 13 صفحہ 183 مطبوعہ ایران)

☆......"تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکاً عاضاً فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکاً جبریۃً فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ"۔

(مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

یعنی اے مسلمانو! تم میں یہ نبوت کا دور اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہوگی (اور گویا اس کا تتمہ ہوگی) اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اٹھ جائے گی۔ اس کے بعد کاٹنے والا (یعنی لوگوں پر ظلم کرنے والی) بادشاہت کا حصہ آئے گا یہ حکومت اگرچہ کہ ظلم کے طریق سے اجتناب کرے گی اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اس کے بعد راوی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16311 :: میں فرح منصور زوجہ منصور احمد ایڈووکیٹ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔حق مہر بذمہ خاوند 11000 روپے زیور طلائی: چوڑیاں 12 عدد 110 گرام۔ سیٹ ہار کانٹے 60 گرام۔سیٹ ہار کانٹے 30 گرام۔سیٹ ہار کانٹے 30 گرام۔ ٹیکا 3 گرام۔انگوٹھیاں 6 عدد 30 گرام کل وزن 263 گرام قیمت 157000 روپے سارے زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 360 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت نومبر 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ منصور احمد ایڈووکیٹ الامۃ فرح منصور گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16312 :: میں رمضان علی ولد مکرم اللہ بیلی صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن روپن گڑھ ڈاکخانہ روپن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شہاب الدین العبد رمضان علی گواہ میر عبد الحفیظ

وصیت 16313 :: میں کے شمیرہ زوجہ سی کے ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن پٹھاپریم ڈاکخانہ پٹھاپریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ہے۔ طلائی کنگن ساڑھے پانچ تولہ ۲۲ کیرٹ قیمت 25124 روپئے طلائی ہار 2.25 تولہ ۲۲ کیرٹ قیمت 10278 روپئے طلائی کانٹا ۲ گرام ۲۲ کیرٹ 1142 روپے کل رقم 36544 روپے۔ میرا مہر زیور کی صورت میں شوہر نے دیا ہے جو کہ مندرجہ بالا زیورات میں شامل ہے۔والدین حیات ہیں آبائی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی کے ناصر احمد الامۃ کے شمیرہ گواہ پی عبد الناصر

وصیت 16314 :: میں پی شرینہ رفیق زوجہ رفیق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔سونے کا ہار 6.200 گرام قیمت 3720 روپئے۔سونے کی انگوٹھی چھ گرام قیمت 3600 روپئے،سونے کی بالیاں 3.300 گرام قیمت 1980 روپے کل قیمت 9300 روپئے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ سی ایچ محمد صالح الامۃ پی شرینہ رفیق گواہ پی عبد الکریم

وصیت 16315 :: میں سلمان احمد سولیجہ ولد قمر عالم سولیجہ قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.12.05 وصیت کرتh ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت دسمبر ۲۰۰۵ء سے نافذ کی جائے۔گواہ محمد انور احمد العبد سلمان احمد سولیجہ گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16316 :: میں حلیمہ ناز زوجہ یونس احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.12.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔حق مہر 2000 روپئے وصول شد، ہار ایک عدد 8.700 گرام قیمت 6350 روپے۔ بالی 3.590 گرامقیمت 2692 روپے پینڈل 4 گرام قیمت 3000 روپے کانٹے 3.360 گرام قیمت 2520 روپے۔ انگوٹھی 1.850 گرامقیمت 1387 روپے۔ سونے کے موتی 2.500 گرام قیمت 1825 روپے۔کوکا 0.200 گرامقیمت 146 روپے۔کل قیمت 17920 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ یونس احمد الامۃ حلیمہ ناز گواہ ادریس احمد اسلم

وصیت 16317 :: میں امۃ السلام مصباح زوجہ علی حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.12.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔حق مہر ۳۰ ہزار بذمہ خاوند زیور طلائی اسیٹ وزن 21.450 گرام، ہار ایک عدد 17.770 گرام، انگوٹھی 2 عدد 5.990 گرام، بالیاں دو جوڑی 10.100 گرام (۲۳ کیرٹ) کل قیمت اندازاً -/41482۔ زیور نقرئی سیٹ 1 عدد 63 گرام پازیب ایک جوڑی ساڑھے تین تولہ کل -/980۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-12-05 سے نافذ کی جائے۔ گواہ علی حسن الامۃ امۃ السلام مصباح گواہ سید سعید احمد

وصیت 16318 :: میں علی حسن مبلغ سلسلہ ولد مکرم صاحب خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1992ء ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10-12-2005 وصیتکرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ایک عدد پلاٹ ساڑھے سات مرلہ واقع ننگل باغبانہ قادیان قیمت اندازاً -/75000 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3520 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1-12-05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید سعید احمد العبد علی حسن گواہ سید اعجاز احمد

وصیت 16319 :: میں محمد اکبر طاہر مدرس جامعۃ المبشرین قادیان ولد محمد صادق صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8-12-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ پندرہ مرلہ زمین بمقام ننگل باغبان جسکی موجودہ قیمت تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار روپئے ہے۔ والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔والدہ صاحبہ کی جائیداد کا ابھی بٹوارہ نہیں ہوا جب بٹوارہ ہوگا تو دفتر کو اطلاع کر دی جائے گی۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3640 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید مبشر احمد عامل　　العبد محمد اکبر طاہر　　گواہ ظفر اقبال لون

وصیت 16320:: میں شیخ منان متعلم جامعہ احمدیہ ولد شیخ نعمان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ والدین حیات ہیں ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مفیض الرحمٰن　　العبد شیخ منان　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16321:: میں عبد الحفیظ متعلم جامعہ احمدیہ ولد مکرم لعل دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-12-1 سے نافذ کی جائے۔　گواہ مشتاق احمد خان　　العبد عبد الحفیظ　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16322:: میں عاصمہ بیگم زوجہ ابراہیم خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال تاریخ بیعت 1973ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-9 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد حق مہر وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-12-1 سے نافذ کی جائے۔　گواہ مظفر احمد خان　　الامۃ عاصمہ بیگم　　گواہ مشتاق احمد خان

وصیت 16323:: میں مشتاق احمد خان مدرس جامعہ احمدیہ قادیان ولد مکرم ابراہیم خان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ ذاتی جائیداد کوئی نہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3094 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ مظفر احمد ناصر　　العبد مشتاق احمد خان　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16324:: میں مشتاق احمد نائک متعلم جامعہ احمدیہ ولد مکرم مبارک احمد نائک قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ والدین حیات ہیں ۔ ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ مشتاق احمد خان　　العبد مشتاق احمد نائک　　گواہ الطاف حسین نائک

وصیت 16325:: میں شیخ اسیر الدین ولد مکرم شیخ عبد الحنان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ الیکٹریشن عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ والدین حیات ہیں ۔ ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1500 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-12-1 سے نافذ کی جائے۔　گواہ مظفر احمد ناصر　　العبد شیخ اسیر الدین　　گواہ مشتاق احمد خان

وصیت 16326:: میں نسیم احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان ولد مبشر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-9 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ اس وقت خاکسار کے پاس کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد نہیں ہیں۔ بفضل تعالیٰ والدین بحیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد نسیم احمد　　گواہ حلیم خان

وصیت 16327:: میں عتیق احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان ولد مکرم رفیق احمد مالاباری قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-12-8 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ننگل (قادیان) میں ۱۰ مرلے زمین میرے نام سے ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت دسمبر 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد مالاباری　　العبد عتیق احمد　　گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 16328:: میں شہناز آراء زوجہ مظفر عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-12-10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (ا) حق مہر -/11000 کے عوض میں 6 مرلہ زمین 40R/60R-4-2 قیمت اندازاً -/90000۔ طلائی زیور ایک سیٹ وزن 19.730 گرام، ٹیکہ ایک عدد وزن 5.940 گرام، نتھ ایک عدد وزن 5.500 گرام، انگوٹھی ایک عدد وزن 2.700 گرام، لاکٹ اور کوکا 0.400 گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ قیمت اندازاً -/25600۔ میرا گزارہ آمد از خوردنوش ماہانہ -/500 روپے ہے ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 05-12-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ مظفر عالم　　العبد شہناز آراء　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 16329:: میں سی شابن ولد سی سلیمان قوم احمدی مسلم پیشہ طالب عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-10-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت (ٹریننگ) ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق　　العبد سی شابن　　گواہ ٹی کے محمد

بقیہ : اداریہ از صفحہ 2 ...... پہلی صدی کا مباہلہ

بقیہ : اداریہ از صفحہ 2

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال دیا تو پھر خدا تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا نشان ظاہر کرے گا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کر دے گا......امید ہے کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ (بدر 4/ اپریل 1907ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جو کچھ لکھا تھا حضرت مفتی صاحب نے اس کا کافی وشافی جواب دے دیا اور یہ سہولت بھی پیدا کر دی کہ یہ مباہلہ تحریر کے ذریعہ سے ہو جائے۔ لیکن مولوی ثناء اللہ نے محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنی تحریر میں یہ الفاظ بھی لکھ دیئے تھے کہ ''مرزائیو! سچے ہو تو آؤ! اور اپنے گورو کو بھی ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے تم آسمانی ذلّت اُٹھا چکے ہو۔'' اس لئے حضرت مفتی صاحب نے اس سے متعلق بھی تجویز پیش کر دی کہ:

لیکن اگر آپ اس بات پر راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زادِ راہ اور آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپے تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ کرنے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جائیں گے۔ اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جائیں گے۔

(بدر 4/ اپریل 1907ء)

حضرت اقدس کی طرف سے حضرت مفتی صاحب کے اس جواب کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے 12/ اپریل اور 19/ اپریل 1907ء کے پرچے جو یکجائی طور پر 12/ اپریل 1907ء کو شائع ہوئے تھے اور حضرت اقدس کی خدمت میں 13/ اپریل 1907ء کو پہنچ گئے تھے ان میں مولوی صاحب نے پھر لکھا کہ:

''مَیں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بُلایا۔ مَیں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اُس کو کہتے ہیں کہ فریقین قسمیں کھائیں مَیں نے حلف اُٹھانا کہا ہے۔ مباہلہ نہیں کہا۔ قسم اَور ہے اور مباہلہ اَور ہے۔'' جب مولوی صاحب کی اپنی تحریروں میں بار بار ایک ہی بے محل بات کا اعادہ کئے جانے سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ آپ مباہلہ پر آمادگی تو ظاہر کرتے جائیں گے لیکن میدانِ مباہلہ میں کبھی نہیں آئیں گے تو حضرت اقدس نے بالآخر اپنی جانب سے ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' کے عنوان سے دعائے مباہلہ شائع کر دی اور یہ چاہا کہ مولوی صاحب جواباً اس تحریر کے نیچے جو چاہیں اپنی طرف سے دعائے مباہلہ کے طور پر لکھ کر اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعا درج ذیل ہے۔

''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ''

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مدّت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اس پرچہ میں مردُود، کذّاب، دجّال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دُنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذّاب اور دجّال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر اِفتریٰ ہے۔ میں نے آپ سے بہت دُکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ مَیں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اَور مجھے گالیوں اور اُن تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ کیا میں ایسا ہی کذّاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذّاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ آخر وہ ذلّت اور حسرت کے ساتھ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذّبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذّاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو مَیں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراضِ مُہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے رُوبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

مَیں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ پر بھی عمل کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذّاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے سو اگر ایسے کلمات، حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو مَیں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اُس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تُو نے اے میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدّس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں مُلتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں فیصلہ فرما۔ اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذّاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں۔ اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''

(الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہُ اللہ وَ اَیّد۔ مرقومہ 15/ اپریل 1907ء یکم ربیع الاول 1325ھ)

حضرت اقدس کی یہ دعائے مباہلہ شائع ہونے کے بعد تقاضائے انصاف اور تقاضائے شرم و حیا تھا کہ وہ بھی اپنی دعائے مباہلہ اس کے نیچے شامل کر کے اپنے اخبار میں شائع کر دیتے۔ اور جس طرح حضرت اقدس نے فیصلہ خدا پر چھوڑا تھا مولوی صاحب بھی فیصلہ خدا پر چھوڑتے لیکن ان کو یہ ہمت نہ ہو سکتی تھی۔ جو دورنگی کا طریقہ وہ ابتدا سے برتتے چلے آرہے تھے وہی انہوں نے اب بھی برتا۔ حضرت اقدس کی تحریر اپنے اخبار 26/ اپریل 1907ء میں نقل کر کے اس کے نیچے سب سے پہلے تو اپنے نائب ایڈیٹر سے لکھوایا کہ:

''آپ اس دعویٰ میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سُنو! مَنْ کَانَ فِی الضَّلٰلَۃِ فَلْیَمْدُدْ لَہُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا۔ (پ:16 ع:2) وَاِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا (پ:4 ع:9) اور وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ (پ:1 ع:2) آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں اور سُنو بَلْ مَتَّعْنَا ھٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَھُمْ حَتّٰی طَالَ عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ (پ:17، ع4) جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں۔ پھر تم کیسے مَن گھڑت اُصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعویٰ تو مسیح کرشن اور محمد احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت؟ ذالک مبلغھم من العلم- نائب ایڈیٹر۔''

اور اس تحریر کے متعلق ثناء اللہ امرتسری نے 31/ جولائی 1907ء کو لکھا کہ ''میں اس کو صحیح جانتا ہوں۔''

بات دراصل یہ ہے کہ نائب ایڈیٹر کی یہ تحریر دروغ گوئی اور مغالطہ دہی کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

قرآن مجید اور احادیث شریفہ کے مطالعہ سے ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مامور من اللہ کا مقابل مباہلہ قبول کر لیتا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا تو یقیناً مامور من اللہ کا مخالف ہلاک ہوتا ہے جیسے ابوجہل نے اپنے متعلق دعا کی تو وہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہلاک ہوا۔ لیکن نجران کے عیسائیوں نے مباہلہ نہ کیا اور بالکل خاموشی اختیار کی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عیسائی مباہلہ کر لیتے تو وہ تمام کے تمام ایک سال کے اندر ہلاک ہو جاتے۔

پس اہلحدیث کا اس موقع پر قرآن مجید کی آیات کو پیش کرنا بے معنی تھا اور اس بات کا ثبوت تھا کہ قرآن مجید کے مطالب و معانی سے اس کو آگاہی نہیں تھی۔ جہاں تک کفّار کو ڈھیل دینے کا تعلق ہے تو وہ عام کفار کیلئے ہے نہ کہ نبی کے بالمقابل مباہلہ قبول کرنے والے کیلئے۔ اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کسی شخص کے سوال پر فرمایا تھا:

''یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے ہم نے تو یہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہلاک ہو گئے تھے ہزاروں اعداء آپؐ کی وفات کے بعد زندہ رہے۔ (الحکم 10/ اکتوبر 1907ء صفحہ 9)

یہی حال ثناء اللہ کا ہوا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائے مباہلہ کو قبول کرنے کی بجائے اس کو منظور نہیں کیا اور لکھا کہ مفسدین لمبی عمر پاتے ہیں۔ اس طرح لمبی عمر بھی اس کیلئے مباہلہ کی لعنت کی شکل میں سامانِ عبرت بن گئی چنانچہ ثناء اللہ صاحب نے خود حضرت اقدس کی تحریر دعائے مباہلہ کے نیچے اپنی تحریری دعائے مباہلہ درج کرنے کی بجائے لعن طعن، دشنام دہی، بدزبانی، دریدہ دہانی، لغوگوئی اور مغالطہ دہی سے بھری ہوئی ایک تحریر درج کر دی۔ ہم اس کی لغویات و نیز خرافات کو چھوڑ کر اس میں سے چند باتیں درج کرتے ہیں۔

1)- ''اوّل اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر منظوری کے اس کو شائع کر دیا''

2)- ''تمہاری یہ تحریر کسی صورت میں بھی فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔''

3)- ''میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مَر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حُجت ہو سکتی ہے۔''

4)- ''خُدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔''

5)- خدا تعالیٰ جھوٹے، دغا باز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تا کہ وہ اس مہلت میں اَور بھی بُرے کام کرلیں۔‘‘

(یہ آخری عبارت نائب ایڈیٹر کی طرف سے لکھی گئی مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کی تصدیق کی اور لکھا کہ: ’’میں اس کو صحیح جانتا ہوں۔‘‘) (اہلحدیث 31؍جولائی 1907ء)

6)- مختصر یہ کہ...... یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔‘‘ (اہلحدیث 26؍اپریل 1907ء)

7)- پھر مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں: ’’آنحضرت صلعم باوجود سچے نبی ہونے کے مسیلمہ کذّاب سے پہلے انتقال فرما گئے اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق کے پیچھے مرا۔‘‘ (مرقع قادیان صفحہ 9؍اگست 1907ء)

8)- کوئی ایسا نشان دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے اور کیا ہدایت پائیں گے۔‘‘

اس تمام صورتحال سے واضح ہے کہ ثناء اللہ امرتسری نے بظاہر تو مباہلہ قبول نہیں کیا لیکن باوجود بظاہر قبول نہ کرنے کے پھر بھی وہ اپنی عائد کردہ شرائط کے مطابق خدا کی گرفت میں آ گیا۔ اللہ نے اس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد چالیس سال تک زندہ رکھا اور اس کی چالیس سالہ زندگی ایک نشانِ عبرت بنی رہی۔

انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں ہم ذکر کریں گے کہ کس طرح اس چالیس سالہ دور میں ثناء اللہ امرتسری کو ذلّت پر ذلّت نصیب ہوئی اور کس طرح جماعت کو ترقی پر ترقی نصیب ہوئی اور اس طرح اس کی یہ حسرت کہ وہ خود کو مسیلمہ کذّاب کے مثیل کے طور پر دیکھنا چاہتا تھا کس عجیب رنگ میں پوری ہوئی اور اس کی یہ خواہش کہ ’’کوئی ایسا نشان دکھاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ مر گئے تو کیا دیکھیں گے اور کیا ہدایت پائیں گے‘‘ صفائی سے پوری ہوئی۔ (......جاری) **(منیر احمد خادم)**

بقیہ: اداریہ از صفحہ 2...... خلافت کا فدائی وجود

پیار سے اور اثر انگیز انداز میں نصیحت کرتے تھے اور ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کی نصیحتوں کا معاشرے کے نوجوانوں پر غیر معمولی اثر ہوتا تھا۔

آپ بزرگوں کے ساتھ بیٹھتے تو ایک بزرگانہ شان کے ساتھ اور نوجوانوں کے ساتھ ہوتے تو ان کے مزاج کے مطابق ان سے باتیں کرتے، شکار کے موقع پر یا پکنک کے موقع پر چھوٹی عمر کے بچوں اور نوجوانوں سے نہایت پیار سے اور مذاق کے انداز میں باتیں کرتے اور باتوں باتوں میں بہت کچھ سمجھا جاتے۔ خاکسار کا تقرر جب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے طور پر ہوا تو خاکسار کو یاد ہے کہ ایک شادی کے موقع پر آپ نے حضرت میر محمد اسحق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے زمانہ کے کئی ایمان افروز واقعات سنائے کہ آپ کس طرح ہمہ وقت خود کو سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف رکھتے تھے۔ اور آپ کس طرح اپنے طلباء میں اور ان کی تدریس میں دلچسپی لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آپ کی زندگی کا ایک خاص پہلو یہ بھی تھا کہ آپ قادیان کے ہر گھر کے خوشی غمی کے موقع پر نہایت توجہ کیساتھ شرکت کرتے۔ شادی کی تقریب ہو ولیمہ ہو یا وفات ہو آپ ضرور اس گھر میں پہنچتے اور عام طور پر غریب گھرانوں کی دعوت کا کھانا نہایت دلچسپی اور پیار سے تناول فرماتے اور دیر تک ان کے ساتھ بیٹھتے، گفتگو کرتے اور ان کے معاملات میں دلچسپی لیتے اس طرح قادیان کے ہر گھر سے آپ کا ایک محبت کا تعلق تھا۔ بیواؤں اور یتیموں کا آپ کے گھر میں آنا جانا لگا ہی رہتا تھا۔ اور آپ نہایت دلچسپی سے ان کے معاملات کو حل کرتے اور اگر کہیں کسی سے سفارش کر کے ان کے معاملات یا رشتوں کے مسائل حل کروا سکتے تو ضرور کرتے، کئی بیواؤں اور یتیموں کی شادیاں آپ کی خاص دلچسپی کی وجہ سے ہندوستان اور بیرون ممالک میں ہوئیں۔ غریبوں کا آپ کو بے حد خیال رہتا اور ان کے دلداری فرماتے۔ ہم نے دوروں کے دوران دیکھا ہے کہ آپ غریب گھرانوں میں خاص طور پر جاتے اور ان کے ہاں بیٹھنے میں اور کھانے پینے میں ایک خاص لطف محسوس کرتے اور وہ بھی آپ کو دیکھ کر اپنی خوش قسمتی پر پھولے نہ سماتے۔

مورخہ ۴؍مئی ۲۰۰۷ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی صفاتِ حسنہ کے متعلق پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور احباب جماعت احمدیہ قادیان کو بالخصوص اور تمام بھارت کے احمدی افراد کو بالعموم آپ کے نقشِ قدم پر چلنے اور آپ کے نیک نمونوں کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی زندگی کے کئی حسین پہلو ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ وقت کے ساتھ ساتھ سامنے آتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ **(منیر احمد خادم)**

بقیہ: از صفحہ 18...... خلافت کی ضرورت واہمیت

۳۔ برکاتِ خلافتِ احمدیہ:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کیلئے ایک امام۔ ایک نظام تھا۔ ایک نظام بیت المال مقرر فرمایا۔ یہی دستور اساسی اور دستور العمل کے رنگ میں خلافت راشدہ میں پختگی کے ساتھ قائم اور جاری وساری رہا۔

خلافت احمدیہ نبی کریم اور اپنے خدا نما اسلاف کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے۔ اس کا ایک امام ایک نظام تھا اور ایک نظام بیت المال ہے۔ خلافت کی برکت سے آج کل جماعت احمدیہ دنیا کے ایک سو ستاسی 187 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ نجات و فلاح کے متلاشی کروڑوں کی تعداد میں اس امن پسند جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اپنے امتیازی فارمولا کے ساتھ اپنی پہچان بنا چکی ہے۔

اپنے آقا و متبوع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے چاروں کاموں کو بڑھاتے ہوئے جہادِ اکبر میں مصروفِ عمل ہے۔ خدا تعالیٰ نے حقیقت محمدیت کو حقیقت احمدیت کے مقدس نام سے موسوم فرمایا ہے کیونکہ احمدیت ہی خدا تعالیٰ احدیت کا مظہر ہے۔ (زاد المعاد صفحہ 151)

خلافت احمدیہ کا ایک وسیع نظام ہے جو ساری دنیا میں چھایا ہوا ہے۔

☆...... خلافت احمدیہ کی برکت سے دنیا کی بہت سی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور دیگر زبانوں میں ہو رہے ہیں۔

☆...... خلافت احمدیہ کی برکت سے کثیر زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ جس سے دنیا کے لوگوں میں اسلام کے متعلق بیداری، رواداری اور پرامن پر محبت معاشرہ کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔

☆...... دنیا بھر میں ہزاروں مساجد مشن ہاؤس، ہسپتال، کالج و اسکول اور رفاہ عامہ کے ادارے قائم ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

☆...... ہزاروں کی تعداد میں اشاعت اسلام کیلئے مبلغین معلمین اور مبشرین سرگرم عمل ہیں۔ ہزاروں طلباء زیر تعلیم ہیں۔ یہ سب اپنے عملی نمونہ سے دنیا سے نفرت اور پھوٹ کے زہریلے بیج دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی دے آمین۔

☆...... آفاقی آفات و حادثات میں مستحق لوگوں کی بروقت خدمت و مدد کیلئے خلافت احمدیہ کے زیر انتظام ادارہ جات قائم ہیں غرضیکہ یہ چھوٹی سی جماعت اپنی بساط کے مطابق بے لوث خدمت خلق کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔

شاعر مشرق: علامہ اقبال نے خلافت احمدیہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی بے لاگ کانشس کا برملا اظہار کیا کہ:۔

’’میری رائے میں (اسلامی) قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے ڈالا ہے...... اسلامی سیرت کا وہ نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان، بروقت اُسے پیش نظر رکھیں۔ ایسی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں‘‘ (ملت بیضاء پر عمرانی نظر)

......☆☆☆☆......

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی

اَسد | شہروز | مسرور

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072

BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046

BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

بقیہ :صفحہ اوّل رپورٹ تدفین حضرت میاں صاحب

جو جلد ہی پھر ٹھیک ہو جاتی ۔احباب پر یہ لمحے نہایت کٹھن اور صبر آزما تھے ۔دل بھرے ہوئے اور غمگین، آنکھیں اشکبار تھیں اور سب بزبان حال یہی کہہ رہے تھے کہ:وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّنَا ۔

جنازہ میں احمدی احباب کے علاوہ بھاری تعداد میں غیر مسلم بھائی اور علاقہ کی معزز شخصیتوں نے بھی شرکت کی جن کی تفصیل آگے دی جا رہی ہے ۔بہشتی مقبرہ تک چھتوں پر بھی عورتوں اور بچوں کا ایک ہجوم تھا جو کہ اپنے محبوب میاں صاحب کے جنازہ کو دیکھ کر آنسو بہا رہے تھے۔

جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں پہلی صف میں خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، درویشان کرام، ناظران اور ممبران ہر سہ انجمن کو موقع دیا گیا تھا جبکہ باقی افراد ترتیب وار لائنوں میں نہایت وقار سے کھڑے تھے چونکہ حاضری زیادہ تھی اس لئے لائنوں کو چونے کے ذریعہ نزدیک نزدیک کر کے لگایا گیا تھا ۔غیر مسلم بھائیوں کے لئے ارد گرد کی گولائی میں کھڑے ہونے کی جگہ مختص کی گئی تھی ۔

ادائیگی نماز جنازہ کے بعد چار دیواری قطعہ خاص تک پھر جنازہ کو اٹھایا گیا اور قطعہ خاص میں مقام قبر تک پہنچایا گیا۔چار دیواری قطعہ خاص میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ انہیں لوگوں کو جگہ دی گئی تھی جو نماز جنازہ میں پہلی اور دوسری صف میں موجود تھے۔

نعش مبارک کو قبر میں درج ذیل افراد نے اُتارا۔محترم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔مکرم ماجد احمد خان صاحب ،مکرم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد صاحب ،مکرم سید قاصد صالح احمد صاحب ، اور پھر مٹی دینے کیلئے تمام احباب کو اجازت دی گئی پہلے ان کو جو قطعہ خاص کے اندر موجود تھے اس کے بعد قطعہ خاص کے دونوں گیٹ کھول دیئے گئے ۔احباب لائن میں ایک گیٹ سے داخل ہو کر مٹی دینے کے بعد دوسرے گیٹ سے باہر نکل جاتے تھے جبکہ غیر مسلم بھائی اس تمام عرصہ میں جنگلہ کے باہر کھڑے رہے ۔ یہ تمام کاروائی شام سات بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی گئی اور احباب بوجھل قدموں کے ساتھ نہایت غمزدہ نماز مغرب و عشاء کے لئے مساجد کی طرف روانہ ہوئے جہاں انہوں نے سجدوں کی حالت میں نہایت پُرسوز دعائیں کیں ۔

جیسا کہ قبل ازیں بدر کے گزشتہ شمارہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ اطلاع ملتے ہی احباب جوق در جوق قادیان کی طرف پہنچنے شروع ہو گئے تھے چنانچہ جنازہ ہونے تک 8 ممالک امریکہ، لنڈن، پاکستان، ماریشس، دُبئی، کینیڈا، گریس، جرمنی کے نمائندے حاضر ہو گئے تھے۔اسی طرح ہندوستان کے متعدد صوبہ جات سے احباب جماعت نماز جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے جن میں کشمیر، اڑیسہ، ایم پی، راجستھان، پنجاب، یو پی، ہریانہ، بنگال، آندھرا، ہماچل، کیرالہ، تامل ناڈو، دہلی شامل ہیں ۔احباب نہایت کم وقت میں اور شدید گرمی میں قادیان پہنچے اور ڈیڑھ درجن سے زائد افراد دور دراز کے علاقوں سے بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ کر جنازہ میں شامل ہوئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کے صاحبزادے اور صاحبزادیوں کے علاوہ جنازہ میں شریک ہونے والے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اسماء درج ذیل ہیں۔

اسماء

1 محترم مرزا انور احمد صاحب
2 محترم مرزا حنیف احمد صاحب
3 محترم سید ابراہیم منیب صاحب
4 محترم سید قاصد صالح احمد صاحب
5 محترمہ ہبۃ الاعلی صاحبہ
6 محترم سید حاشر ہود احمد صاحب
7 محترم منصور احمد خان صاحب
8 محترم مسعود احمد خان صاحب
9 محترم ابن المہدی منصور خان صاحب
10 محترم ماجد احمد خان صاحب
11 محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ
12 محترم مرزا عبد الصمد صاحب
13 محترمہ امۃ السمیع صاحبہ
14 محترم سید غلام احمد صاحب فَرُّخ
15 محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب
16 محترمہ امۃ الکبیر لبنٰی صاحبہ
17 محترمہ سائرہ عفت صاحبہ
18 محترمہ امۃ الواسع ندرت صاحبہ
19 محترم مظفر احمد صاحب ظفر
20 محترمہ امۃ القدیر طلعت صاحبہ
21 محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ
22 محترمہ امۃ الحیٔ لبنٰی احمد صاحبہ
23 محترمہ ثانیہ مبارکہ احمد صاحبہ
24 محترم سید ارسلان احمد صاحب
25 محترمہ امۃ المالک صاحبہ
26 محترمہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ
27 محترمہ امۃ البصیر شہلا صاحبہ
28 محترمہ آمنہ بتول صاحبہ
29 محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ
30 محترم مرزا عمیر احمد صاحب
31 محترمہ امۃ الکافی صاحبہ
32 محترمہ ہاجرہ بتول صاحبہ
33 محترمہ احمد امۃ النور نوشی صاحبہ
34 محترمہ امۃ المقیت نائلہ احمد صاحبہ
35 محترم مرزا عثمان احمد صاحب

جو افراد خاندان مورخہ 2 رمئی کو پہنچے ان کے اسماء اس طرح ہیں

36 محترم مرزا فضل احمد صاحب
37 محترمہ امۃ الولی زبدٰی احمد صاحبہ
38 محترم سید مدثر احمد صاحب
39 محترم مرزا عدیل احمد صاحب
40 محترمہ عتیقہ فرزانہ صاحبہ
41 محرمہ نزہت صاحبہ
42 محترمہ سلطانہ صبیحہ احمد صاحبہ
43 محترم مرزا مبشر احمد صاحب
44 محترمہ امۃ الرقیب احمد صاحبہ
45 محترمہ امۃ الحبیب
46 محترمہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ
47 محترم مرزا نعمان احمد صاحب
48 محترمہ امۃ النور معین صاحبہ
49 محترم مودود احمد خان صاحب
50 محترم فاروق احمد خان صاحب
51 محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ

بیرون ملک سے تشریف لانے والے مرکزی عہدیداران میں مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشان ربوہ ،مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن ،مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو کے، مکرم ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ یو کے اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس بھی شامل تھے۔

ہندوستان کے جو صوبائی اُمراء اور زونل امراء نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی ان کے اسماء درج ہیں:

مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک زونل امیر اسلام آباد کشمیر -مکرم امجد لطیف صاحب امیر راجستھان -مکرم ماسٹر منور احمد صاحب تنویر زونل امیر راجوری -مکرم چوہدری شمس الدین صاحب زونل امیر پونچھ -مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یو پی -مکرم سیٹھ سہیل صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش -مکرم عارف احمد قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد -مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام-مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ -مکرم بشارت احمد صاحب زونل امیر چنئی -مکرم پروفیسر عبد الجلیل صاحب زونل امیر کرونا گیلی ۔سید طاہر احمد کلیم صاحب صوبائی امیر اڑیسہ۔

ان کے علاوہ ہندوستان بھر سے مبلغین و معلمین کرام صدر صاحبان جماعت نے بھی جنازہ میں شرکت اور دعا کی سعادت حاصل کی ۔

پریس:

پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے وفات کی اطلاع سنتے ہی پہنچ گئے تھے اور انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کی رنگین تصاویر کے ساتھ کئی کئی کالمی خبریں شائع کیں ۔بعض اخبارات نے پہلے صفحہ پر خبر دی ۔ان میں صوبہ کیرالہ کے 14 اخبارات کے علاوہ ہند سماچار، پنجاب کیسری، جگ بانی، دینک جاگرن، امر اجالا، سچ دی پٹاری، اجیب، اجیت سماچار، دینک بھاسکر، ٹائمز آف انڈیا، ہندوستان ٹائمز، ٹریبیون، انڈین ایکسپریس، پنجابی ٹریبیون، اُتم ہندو شامل ہیں۔

الیکٹرانک میڈیا میں دور درشن پنجابی ۔ پنجاب ٹوڈے ۔این آر آئی، آئی بی این تھا۔مقامی سٹی کیبل کے نمائندگان اپنی ٹیموں کے ساتھ پہنچے اور خبریں نشر کیں۔

غیر مسلم معزز شخصیات:

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی تعزیت کیلئے اور اسی طرح تدفین کے موقع پر درج ذیل غیر مسلم معزز شخصیات نے شرکت کی ۔ سردار لکھوندر سنگھ لودھی ننگل ایم ایل اے نمائندہ چیف منسٹر پنجاب ۔ پرکاش سنگھ باجوہ سابق ایم ایل اے ۔ پرتاب سنگھ باجوہ سابق منسٹر پنجاب ایم ایل اے ۔ سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ سابق ایم ایل اے ۔ فتح جنگ صاحب پرنسپل سکھ نیشنل کالج قادیان ۔ پرنسپل بابا آیا سنگھ ریاڑکی کالج طغلوالہ۔کلبیر سنگھ رندھاوا۔ڈاکٹر سکھ دیو سنگھ بیدی ۔ڈاکٹر کرما سنگھ چولا صاحب والے (خاندان بابا گورونانک دیو جی مہاراج) ویریندر پرتاپ سنگھ ڈی سی گورداسپور۔سندیپ موشی ایس پی ایم بٹالہ۔میونسپل کمیٹی قادیان کے پردھان ۔ روٹری کلب بٹالہ کے ممبر ۔ ڈاکٹر کے پی سنگھ صاحب ۔ سردار ترلوچن سنگھ صاحب ، منوہر لال شرما ڈائریکٹر باجوہ پبلک اسکول قادیان ۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ کے آخر پر قادیان کی انتظامیہ کو خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی کہ جو غیر مسلم احباب تعزیت کے لئے تشریف لائے ہیں اُن کا میری طرف سے شکریہ ادا کر دیں ۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں انتظامیہ نے ان احباب کا زبانی اور تحریری شکریہ ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔آمین ۔

☆☆☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰةُ هِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از : اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش::2237-0471,2237-8468

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے

دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العٰلمين٥ الرحمن الرحيم٥ ما لک يوم الدين٥ اياک نعبد واياک نستعين٥ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضآلين٥ (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**::اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (البقرہ:251)

ترجمہ::اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (ال عمران:9)

ترجمہ::اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ

ترجمہ::اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ **ترجمہ**::میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ::اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آل ابراهيم اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آل مُحمدٍ كما باركت على ابراهيم وعلٰى آل ابراهيم انک حميد مجيد **ترجمہ**::اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

THE FIRST ISLAMIC DIGITAL SATELLITE CHANNEL

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	Asia sat 3S	POLARISATION	Horizontal
POSITION	105.5° East	SYMBOL RATE	2600 Mbps
FREQUENCY	3760 Mhz	FEC	7/8
MIN DISH SIZE	1.8 Metre	VIDEO PID	——
E-mail	info@mtaintl.com	MAIN AUDIO PID	Auto

Broadcasting Round the Clock

Audio Frequency

French	Auto	Arabic	Auto
English	Auto	Indonesian	Auto
Urdu	Auto	Bengali	Auto

Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ❁ ...... اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں ❁ ...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشن وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ❁ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس، سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ ❁ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ ہفت روزہ بدر قادیان۔ البشریٰ کبابیر۔ الفضل انٹرنیشنل۔ روزنامہ الفضل ربوہ۔ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر دیکھ سکتے ہیں۔ ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ پر رابطہ کریں۔ نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

MTA INTERNATIONAL
Post Box No. 12926, London Sw 18 4zn
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44-181 874 8344
website : http: www.alislam.org/mta

MTA INTERNATIONAL
QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516
Ph. 01872-220749, Fax. 01872-220105

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کی وفات

اور ملکی اخبارات کی نمایاں کوریج و اظہار افسوس

بحوالہ ہندسماچار، جالندھر بتاریخ یکم مئی ۲۰۰۷ء

آسمانِ قادیاں کا درخشندہ آفتاب گھنے بادلوں میں کھو گیا

جماعت احمدیہ قادیان کے روحِ رواں مرزا وسیم احمد آج سپرد خاک کیے جائیں گے

پدم شری وجے چوپڑہ سمیت ممتاز شخصیات کا سوگوار خاندان سے اظہار تعزیت

آج قادیان بند رہے گا

Hindustan Times

May 1st 2007

Ahmadiya community chief secy passes away

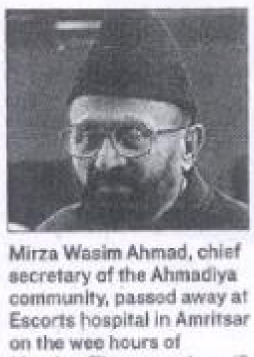

Mirza Wasim Ahmad, chief secretary of the Ahmadiya community, passed away at Escorts hospital in Amritsar on the wee hours of Monday. The cremation will take place in Qadian at 5 p.m. on Tuesday. Many members of the community are also expected to attend the ceremony.

اجیت سماچار جالندھر

یکم مئی ۲۰۰۷ء

बहवाला हिंद समाचार

بحوالہ ہندسماچار، جالندھر بتاریخ ۲ مئی ۲۰۰۷ء

جماعت احمدیہ بھارت کے ناظم اعلیٰ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد چشم پرنم کے ساتھ سپرد خاک

مرحوم کے آخری سفر میں دنیا کے ۹ ممالک کی سربرآوردہ شخصیتیں بھی شامل ہوئیں

قادیان میں افسردگی۔ کئی بازار بند۔ ارادت مند قادیان روتے کھڑے ہو کر خراج عقیدت

अजीत समाचार जालन्धर 1 मई, 2007

मिर्ज़ा वसीम अहमद के निधन से दुनिया में शोक की लहर

* प्रकाश सिंह बादल व सुखबीर ने भेजे शोक संदेश

The Times of India

May 1st 2007

Ahmadiyya India head dead

TIMES NEWS NETWORK

Amritsar: Hazrat Sahibzada Mirza Wasim Ahmad, national head of the Ahmadiyya community, passed away at Qadian on Sunday night.

Born on August 1, 1927 in Qadian to Syeda Aziza Sahiba and Hazrat Mirza Basheeruddin Mahmood Ahmad Khalifatul Messiah II, he was the grandson of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, founder of the Ahmadiyya community.

He worked as secretary preaching, secretary training and education, president of All India Ahmadiyya Youth Wing, president of Sadr Anjuman Ahmadiyya and head of the community in India at different times with competence and success.

Municipal committee, Qadian has decided to close all educational and official institutions for two days in his honour.

The funeral prayer of Hazrat Sahibzada Mirza Waseem Ahamd would be held at Bashati Maqbara on May 1 at 6 pm.

Mirza Wasim dead: Hazrat Sahibzada Mirza Wasim Ahmad, national head of the Ahmadiyya community, passed away at Qadian on Sunday night. Born on August 1, 1927 in Qadian to Syeda Aziza Sahiba and Hazrat Mirza Basheeruddin Mahmood Ahmad Khalifatul Messiah II, he was the grandson of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, founder of the Ahmadiyya community. P 4

''امر اُجالا'' ۲ مئی ۲۰۰۷ء

मिर्जा वसीम हुए सुपुर्दे खाक

جگ بانی جالندھر ۳۰ اپریل ۲۰۰۷ء

ਜਮਾਤ ਅਹਿਮਦੀਆ ਭਾਰਤ ਦੇ ਮੁੱਖ ਸਕੱਤਰ ਮਿਰਜ਼ਾ ਵਸੀਮ ਦੀ ਹਾਲਤ ਚਿੰਤਾਜਨਕ

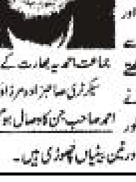

قادیان 29 اپریل (لقمان دہلوی) جماعت احمدیہ بھارت کے چیف سیکرٹری و امیر جماعت احمدیہ قادیان صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آج رات 9.20 بجے امرتسر کے اسکارٹ ہسپتال میں وفات پا گئے۔ وہ 80 سال کے تھے۔

بحوالہ ہندسماچار، جالندھر بتاریخ ۳۰ اپریل ۲۰۰۷ء

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 Thursday 10- 17 May 2007 Issue No. 19-20

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

صفت السلام سے مراد وہ ذات ہے جو ناپسندیدہ امور سے محفوظ رکھتی ہے اور دنیا و آخرت میں مومنوں کو سلامتی کا وعدہ دیتی ہے

کوئی شخص صفت السلام سے اس وقت تک متصف نہیں ہوسکتا جب تک دوسرے اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہ ہوں

پس یاد رکھو اگر سلام خدا کی طرف منسوب ہونا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو سلامتی کا پیمبر بننا ہوگا

خدا تعالیٰ کی صفت السلام کے متعلق قرآن و حدیث و حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۱ مئی ۲۰۰۷ء

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کا ذکر فرمایا اور اس تعلق میں تفاسیر القرآن اور لغات القرآن، اسی طرح احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں اس صفت کی وضاحت فرمائی فرمایا: السلام سے مراد وہ ذات ہے جو ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے اور جس سے تعلق جوڑنے کے نتیجہ میں انسان پاکیزگی کی طرف بڑھتا ہے۔ اسی طرح السلام سے مراد وہ ذات ہے جو ناپسندیدہ امور سے محفوظ رکھتی ہے اور دنیا و آخرت میں مومنوں کو سلامتی کا وعدہ دیتی ہے۔ السلام سے مراد وہ ذات ہے جس سے تعلق جوڑنے کے نتیجہ میں ہم دنیا میں امن و سلامتی پھیلا سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک ہے تم سلام کو پھیلاؤ مطلب یہ ہے کہ سلام کے پھیلانے سے معاشرے میں امن قائم ہوگا۔ پس جب ہم خدا کا سلام حاصل کرنے کے لئے اپنے معاشرے میں حقیقی سلامتی پھیلانے والے بنیں گے تو تب ہی ہم صفت ''سلام'' کا فیض پانے والے بنیں گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جن کو تم جانتے ہو اور جن کو تم نہیں جانتے، سب کو سلام کہو۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم سے پہلی قوموں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ داخل ہو رہی ہیں یعنی بغض اور حسد۔ حضور نے فرمایا: یہ چیزیں اس زمانے میں بھی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہیں۔ جماعت کو اس سے محفوظ رہنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بغض دین کو مونڈنے والی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت کو حاصل نہیں کر سکو گے جب تک کامل ایمان نہ لاؤ گے اور کامل ایمان اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ حضور نے فرمایا: ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے، ہماری کتنی بدنصیبی ہوگی کہ زمانے کے امام کو مان کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے بنیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی سلامتی حاصل کرنے کے لئے اور آپس میں محبت پیدا کرنے کے لئے، اللہ اور اس کے رسول نے یہی راستہ بتایا ہے۔ اس سے آپس میں دلوں کی کدورتیں دور ہونگی، محبت بڑھے گی، عفو اور درگزر کی عادت پیدا ہوگی، اور معاشرے میں پیار محبت کی فضا قائم ہوگی اور اس سے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ فرمایا: جہاں یہ نفرتیں، لڑائیاں اور بغض لوگوں کو جماعت سے علیحدہ کرتی ہیں وہاں سزا دینے کی وجہ سے خلیفہ وقت کے لئے بھی یہ بات تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر خدا کی ناراضگی کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا: خدائے ''سلام'' کا بندہ وہ ہے جو صفت السلام کا مظہر ہو۔ اور خدائے السلام اس کو ہر نقص سے محفوظ رکھتا ہے جب بندہ معاشرے میں امن اور محبت پھیلاتا ہے تو اللہ اس کو ہر نقص سے پاک رکھتا ہے۔ پس ہر وہ بندہ جس کا دل حسد اور بغض کی ملونی سے پاک ہو اور جس کے اخلاق غضب کے غلام نہ ہوں، وہ خدائے السلام کا بندہ ہے۔ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص صفت السلام سے اس وقت تک متصف نہیں ہوسکتا جب تک دوسرے اس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہ ہوں۔ پس یاد رکھو اگر سلام خدا کی طرف منسوب ہونا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو سلامتی کا پیمبر بننا ہوگا۔ اس سلامتی کے پیغام سے تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا پیار نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُم بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ''۔

(سورہ انعام: ۱۲۸)

یعنی ''حقیقی مومن وہ ہیں کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس امن کا گھر ہے اور وہ اس نیک کاموں کے سبب سے جو وہ کیا کرتے تھے ان کا دوست ہوگیا ہے''۔ پس ہر تقویٰ پر قدم مارنے والے مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کی یہ ضمانت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے قرب میں جگہ دیگا۔ فرمایا: ''يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ''۔ (سورہ مائدہ: ۱۷)

یعنی ''اللہ اس کے ذریعہ انہیں جو اس کی رضا کی پیروی کریں، سلامتی کی راہوں کی طرف ھدایت دیتا ہے اور اپنے اذن سے انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کی طرف ھدایت دیتا ہے۔''

پس ہمیں ثابت قدمی سے اللہ پر ایمان اور اس کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی اسی کے نتیجہ میں ہم خدا تعالیٰ کا سلام حاصل کر سکیں گے۔ خدا کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آج کے اس دور میں بھی الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیم فرمایا ہے۔ آج ہم بھی اس کے نتیجہ میں مخالفتوں کی آگ سے بچائے جائیں گے تاریخ شاہد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جو آگ لگائی گئی وہ نہ صرف ٹھنڈی ہوئی بلکہ سلامتی کا پیغام بھی لائی۔ شرط یہ ہے کہ ہم کو عجز اور انکسار کے نمونے دکھانے ہونگے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ

''تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدا تعالیٰ کی صفت سلام کا حقیقی پرتَو بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

انعامی مقالہ نویسی کی میعاد میں توسیع

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں خدام، انصار، لجنہ، ناصرات اطفال الاحمدیہ، مبلغین اور معلمین کیلئے چھ عنوانات مقرر کرکے انعامی مقالہ نویسی کا اعلان کیا گیا تھا اور مقالہ بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2007ء مقرر کی گئی تھی۔

جوبلی کمیٹی قادیان نے جائزہ و مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ مقالہ لکھنے والوں کو مزید مہلت دی جائے چنانچہ اب مقالہ قادیان بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2007ء مقرر کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا طبقات کے زیادہ سے زیادہ ممبران کو اس مقابلہ مقالہ نویسی میں حصہ لینا چاہئے۔ سب سے بڑا یہ فائدہ ہوگا کہ ان کے علم میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ جو احباب و مستورات اور بچے بچیاں اس مقابلہ کی تیاری کر رہے ہیں وہ اپنے نام مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر سب کمیٹی کو بھجوا دیں۔

(صدر خلافت جوبلی کمیٹی قادیان)